میزان الاعتدال (اردو)

مؤلفہ

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ

المتوفی سنہ ۷۴۸ھ

مترجم

مولانا ابو سعید مدظلہ

جلد ہشتم



مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

میزان الاعتدال اردو

مؤلفہ

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ

المتوفی سنہ ۷۴۸ھ

مترجم

مولانا ابوسعید مدظلہ





مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: میزان الاعتدال اردو (جلد ہشتم)

مؤلفہ: الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی

ناشر: مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

فہرست مضامین

حرف الف

۱ - ابان بن جعفر نجیرمی:

اس نے محمد بن اسماعیل صائغ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ذہبی نے ''الضعفاء الصغیر'' پر لکھی گئی اپنی ذیل میں اس کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے جو بصرہ میں رہتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ ابان نہیں ہے بلکہ یہ ابا بن جعفر ہے جو نون کے بغیر ہے اور کتاب ''المیزان'' میں اس کا ذکر ہوا ہے۔ میں نے اس کے حالات اس لیے نقل کیے ہیں کیونکہ مصنف نے کتاب ''الضعفاء'' پر لکھے ہوئے اپنے ذیل میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ بھی نہیں کہا جاسکتا ہے کہ شاید نسخہ نقل کرنے والے نے نون کا اضافہ کردیا ہوگا کیونکہ ذیل میں صرف اُسی شخص کا ذکر ہوا ہے جس کا ذکر ''الضعفاء'' میں نہیں ہوا ہے اور وہاں کتاب ''الضعفاء'' میں اس کا ذکر ابا بن جعفر کے نام سے بھی ہوا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ ذہبی نے جس شخص کا ذکر کیا ہے وہ ابوالعباس احمد بن محمد بن مفرج اموی ہے جو ''الحافل فی تکملۃ الکامل'' کا مصنف ہے' اُس نے بھی ابان بن جعفر کا ذکر کیا ہے جو ابان سے متعلق باب میں ہے اور شیخ ابوحاتم بستی سے یہ بات منقول ہے' وہ یہ کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس نے امام ابوحنیفہ کی طرف تین سو سے زیادہ جھوٹی روایات منسوب کی ہیں' جو امام ابوحنیفہ نے کبھی بیان نہیں کیں۔

۲ - ابان بن صالح بن عمیر بن عبید قرشی:

اس کی اُن کے ساتھ نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے' یہ ابوبکر مدنی ہے اور ایک قول کے مطابق مکی ہے۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور تابعین کی ایک جماعت سے جبکہ اس سے ابن جریج' ابن اسحاق اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ مزی نے اپنی کتاب ''اطراف'' میں صفیہ بنت شیبہ کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ ابان بن صالح ہے جو ضعیف ہے' لیکن یہ اُن کا وہم ہے کیونکہ ابن عبدالبر نے اپنی کتاب ''التمہید'' میں اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ کے حالات میں یہ بات ذکر کی ہے کہ رافع بن اسحاق فرماتے ہیں: ابان بن صالح ضعیف ہے۔ ابن حزم نے اپنی کتاب ''المحلّٰی'' کے باب ''الحج'' میں یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے جبکہ باب ''الطہارۃ'' میں یہ کہا ہے: یہ مشہور نہیں ہے' اُن کی بات یہاں تک ختم ہوئی۔ یحییٰ بن معین' عجلی' ابوزرعہ' ابوحاتم' یعقوب بن شیبہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' جیسا کہ مزی نے اپنی کتاب ''التہذیب'' میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کا انتقال 113 ہجری کے آس پاس ہوا تھا' اُس وقت اس کی عمر 55 برس تھی۔

۳ - ابان:

اس کا اسم منسوب بیان نہیں ہوا' یہ ایک بزرگ ہے جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتا ہے۔ محمد بن جحادہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے اپنی کتاب ''الثقات'' میں یہ بات بیان کی ہے: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے اور نہ یہ پتا ہے کہ یہ کس کا بیٹا ہے۔ امام بخاری نے اس کا تذکرہ ''التاریخ'' میں کیا ہے' ابن ابو حاتم نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اس نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت نقل کی ہے۔

۴ - ابان:

اس کا اسم منسوب بیان نہیں کیا گیا۔ ابوبکر بن ابوداؤد اپنی کتاب ''شریعۃ المقارب'' میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قَالَ غَدَوْتُ علی رَسُوْلِ اللّٰه صلی اللّٰه عَلَيْهِ وَسلم يَوْمَ جُمُعَةٍ فِي صَلَاةِ الْفَجْر فَقَرَأَ سُوْرَةً من المئين فِي الرَّكْعَة الأولى فِيهَا سَجْدَة مَسْجِد ثُمَّ غَدَوْتُ عَلَيْهِ من الْغَدِ ...الحَدِيث

''جمعہ کے دن فجر کی نماز میں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں شریک ہوا تو آپ نے پہلی رکعت میں دو سو آیات والی سورت کی تلاوت کی' جس میں سجدۂ تلاوت بھی تھا تو آپ سجدے میں چلے گئے' جب اگلے دن میں آپ کی اقتداء میں شریک ہوا۔'' (الحدیث)

ابوالحسن بن القطان نے اپنی کتاب ''الوہم والایہام'' میں یہ بات بیان کی ہے: اگر یہ راوی ابن ابوعیاش ہے تو پھر یہ متروک ہے اور غالب گمان یہی ہے کہ یہ وہی ہے اور اگر یہ ابن ابوعیاش نہیں ہے تو یہ مجہول ہے' اُن کی بات ختم ہوئی۔ ورنہ جہاں تک ابان بن ابوعیاش کا تعلق ہے تو اُس کا ذکر میزان اور ضعیف راویوں سے متعلق دیگر کتابوں میں ہوا ہے۔

۵ - ابراہیم بن احمد بن ابراہیم عسکری:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الويل كل الويل لمن ترك عِيَالَه بِخَيْر وَقدم عَلَىٰ ربه بشر.

''ہر طرح کی بربادی اُس شخص کے لئے ہے جو اپنے اہلِ خانہ کو خیریت کے ساتھ چھوڑ کر جائے اور پھر اُس کا پروردگار اُن پر کوئی خرابی لے آئے''۔

میزان کے مصنف نے قتادہ بن وسیم کے حالات میں اسے ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اگرچہ یہ بات معنوی اعتبار سے درست ہے لیکن حدیث ہونے کے اعتبار سے موضوع ہے۔ اسے راوی نے قتادہ ابراہیم بن احمد عسکری کے حوالے سے نقل کیا ہے جو اس کی مانند مجہول ہے۔ اس روایت کو ابومنصور دیلمی نے ''مسند الفردوس'' میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اس کے ایک راوی ابن ازہر پر یحییٰ بن معین نے تہمت عائد کی ہے' لیکن پھر اُنہوں نے اسے معزول قرار دیا ہے۔

٦ - ابراہیم بن احمد بن عثمان بغدادی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

إِذا صلى أحدكُم فليترك لبيته من صلواته نَصِيبا فَإِن الْبركَة فِي الْبَيْت الَّذِي فِيهِ الصَّلَاة.

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو وہ نماز میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے بھی چھوڑ دے کیونکہ اُس گھر میں برکت ہوتی ہے جس میں نماز ادا کی جاتی ہے''۔

یہ روایت اس راوی سے حسین بن یوسف فحام نے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے کتاب ''غرائب مالک'' میں یہ بات نقل کی ہے: یہ اور ابراہیم بن احمد ثبت نہیں ہیں' یہ مجہول ہے' اُن کی بات یہاں تک ختم ہوئی۔ یحییٰ بن سکن اور صالح جزرہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ ابوحاتم نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

٧ - ابراہیم بن اسحاق بن نخرہ صنعانی:

اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے ابراہیم بن اسحاق صنعانی سے نقل کی ہیں' یہ طبری ہے' جس نے صنعاء میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من كبر تكْبيرَة فِي سَبِيل الله كَانَت صَخْرَة فِي مِيزَانه الحَدِيث

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک مرتبہ تکبیر کہتا ہے تو یہ اُس کے نامۂ اعمال میں ایک چٹان کی مانند ہوگا''۔

یہ حدیث امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی سے نقل کی ہے' پھر امام دارقطنی نے یہ کہا ہے: یہ موضوع ہے۔ اس کے نیچے ایک راوی عبداللہ بن نافع ہے' جو مجہول ہے۔ امام دارقطنی نے اس کا تذکرہ ''المؤتلف والمختلف'' میں نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: ابراہیم بن حجاج بن نخرہ صنعانی نے اسحاق بن ابراہیم طبری' عبداللہ بن ابوغسان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابوعیسیٰ رملی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حجاج نے اسی طرح بیان کیا ہے' ابن ماکولا نے اُن کی پیروی کی ہے اور اس کا تذکرہ نخرہ کے ضمن میں کیا ہے' یعنی جو نون اور خاء کے ساتھ ہے اور یہ اپنے نام ابراہیم بن اسحاق کے حوالے سے معروف ہے۔ ابن حبان نے ''الضعفاء'' میں اس حدیث کے حوالے سے اس کا تذکرہ اسحاق بن ابراہیم طبری کے حالات میں کیا ہے اور مصنف نے اُن کی پیروی کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

٨ - ابراہیم بن اسماعیل صائغ:

اس نے حجاج بن فرافصہ سے جبکہ اس سے یحییٰ بن یحییٰ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ذہبی نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔ یہ دو سو ہجری سے پہلے کا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 187 ہجری میں ہوا' یہ بات ابوبکر بن ابوعاصم نے بیان کی ہے۔

٩ - ابراہیم بن اسماعیل بن قعیس:

یہ بنو ہاشم کا غلام ہے' اُس کی کنیت ابواسماعیل ہے' اس کا شمار اہلِ کوفہ میں ہوتا ہے۔ اس نے نافع اور ابووائل سے جبکہ اس سے سلیمان

بن طرخان اور علاء بن مسیب نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) مصنف نے اس کا تذکرہ اُن لوگوں میں کیا ہے جن کے باپ دادا کا نام قاف سے شروع ہوتا ہے اور یہ کہا ہے: اس کا نام ابراہیم بن قعیس ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے کیونکہ قعیس' ابراہیم کا لقب ہے اور یہ اُن لوگوں میں سے ہے جن کا نام ابراہیم بن اسماعیل ابواحمد حاکم نے کتاب ''الکنیٰ'' میں اور ابن حبان نے ''الثقات'' میں بیان کیا ہے' جبکہ ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ ابراہیم نامی اُن لوگوں میں کیا ہے جن کا اسم منسوب بیان نہیں ہوا اور اُنہوں نے لفظ ابراہیم قعیس نقل کیا ہے۔ امام نسائی نے کتاب ''الکنیٰ'' میں اسی طرح کیا ہے۔ میں نے ایسے کسی شخص کو نہیں دیکھا جس نے رجال کے بارے میں کتابیں تصنیف کی ہیں' کہ اُس نے یہ کہا ہو کہ یہ ابراہیم بن قعیس ہو۔

۱۰ - ابراہیم بن ثمامہ:

اس نے قتیبہ سے روایت نقل کی ہے۔ ذہبی نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' کے ذیل میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔

۱۱ - ابراہیم بن اسحاق بن عیسیٰ طالقانی:

یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور ثبت ہے' تاہم یہ ارجاء کا عقیدہ رکھتا تھا۔ ابن حبان نے اپنی کتاب ''الثقات'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ غلطی کرتا ہے اور دوسروں کے برخلاف روایت نقل کرتا تھا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔

۱۲ - ابراہیم ابواسحاق:

ابن حبان نے ثقہ راویوں کے آخری طبقے میں یہ بات بیان کی ہے: یہ ایک بزرگ ہے جو ابن جریج سے روایات نقل کرتا ہے۔ وکیع بن جراح نے اس سے روایت نقل کی ہے' میں اس سے اور اس کے والد سے واقف نہیں ہوں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث کے حوالے سے معروف ہے۔ اسی طرح امام ابوحاتم رازی نے کہا ہے' ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ ابراہیم نامی اُن راویوں میں کیا ہے کہ جن کا اسم منسوب بیان نہیں ہوا' اُنہوں نے اس کی کنیت ابواسحاق بیان کی ہے۔

۱۳ - ابراہیم بن ابوبکر بن ابوشیبہ:

اس کی کنیت ابوشیبہ ہے۔ ابوالحسین بن منادی کہتے ہیں: یہ آخری دنوں میں تغیر کا شکار ہو گیا تھا اور پھر ایک مدت تک پوشیدہ رہا' پھر یہ اپنے راستے پر چل پڑا (یعنی اس کا انتقال ہو گیا)۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ عبدالحق نے ''کتاب الجنائز'' میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔

۱۴ - ابراہیم بن جراح بن صبیح:

یہ بنوتمیم کا آزاد کردہ غلام ہے اور پھر بنو مازن کا غلام ہے۔ یہ مرو الروذ کے رہنے والوں میں سے تھا' اس نے رہائش اختیار کی تھی' پھر یہ مصر آیا اور وہاں کا پچیس سال تک قاضی رہا۔ 211 ہجری میں یہ اُس عہدے سے معزول ہوا' اس نے یحییٰ بن عقبہ بن ابوعیزار سے

روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے احمد بن عبدالمؤمن نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ قرآن کے مخلوق ہونے کا عقیدہ رکھتا تھا۔ ابن یونس نے تاریخ ''الغرباء'' میں حرملہ بن یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: ابراہیم بن جراح قاضی بیمار ہوا تو اُس نے اپنے وصیت تحریر کروائی' اور ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم اُس کے پاس کچھ بزرگ لے کر جائیں' جو اُس کے بارے میں گواہی دیں' یا جو اُس پر گواہ بن جائیں۔ میں نے اُس وصیت کو پڑھا تو اُس میں یہ تحریر تھا کہ دین ویسا ہی ہے جیسے یہ مشروع ہوا اور قرآن ویسا ہی ہے جیسے اسے پیدا کیا گیا۔ حرملہ کہتے ہیں: تو میں نے اُس سے کہا: اے قاضی! کیا میں اس ساری وصیت کے حوالے سے آپ پر گواہ بن جاؤں؟ اُس نے کہا: جی ہاں!

یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں: یہ ایک چالاک عالم تھا۔ ابن یونس کہتے ہیں: اس کا انتقال محرم کے مہینے میں 217 ہجری میں ہوا۔

۱۵ - ابراہیم بن جعفر بن احمد بن ایوب مصیصی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

مَن قَرَأَ هَاتينِ الْآيَتَيْنِ آيَةَ الْكُرْسِيّ وَأول حم الْمُؤمن حَتّٰى يَنْتَهِي إِلَى قَوْله (إِلَيْهِ الْمصير) حِين يُمْسِي حفظ بهما حَتّٰى يصبح الحَدِيث.

''جو شخص ان دو آیات کی تلاوت کرے گا' آیۃ الکرسی اور سورۂ حٰم المؤمن کی ابتدائی آیت' اسے یہاں تک پڑھے:''الیہ المصیر'' تو اگر وہ شام کو پڑھے گا تو صبح تک ان دونوں آیات کی وجہ سے محفوظ رہے گا''۔

یہ روایت امام دارقطنی نے غرائبِ مالک کے اندر قاضی ابوبکر احمد بن محمود بن حرزاد اہوازی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے' ابراہیم بن جعفر نامی راوی مجہول ہے۔

۱۶ - ابراہیم بن الحجاج بن نخرہ صنعانی:

امام دارقطنی اور ابن ماکولا نے اس کا یہی نام بیان کیا ہے جو ''المؤتلف والمختلف'' میں منقول ہے۔ جبکہ یہ ابراہیم بن اسحاق بن نخرہ ہے جیسا کہ امام دارقطنی نے غرائبِ مالک میں اور ابن حبان نے الضعفاء میں ذکر کیا ہے اور اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۷ - ابراہیم بن ابوحذیرہ:

ایک قول کے مطابق یہ ابراہیم بن حدید ابوادریس اودی ہے' جو ادریس اودی کا دادا ہے' اس کا شمار اہلِ کوفہ میں کیا گیا ہے۔ اس نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے اسماعیل بن سالم اسدی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی نے کتاب ''الکنیٰ'' میں امام احمد کا یہ قول نقل کیا ہے: مجھے اسماعیل بن سالم کے علاوہ اور ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایات نقل کی ہوں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن ابوحاتم نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اس سے اس کے دو بیٹوں ادریس اور داؤد' اس کے علاوہ حسن بن عبیداللہ نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ امام ذہبی نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔ امام ابوحاتم سے یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے' لیکن میں نے اس بات کا تذکرہ ابن ابوحاتم کی کتاب میں نہیں کیا ہے۔ ابن حبان نے اس راوی کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۱۸ - ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابوطالب:

اس نے اپنے والد (حسن بن حسن بن علی بن ابوطالب) اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے فضل بن مرزوق اور ابوعقیل یحییٰ بن متوکل سے روایات نقل کی ہیں اور یہ عبداللہ بن حسن ہاشمی کا بھائی ہے۔ امام ذہبی نے اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: فضیل بن مرزوق نے اس راوی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے سورج کو لوٹائے جانے کی روایت نقل کی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۱۹ - ابراہیم بن زکریا واسطی عبدشی:

اس نے امام مالک' ابراہیم بن عبدالملک بن ابومحذورہ اور سلام ابواحوص کے حوالے سے جبکہ اس سے علی بن ابوابراہیم ابوالحسین واسطی' محمد بن ایوب وزان' ہشام بن علی سدوسی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ روایت سنن دارقطنی میں منقول ہے۔ حافظ ابوبکر خطیب نے اُن لوگوں کے اسماء میں جنہوں نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں' یہ بات ذکر کی ہے: یہ راوی ضعیف ہے۔ جبکہ امام ذہبی نے ''الضعفاء'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ مجہول ہے۔ اُنہوں نے ابراہیم بن زکریا عجلی ضریر کے حالات کے بعد اس کا ذکر کیا ہے اور ان دونوں کو دو آدمی قرار دیا ہے' جہاں تک کتاب ''المیزان'' کا تعلق ہے تو اُنہوں نے ابراہیم بن زکریا کے نام سے صرف ایک ہی شخص کے حالات بیان کیے ہیں اور اُن کے کلام سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یہ بصری عجلی ضریر ہے' پھر اُنہوں نے حالات کے دوران یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ عبدشی ہے جو واسطی ہی ہیں' تو وہاں اُنہوں نے ان دونوں کو ایک ہی شخص قرار دیا ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابوالعباس بن مفرج اموی نے اپنی کتاب ''الحافل'' میں ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے' اُنہوں نے ابراہیم زکریا واسطی کے حالات ذکر کرتے ہوئے ابن حبان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں: اس میں ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو ثبت راویوں کی روایات سے مشابہت نہیں رکھتی ہیں' پھر آگے پورا کلام ہے۔ اور اُنہوں نے ابن عدی پر استدراک کرتے ہوئے ایسا کہا ہے' کیونکہ ابن عدی نے ابراہیم بن زکریا عجلی بصری کے حالات ذکر کیے ہیں۔ تو یہ بات اس چیز پر دلالت کرتی ہے کہ ابن مفرج کے نزدیک یہ دونوں دو آدمی ہیں اور بظاہر بھی ایسا ہی لگتا ہے' کیونکہ عجلی بصری ہے اور یہ راوی واسطی ہے اور اس طبقے میں یہ اہلِ واسط میں معروف نہیں ہے کہ جس کا یہ نام ہو۔ اس نام کے حوالے سے صرف ایک ہی شخص معروف ہے اور وہ کبھی بھی بصرہ میں سکونت پذیر نہیں رہا۔ یہ واسط سے نکل کر یمن چلا گیا تھا' یہاں تک کہ اس کا انتقال وہیں ہوا۔

اسلم بن سہیل جو بحشل کے نام سے معروف ہے' اُنہوں نے تاریخ واسط میں یہ بات بیان کی ہے: ابراہیم بن زکریا اہلِ واسط میں سے ہے' پھر یہ یمن چلا گیا اور وہیں مقیم رہا' یہاں تک کہ وہاں ہی اس کا انتقال ہوا۔ اسلم نے اس طبقے میں ایسے کسی شخص کا ذکر نہیں کیا جس کا یہ نام ہو اور وہ اس شخص کے علاوہ ہو۔ بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ بصری کے علاوہ کوئی اور شخص ہے۔ ابواحمد حاکم نے کتاب ''الکنی'' میں ان دونوں راویوں کے درمیان فرق کیا ہے۔

۲۰ - ابراہیم بن زیاد:

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ذہبی نے ''الضعفاء'' میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کے بارے میں

کلام کیا گیا ہے۔ اُنہوں نے ابراہیم بن زیاد کے حالات کے بعد اس کا ذکر کیا ہے' اس نے ابوبکر بن عیاش سے روایات نقل کی ہیں' ازدی نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ متروک ہے' اُنہوں نے ان دونوں کے لئے دوالگ سے حالات نقل کیے ہیں' جبکہ کتاب ''المیزان'' میں ان دونوں کو جمع کر دیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے: ابراہیم بن زیاد عجلی' جس نے ہشام بن عروہ اور ابوبکر بن عیاش سے روایات نقل کی ہیں' پھر اُنہوں نے ازدی کا کلام ذکر کیا ہے' جس میں ان دونوں کو ایک ہی فرد قرار دیا گیا ہے' تو باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ ابن ابوحاتم کی کتاب میں دوالگ سے حالات نہیں ہیں۔

۲۱ - ابراہیم بن زید تفلیسی:

اس نے امام مالک اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

صنفان من أمتي ليس لهما في الإسلام نصيب القدرية والرافضة.

''میری اُمت کے دوگروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے: قدریہ اور رافضہ''۔

یہ روایت امام دارقطنی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اس کی سند میں ابراہیم بن زید نامی راوی ابراہیم بن زید اسلمی کے علاوہ کوئی اور شخص ہے' اور اس راوی نے بھی امام مالک سے روایت نقل کی ہے' خطیب بغدادی نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے۔ تاہم ''میزان'' کے مصنف نے ان دونوں کو اکٹھا کرتے ہوئے یہ کہا ہے: اسلمی تفلیسی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۲۲ - ابراہیم بن سلیمان ابواسحاق:

امام نسائی نے کتاب ''الکنیٰ'' میں اس کے حالات نقل کیے ہیں اور پھر یہ کہا ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے' پھر اُنہوں نے ایک منکر حدیث نقل کی ہے' یہاں تک امام نسائی کی بات ختم ہوگئی۔ امام نسائی نے اُس حدیث کا متن ذکر نہیں کیا ہے۔

۲۳ - ابراہیم بن سوید بن حیان:

اس نے عمرو بن ابوعمرو اور اُن کے طبقے کے افراد سے جبکہ اس سے ابن وہب اور سعید بن ابومریم نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں یہ کہا ہے: یہ بعض اوقات منکر روایات نقل کر دیتا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۴ - ابراہیم بن سلام:

اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من غشنا فليس منا. ''جو شخص ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں''۔

یہ روایت عبداللہ بن حمدان بن وہب نے اس سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے غرائب مالک میں یہ بات بیان کی ہے: ابراہیم'

عثمان اور ابن حمدان نامی تمام راوی (یعنی اس روایت کی سند میں مذکور راوی) ضعیف ہیں۔ کتاب ''المیزان'' میں ابراہیم بن سلام کا ذکر کیا گیا ہے کہ اُس نے دراوردی سے اور ابن صاعد نے اُس سے روایات نقل کی ہیں۔ تو یہاں یہ اُلجھن پیدا ہوتی ہے کہ کیا اس سے مراد یہی شخص ہے یا کوئی اور ہے۔

۲۵ - ابراہیم بن عبداللہ بن ثمامہ ابواسحاق بصری:

ابوالقاسم یحییٰ بن علی حضرمی جو ابن طحان کے نام سے معروف ہیں' اُنہوں نے ''تاریخ الغرباء'' کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے' یہ مصر آیا تھا اور اس نے منکر روایات نقل کی تھیں' اس کے علاوہ اور بھی باتیں اُنہوں نے ذکر کی ہیں۔

۲۶ - ابراہیم بن عبداللہ بن محمد:

زکریا بن یحییٰ ساجی نے اپنی سند کے ساتھ ابراہیم بن عبداللہ نامی اس راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ ایک لڑکی کے پاس سے گزرے جو مسلم یتیم کا یہ شعر گا رہی تھی:

انت اخی وانت حرة جاری وحقیق علی حفظ الجوار

ان للجار ان تغیب عنا حافظا فی الغیب للاسرار

ما اتی لی اکان لکتاب ستر مستل امر بقی بغیر ستار

خطیب بغدادی نے اُن لوگوں کے اسماء میں جنہوں نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں' یہ بات بیان کی ہے کہ ابراہیم بن عبداللہ ایک مجہول بزرگ ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ ابراہیم بن عبداللہ بن قریم انصاری کے علاوہ کوئی اور شخص ہے جو مدینہ منورہ کے قاضی تھے۔ امام ترمذی نے ''الجامع'' کی علل میں ایک شخص کے حوالے سے اس سے ایک حکایت نقل کی ہے جو امام مالک سے منقول ہے اور اس شخص کا اسم منسوب اس کے دادا کی طرف منسوب ہے جو مدینہ منورہ کا قاضی تھا۔ خطیب بغدادی نے ان دونوں آدمیوں کے درمیان فرق کیا ہے' اُس کتاب میں جس میں اُنہوں نے اُن لوگوں کے ناموں کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں اور مجھے ایسا کوئی شخص نظر نہیں آیا جنہوں نے ان دونوں کو ایک ہی فرد قرار دیا ہو۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) ذہبی نے کتاب ''المیزان'' میں اس کا ذکر مختصر طور پر کیا ہے تو پھر اس پر استدراک کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) اُنہوں نے اس کا ذکر صرف امتیاز کرنے کے لئے کیا ہے اور اس کے بارے میں تضعیف ذکر نہیں کی' اس لیے اس پر استدراک ضروری ہے۔

۲۷ - ابراہیم بن عبداللہ بن محمد بن ابوشیبہ:

ابراہیم بن ابوبکر کے نام کے تحت اس کا ذکر گزر چکا ہے۔

۲۸ - ابراہیم بن عبداللہ:

امام عبدالرزاق کے بھتیجے نے ابراہیم بن عبداللہ سے روایت نقل کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: میرا یہ گمان ہے کہ اس نے امام عبدالرزاق کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الضِّيَافَةُ علی أهلِ الوَبرِ وَلَيْسَت علی أهلِ المَدرِ.

''مہمان نوازی' شہروں کے رہنے والوں پر لازم ہوتی ہے' ویرانوں کے رہنے والوں پر لازم نہیں ہوتی''۔

یہ روایت ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس سند کے درمیان میں ابراہیم بن عبداللہ نامی جس راوی کا ذکر ہے' اُس کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ اس کا اسم منسوب کجی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ بات ثابت نہیں ہوسکی کہ یہ وہی ہے کیونکہ وہ مجہول ہے اور کجی ثبت راویوں میں سے ایک ہے۔

۲۹ - ابراہیم بن عبدالعزیز بن ضحاک بن عمر بن قیس بن زبیر ابواسحاق مدنی:

اسے شاذہ بن عبد کو یہ بھی کہا جاتا ہے' اس نے یونس بن حبیب سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہ حدیث بیان کرنے کے لئے بیٹھا تو اس نے فضائل کے بارے میں روایات بیان کیں۔ اس نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل املاء کروائے اور پھر اپنے شاگردوں سے دریافت کیا: ہم پہلے کس کا ذکر کریں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا؟ تو اس نے شاگردوں نے کہا: آپ کو اس بارے میں کوئی شک ہے؟ اللہ کی قسم! یہ شخص تو رافضی ہے تو اُن لوگوں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا۔ یہ پوری روایت شیخ ابومحمد عبداللہ بن محمد نے اپنی کتاب ''اصبہان کے محدثین اور وہاں آنے والے محدثین کے طبقات'' نامی کتاب میں نقل کی ہے۔ اور اسی کی مانند ایک حکایت ابونعیم نے ''تاریخ اصبہان'' میں نقل کی ہے۔

۳۰ - ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابوربیعہ مخزومی مدنی:

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے اس کے بیٹے اسماعیل' زہری اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ کسی بھی صورت میں معروف نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۳۱ - ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابومحذورہ ابواسماعیل:

اس نے اپنے والد اور اپنے دادا سے جبکہ اس سے امام حمیدی' امام شافعی اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کتاب ''الثقات'' میں بیان کرتے ہیں: یہ غلطی کرتا ہے۔ ''الحافل'' کے مصنف نے ازدی کا یہ قول نقل کیا ہے: ابراہیم بن ابومحذورہ اور اُس کے بھائی حدیث ایجاد کرتے تھے' اور مجھے یہ نہیں معلوم کہ اس سے مراد ابراہیم نامی یہی راوی ہے یا کوئی اور ہے۔

۳۲ - ابراہیم بن عبیداللہ بن عبادہ بن صامت:

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف اور مجہول ہے۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۳ - ابراہیم بن عثمان بن سعید:

ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۴ - ابراہیم بن عقبہ:

یہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے حماد بن زید نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام ذہبی نے کتاب ''المیزان'' میں اس کا ذکر کرتے ہوئے اس کا نام ابراہیم بن عقبہ بیان کیا ہے' جس نے سیدہ کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حماد بن زید نے روایات نقل کی ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔ اور امام ابوحاتم نے یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے' اُن کی بات یہاں تک پوری ہوگئی۔ لیکن یہ بات غلط ہے کیونکہ ان دونوں کے دو الگ تراجم ہیں۔ ابوحاتم نے اُس شخص کے بارے میں یہ بات نہیں کہی کہ یہ مجہول ہے' جس راوی نے سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔ اب ہم ابن ابوحاتم کی اصل عبارت نقل کرتے ہیں تاکہ وہ چیز ظاہر ہوجائے جو میں نے ذکر کی ہے۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: ابراہیم بن عقبہ جو ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام ہے' اُس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اُس سے حماد بن زید نے روایات نقل کی ہیں۔ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ مجہول ہے' پھر اُنہوں نے یہ کہا ہے: ابراہیم بن عقبہ' جس نے سیدہ کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: میں نے اپنے والد کو یہ بات کہتے ہوئے سنا ہے' یہاں تک اُن کا کلام ختم ہوگیا۔

جس شخص کے حالات یہاں ذکر ہو رہے ہیں' اُس کے ابوحاتم بستی نے کتاب ''الثقات'' میں ذکر کیا ہے اور اس کے اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک واسطے کا ذکر کیا ہے۔ اُنہوں نے اس کا شمار تبع تابعین کے طبقے میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: ابراہیم بن عقبہ ایک بزرگ ہے' جس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ حماد بن زید نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اُن کی بات یہاں تک ختم ہوگئی۔

اس طبقے میں کچھ لوگ ہیں جن کا نام ابراہیم بن عقبہ ہے' تو ہم اُن کا ذکر کر دیتے ہیں تاکہ امتیاز ہوجائے۔

۳۵ - ابراہیم بن عقبہ:

یہ موسیٰ بن عقبہ ہے' اس نے سعید بن مسیب اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے امام مالک اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل' یحییٰ بن معین' ابوحاتم' امام نسائی اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۳۶ - ابراہیم بن عقبہ بن ابوعائشہ:

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' اہلِ مدینہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۳۷ - ابراہیم بن عقبہ بن طلق بن علی حنفی:

اس نے حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر بھی ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۳۸ - ابراہیم بن عقبہ ابورزام راسبی:

اس نے عطاء سے جبکہ موسیٰ بن اسماعیل نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ میں نے ان چار

لوگوں کا تذکرہ امتیاز واضح کرنے کے لئے کیا ہے۔

۳۹ - ابراہیم بن عقیل بن معقل بن منبہ صنعانی:

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل' اس کے چچازاد اسماعیل بن عبدالکریم بن معقل اور دیگر لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ ایک مشکل شخص تھا' اس تک پہنچا نہیں جاسکتا تھا' میں یمن میں اس کے دروازے پر ایک یا دو دن تک کھڑا رہا' یہاں تک کہ پھر مجھے اس تک پہنچنے کا موقع ملا تو اس نے مجھے دو حدیثیں بیان کیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' پھر اُنہوں نے یہ کہا ہے: ان لوگوں کی حدیث کے لئے مناسب یہ تھا کہ یہ ایک صحیفہ ہوتا جو ان تک پہنچ جاتا۔ عجلی اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے: اس نے اپنے والد کے چچا وہب بن منبہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۰ - ابراہیم بن عمر قصار مقری:

اس نے ابن ابونصر سے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالعزیز کتانی کہتے ہیں: یہ حدیث میں مہارت نہیں رکھتا تھا' اس کا انتقال 445 ہجری میں صفر کے مہینے میں ہوا۔

۴۱ - ابراہیم بن علاء بن ضحاک:

(اس کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسحاق زبیدی حمصی ہے' اس کا لقب زبریق ہے' جیسا کہ ابن حبان' ابواحمد حاکم اور ابوولید فرضی اور ابن عساکر نے ذکر کیا ہے۔ تاریخ بخاری اور ابن ابوحاتم کی کتاب اور شیرازی کی کتاب ''القاب'' میں یہ بات نقل کی گئی ہے: زبریق اس کے والد علاء بن ضحاک کا لقب تھا۔ اس نے اسماعیل بن عیاش' بقیہ' محمد بن حمیر اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے امام ابوداؤد' امام ابوزرعہ' امام ابوحاتم اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے احمد بن عمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے محمد بن عوف کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' میں نے اُن کے سامنے ابراہیم بن العلاء کی بقیہ کے حوالے سے محمد بن زیاد کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ اس حدیث کا تذکرہ کیا:

"استعتبوا الْخَيل فَإِنَّهَا تعتب فَقَالَ رَأَيْته علي ظَهر كِتَابه مُلْحقًا فأنكرته فَقلت لَهُ فتركه".

''کہ گھوڑوں کو راضی رکھا کرو وہ راضی رہیں گے۔ تو اُنہوں نے کہا: میں نے اسے دیکھا ہے' اس کی پشت پر ایک کتاب ہے جس میں الحاقات ہوئے تھے' تو میں نے اس کا انکار کیا' جب میں نے اس سے یہ بات کہی تو اس نے اُسے چھوڑ دیا''۔

ابن عوف کہتے ہیں: یہ اُس کے بیٹے محمد بن ابراہیم کا کام ہے جو احادیث کو برابر کر دیتا تھا' جہاں تک اُس کے والد کا تعلق ہے تو وہ ایک بزرگ ہے جس پر تہمت عائد نہیں کی گئی اور اُس نے اس نوعیت کی کوئی حرکت نہیں کی۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نامی اس شخص نے اسماعیل بن عیاش' بقیہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ حدیث مستقیم ہے اور اس پر صرف اس حدیث کے حوالے سے تنقید کی گئی ہے اور اس میں بھی اس بات کا امکان موجود ہے کہ یہ اس کے بیٹے کا کام ہو' جیسا کہ ابن عوف نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اُس حدیث کو امام طبرانی نے ''معجم الکبیر'' میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور ابراہیم نامی اس راوی کے بارے میں ابوحاتم نے یہ کہا ہے: یہ صدوق ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۴۲ - ابراہیم بن عیسٰی زاہد ابواسحاق:

اس نے ابوداؤد شبابہ بن سوار اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ معروف کرخی کے ساتھ رہا۔ ابونعیم اصبہانی کہتے ہیں: یہ عبادت گزار اور فضیلت رکھنے والے لوگوں میں سے ایک تھا۔ ابوالشیخ ابن حبان نے ''طبقات الاصبہانیین'' میں یہ کہا ہے: یہ نیک عبادت گزار' فاضل شخص تھا' ہمارے علاقے میں اس کے زمانے میں اس جیسا اور کوئی شخص نہیں تھا اور ہم نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہوں' صرف ابوالعباس احمد بن محمد بزار نے نقل کی ہیں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات کہی ہے: نصر بن محمد بن ہشام اصبہانی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالشیخ کی کتاب میں یہ بات منقول ہے کہ احمد بن نعیم بن ناصح اور عبداللہ بن محمد بن زکریا نے اس کے حوالے سے دو حکایات نقل کی ہیں۔

۴۳ - ابراہیم بن فروخ:

یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام ہے' اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بت عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فذكر حَدِيثًا طويلا فِيهِ نضح الفرج عقب الوُضُوء.

ایک مرتبہ میں رات کے وقت اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرا' اس کے بعد اس نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا''۔

ابن ابوحاتم اپنی کتاب ''العلل'' میں یہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے اور ابراہیم نامی یہ راوی مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس روایت کو ابراہیم کے حوالے سے نقل کرنے والا شخص علی بن یزید صدائی ہے' اسے بھی امام ابوحاتم اور ابن عدی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ روایت شیخ ابن حیان نے کتاب ''طبقات اصبہانیین'' میں جبکہ خطیب بغدادی نے کتاب ''المتفق المفترق'' میں محبوب بن محرر کے حوالے سے ابراہیم بن عبداللہ بن فروخ قرشی کے حوالے سے اُس کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مختصر طور پر نقل کی ہے' جو وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی چھڑکنے کے بارے میں ہے۔ ابوالشیخ بیان کرتے ہیں: اس روایت کو صرف محبوب بن محرر نے روایت کیا ہے اور وہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہے اور پہلے یہ روایت علی بن زید کے حوالے سے گزر چکی ہے۔

۴۴ - ابراہیم بن محمد بن حارث ابواسحاق فزاری کوفی:

اس نے مصیصہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے عبدالملک بن عمیر' حمید طویل اور دیگر تابعین سے جو اُن کے بعد کے ہیں' روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے سفیان ثوری اور اوزاعی نے جو اس کے اساتذہ میں سے ہیں' اس کے علاوہ ابن مبارک' معاویہ بن عمرو ازدی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' فاضل ہے' سنت کا عالم ہے' غزوات میں حصہ لینے والا ہے' تاہم حدیث میں بہت زیادہ غلطی کرتا ہے' اس کا انتقال مصیصہ میں 188 ہجری میں ہوا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن سعد نے اس کی طرف جو یہ بات منسوب کی ہے کہ یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے اور اس کی وفات کے بارے میں جو بیان کیا ہے' اُس میں ابن سعد نے غلطی کی ہے۔ یحییٰ بن معین نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے' ثقہ ہے۔

امام ابوحاتم اور امام نسائی نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے اور مامون ہے۔ امام نسائی نے مزید یہ کہا ہے: یہ ائمہ میں سے ایک ہے۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: یہ امام تھا' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جسے میں اس سے مقدم قرار دوں۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: یہ سنت کا امام تھا' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: میری یہ خواہش ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ کی نقل کردہ جو بھی حدیث سنی ہے' وہ ابواسحاق سے منقول ہوتی اور عبداللہ بن مبارک نے مجلس میں حاضر ہونے میں مجھ سے سبقت کی۔ اُنہوں نے یہ کہا ہے: ہم اکابر کی محفل میں کلام نہیں کیا کرتے تھے۔ امام اوزاعی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! یہ مجھ سے زیادہ بہتر ہے۔ عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ شخص ہے' نیک ہے اور سنت کا عالم ہے۔ ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ فقہاء اور عبادت گزار لوگوں میں سے ایک ہے۔ جہاں تک ابن سعد کا اس کی وفات کے بارے میں غلطی کرنے کا تعلق ہے تو امام ابوداؤد' ابن زبر اور ابن قانع نے یہ بات بیان کی ہے: ابواسحاق کا انتقال 186 ہجری میں ہوا تھا۔ امام بخاری اور ابن ابوسری نے یہ بات بیان کی ہے: 186 ہجری میں ہوا تھا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۴۵ - ابراہیم بن محمد بن سعید بن ہلال ثقفی:

اس کا شمار اہلِ اصبہان میں ہوتا ہے' اس نے اسماعیل بن ابان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالشیخ بن حیان نے ''طبقات اصبہان'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ رفض میں غلو رکھتا تھا اور اس کے بھائی علی نے اس کے بُرے مسلک کی وجہ سے اس سے لاتعلقی اور علیحدگی اختیار کی تھی۔ ابونعیم نے ''تاریخ اصبہان'' میں یہ کہا ہے: یہ غالی رافضی تھا' جس کی حدیث کو ترک کر دیا گیا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ ابراہیم بن محمد ثقفی کی بجائے ایک اور شخص ہے' جس کا ذکر ابن ابوحاتم کی کتاب میں اور ''المیزان'' میں ہوا ہے اور وہ راوی اس سے بہت پہلے زمانے کا ہے۔ میں نے یہ بات اس لیے ذکر کی ہے تاکہ یہ گمان نہ ہو کہ یہ وہ ہے۔

۴۶ - ابراہیم بن محمد ابواسحاق حلبی:

اس نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی۔ اس نے ابوعاصم اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے امام ابن ماجہ' ابوعروبہ اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کتاب ''الثقات'' میں یہ کہتے ہیں: یہ غلطی کرتا ہے۔ مزی نے کتاب ''التہذیب'' اسی طرح بیان کیا ہے' تاہم میں نے کتاب ''الثقات'' میں ابن حبان کا یہ قول نہیں دیکھا کہ یہ غلطی کرتا ہے۔ اُنہوں نے یہ کہا ہے: اس نے ابوعاصم اور اہلِ بصرہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبداللہ بن محمد ہمدانی نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۷ - ابراہیم بن محمد مدنی:

اس نے زہری سے جبکہ اس سے حسن بن عرفہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں اور وہ حدیث جو اس نے روایت کی ہے' وہ غلط ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ ابراہیم بن محمد بن عبدالعزیز زہری مدنی نہیں ہے' جس کا ذکر کتاب ''المیزان'' میں ہوا ہے' وہ اپنے والد کے حوالے سے زہری سے روایات نقل کرتا ہے۔ ابن ابوحاتم اور دیگر حضرات نے ان دونوں راویوں کے درمیان فرق کیا ہے اور میں ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہوں جس نے ان دونوں کو ایک ہی فرد قرار دیا ہو۔ میں نے اس بات کی تنبیہ اس لیے کی ہے تاکہ یہ گمان نہ ہو کہ یہ وہی ہے' لیکن

بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہاں جس کا ذکر ہو رہا ہے وہ ابراہیم بن محمد بن ابویحییٰ ہے جو امام شافعی کا استاد ہے۔ اُس نے امام زہری سے روایات نقل کی ہیں اور اُس سے حدیث روایت کرنے والا آخری شخص حسن بن عرفہ ہے۔ لیکن ابن ابوحاتم نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے' اس لیے میں نے اس کا ذکر کر دیا ہے' اگرچہ ابن ابویحییٰ کا ذکر کتاب ''المیزان'' میں ہوا ہے۔

۴۸ - ابراہیم بن محمد انباری ہمدانی:

ابن حزم کہتے ہیں: کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ مخلوق میں یہ کون ہے۔

۴۹ - ابراہیم بن معاویہ صنعانی:

ازدی بیان کرتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے اور محدثین کے نزدیک یہ مشہور نہیں ہے۔ ساجی نے اس کا ذکر ضعف کے ہمراہ کیا ہے۔ ''الحافل'' کے مصنف نے ابراہیم بن معاویہ زیادی بصری کا ذکر کرنے کے بعد یہ بات بیان کی ہے کہ اس کی حدیث میں اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے' یہ بات عقیلی نے بیان کی ہے' پھر اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے ہشام بن یوسف صنعانی سے نقل کی ہے۔ تو اُنہوں نے انہیں دو آدمی قرار دیا ہے جیسا کہ آپ ان دونوں کے حالات میں دیکھ سکتے ہیں۔ جبکہ ''میزان'' کے مصنف نے ان دونوں کے حالات کو ایک ہی جگہ جمع کر دیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ ابراہیم بن معاویہ زیادی ہے جس نے ہشام بن یوسف صنعانی سے روایات نقل کی ہیں' زکریا ساجی اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' اُن کی بات ختم ہوئی۔ ذہبی نے جو کیا ہے اُس سے تو بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی فرد ہیں اور ابن ابوحاتم کا کلام بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ ابراہیم بن معاویہ الحذاء بصری جس نے ہشام بن یوسف سے روایات نقل کی ہے جبکہ اس سے علی بن حسین نے روایات نقل کی ہیں تو ہو سکتا ہے کہ زیادی بصرہ کا رہنے والا ہو اور پھر صنعاء منتقل ہو گیا ہو' یا اس کے برعکس ہوا ہو' تو میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے کیونکہ ''الحافل'' نے مصنف نے ان دونوں کے حالات ایک ساتھ ذکر کیے ہیں۔

۵۰ - ابراہیم بن مقسم اسدی:

یہ اسماعیل بن علیہ کا والد ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: روایات کے راویوں میں' میں اس سے واقف نہیں ہوں' اس کی حالت مجہول ہے۔

۵۱ - ابراہیم بن نبہان:

ابن حزم کہتے ہیں: یہ عمومی طور پر ساقط الاعتبار ہے۔

۵۲ - ابراہیم بن نضر عجلی:

اس کے حوالے سے مسند بزار میں ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

انا حجیج من ظلم عبد القیس۔

''میں اُس شخص کا مقابل فریق ہوں گا جو عبدالقیس قبیلے کے لوگوں پر ظلم کرے گا''۔

یہ روایت اس سے محمد بن بشر عبدی نے نقل کی ہے۔ بزار کہتے ہیں: ہمیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس روایت کو نقل کیا ہو' صرف محمد بن بشر عبدی نے اسے نقل کیا ہے۔ جہاں تک ابراہیم عجلی اور حجاج عائشی کا تعلق ہے تو ہم نے ان دونوں کا ذکر صرف اسی حدیث میں پایا ہے۔ امام طبرانی نے بھی یہ روایت اپنی معجم کبیر میں نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: ابراہیم بن نضر نے ابراہیم عائشی کے حوالے سے ابوجمرہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۵۳ - ابراہیم بن موسیٰ بزار:

ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۵۴ - ابراہیم بن موسیٰ دمشقی:

یہ مجہول ہے' اس سے صرف ہشام بن عمار نے روایت نقل کی ہے' یہ بات امام ذہبی نے ''الضعفاء'' کے ذیل میں نقل کی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان کی کتاب ''الثقات'' میں یہ مذکور ہے: ابراہیم بن موسیٰ مکی جس نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ہشام بن عمار دمشقی نے روایات نقل کی ہیں' تو بظاہر یہ لگتا ہے کہ وہ یہی ہے' تاہم ابن حبان نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ اس کا اسم منسوب مکی ہے۔

۵۵ - ابراہیم بن یزید ابوخزیمہ ثانی:

یہ مصر کا قاضی تھا اور یہ ابن لہیعہ سے پہلے تین مرتبہ وہاں کا قاضی بنا۔ قاضی ابوبکر محمد بن عمر جعابی بیان کرتے ہیں: ہمیں جریر بن حازم کے علاوہ اور کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے حدیث روایت کی ہو اور اہلِ مصر کی اس کے حوالے سے کوئی روایت معروف نہیں ہے' ماسوائے اُس کے جو علی بن سراج نے میرے سامنے ذکر کیا کہ یحییٰ بن ایوب نے اس کے حوالے سے ایک مقطوع روایت ذکر کی ہے۔ خطیب بغدادی نے اس کا ذکر ''المتفق والمفترق'' میں کیا ہے۔

۵۶ - ابراہیم بن یزید:

اس کا اسم منسوب بیان نہیں کیا گیا۔ ابن عدی نے اپنی کتاب ''الکامل'' میں ابراہیم بن عبدالسلام مکی کے حالات میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

للسائل حق وان جاء علی فرس.

''مانگنے والے کا حق ہوتا ہے' اگرچہ وہ گھوڑے پر بیٹھ کر آئے''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نامی یہ راوی مجہول ہے' اور اس کے مجہول ہونے کی وجہ سے ابراہیم بن عبدالسلام نے اس سے یہ حدیث چوری کر لی تھی' اور اس کی سند میں موجود سلیمان نامی راوی سے مراد سلیمان بن ابوسلیمان احول مکی ہے جبکہ ابراہیم بن عبدالسلام نامی راوی ضعیف راوی ہے اور بظاہر یہ لگتا ہے کہ ابراہیم خوزی ہے۔ مزی بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن عبدالسلام نے اس سے روایات نقل

کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہیں:

الرخصة للرعاة ان یرموا باللیل۔

''چرواہوں کو یہ اجازت دی گئی ہے کہ وہ رات کے وقت کنکریاں مار سکتے ہیں''۔

ابن قطان کہتے ہیں: ابراہیم بن یزید نامی یہ راوی اگر تو خوزی ہے تو پھر یہ ضعیف ہے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو پھر مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے اور ابن قطان کا میلان اس طرف ہے کہ یہ خوزی ہے اور خوزی کا ذکر ''المیزان'' میں بھی ہوا ہے' میں نے اس کے حالات اس لیے ذکر کر دیئے ہیں کیونکہ ابن قطان کو اس بارے میں تردّد ہے کہ یہ خوزی ہے یا نہیں۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۵۷ - ابراہیم جو نعمان کا نواسہ ہے:

ابن حزم کہتے ہیں: یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۵۸ - ابراہیم:

اس کا کوئی اسم منسوب نہیں ہے' یہ مجہول ہے۔ اس کے حوالے سے ''عمل الیوم واللیلہ'' کے اندر ایک حدیث منقول ہے جو یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن الہاد سے منقول ہے جبکہ اس سے سعید نے روایت نقل کی ہے جس کا اسم منسوب کوئی نہیں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: میں نہ تو سعید سے واقف ہوں اور نہ ہی ابراہیم سے اور سعید کے ذکر میں عنقریب اس کا ذکر دوبارہ آئے گا۔

۵۹ - اُبی بن نافع بن عمرو بن معدی کرب:

محمد بن محمد میدومی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت نافع بن عمرو بن معدی کرب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لعائشة حب یحمل من الهند یقال له الداذی من شرب منه لم یقبل اللہ صلاة اربعین سنة فان تاب تاب اللہ علیه۔

''ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ایک دانہ ہے جو ہندوستان سے آتا ہے' اسے داذی کہا جاتا ہے جو شخص اس کی شراب پیئے گا' اللہ تعالیٰ اُس کی نماز چالیس سال تک قبول نہیں کرے گا' لیکن اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ کو قبول کر لے گا''۔

خطیب کہتے ہیں: ابن عدی نے جو روایت نقل کی ہے اس کی سند کے تمام راوی غیر معروف ہیں۔

۶۰ - احمد بن ابراہیم بن مرزوق بن دینار ابو عبیدہ:

یہ الحان کے ساتھ قرأت کرتا تھا۔ اس کے حوالے سے تھوڑی سی روایات نقل کی گئی ہے۔ ابن یونس نے ''تاریخ مصر'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس کا انتقال توبہ کرنے کے بعد عبدان میں ہوا تھا' اس میں کچھ اختلاط پایا جاتا تھا۔ اس کا انتقال 298 ہجری میں مصر میں

ہوا۔

۶۱ - احمد بن ابراہیم ساری:

یہ ابوعمر زاہد کا ماموں ہے' اس کی کنیت ابوالحسین ہے۔ ابوعمر زاہد نے اس سے روایات نقل کی ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: یہ انتہاء پسند رافضی تھا۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۲ - احمد بن ابوبزہ:

عقیلی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ احمد بن محمد بن عبداللہ بن ابوالقاسم بن ابوبزہ ہے' جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۶۳ - احمد بن ابوبکر بن عیسیٰ:

اس نے ابن الحصین سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن نجار کہتے ہیں: آخری عمر میں اس کی عقل رخصت ہوگئی تھی تو لوگوں نے اسے ترک کر دیا۔

۶۴ - احمد بن ابراہیم مصری:

اس نے ولید بن مسلم سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔

۶۵ - احمد بن اسحاق بغدادی:

خطیب کہتے ہیں: ابوعوانہ نے اس کے حوالے سے یہ معلل حدیث نقل کی ہے:

من عفی عن دم لم یکن له ثواب الا الجنة.

''جو شخص خون (کا بدلہ) معاف کر دے' اُس کا ثواب صرف جنت ہے''۔

۶۶ - احمد بن ابواسحاق:

اس کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ثلاث من کن فیه آواه الله فی کنفه والبسه محبته وادخله فی رحمته من اذا اعطی شکر واذا غضب ذکر واذا قدر غفر.

''جس شخص کے اندر تین چیزیں ہوں گی' اللہ تعالیٰ اُسے اپنے خاص سایہ رحمت میں پناہ دے گا' اُسے اپنی محبت (یعنی پسندیدگی) کا لباس پہنائے گا اور اُسے اپنی رحمت میں داخل کرے گا: وہ شخص کہ جب اُسے کچھ دیا جائے تو وہ شکر کرے' جب اُسے غصہ آئے تو وہ نصیحت حاصل کرے اور جب وہ (بدلہ لینے پر) قادر ہو تو معاف کر دے''۔

یہ روایت اسحاق بن موسیٰ اور اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے اس سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے غرائب مالک میں یہ بات بیان کی

ہے کہ یہ روایت جھوٹی ہے اور احمد بن ابواسحاق نامی راوی معروف نہیں ہے۔

۶۷ - احمد بن بہزاد بن مہران ابوالحسن فارسی:

اس نے ابوغسان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالقاسم بن طحان نے ''تاریخ الغرباء'' جو ابن یونس کی تصنیف ہے' اُس کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے کہ یہ معتزلی تھا' جو مصر آیا اور وہاں اس نے احادیث بیان کیں' اس نے کچھ ایسی احادیث نقل کی ہیں جن کی وجہ سے میں اسے منکر قرار دیتا ہوں۔ میں نے اس کے سماعات کو پھاڑ دیا تھا اور تقدیر کے بارے میں بھی اس کے بارے میں ایک واقعہ منقول ہے۔

۶۸ - احمد بن بشیر ابوجعفر مؤدب بغدادی:

اس نے عطاء بن مبارک سے جبکہ اس سے ابوبکر بن ابوالدنیا نے روایات نقل کی ہیں۔ عثمان بن سعید دارمی کہتے ہیں: یہ کوفی تھا جو بغداد آیا' یہ متروک ہے۔ خطیب کہتے ہیں: احمد بن بشیر نامی وہ شخص جس نے عطاء اور عبداللہ بن مبارک سے روایات نقل کی ہیں' یہ وہ والا احمد بن بشیر نہیں ہے جو عمرو بن حریث کوفی کا غلام ہے۔ عمرو بن حریث کوفی کا جو غلام ہے' جس کا نام احمد بن بشیر اُس سے امام بخاری نے استدلال کیا ہے اور اُس کا ذکر کتاب ''المیزان'' میں ہوا ہے۔

۶۹ - احمد بن جعفر بن احمد دبیثی واسطی:

- ابن نقطہ کہتے ہیں: محمد بن سعید بن دبیثی نے مجھ سے کہا: اُنہوں نے اس کے ہمراہ ابوطالب بن کتانی سے سماع کیا تھا اور لوگ اس کی بُرائیاں بیان کرتے تھے۔

۷۰ - احمد بن جعفر بن سلیمان:

ابن نجار کہتے ہیں: یہ شیعہ کے بزرگوں میں سے ایک تھا۔

۷۱ - احمد بن جعفر بن محمد ابوبکر بزار:

ایک قول کے مطابق وراق' اس نے حلب میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا جاء احدکم الی القوم فاوسع له فلیجلس فانما هی کرامة من الله اکرمه بها اخوه المسلم فان لم یوسع له فلینظر الی اوسع مکان فلیجلس۔

''جب کوئی شخص کچھ لوگوں کے پاس جائیں اور اُس کے لیے گنجائش پیدا کی جائے تو اُسے بیٹھ جانا چاہیے' کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اعزاز ہوگا جس کی وجہ سے اُس کے مسلمان بھائی نے اُس کا احترام کیا اور اگر اُس کے لئے کشادگی نہ کی جائے تو اُسے اُس جگہ پر دیکھنا چاہیے کہ کون سی جگہ کھلی ہے اور وہاں بیٹھ جانا چاہیے''۔

یہ روایت امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں محمد بن علی بن حسن نقاش کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے اور فرمایا ہے: اس

روایت کو اس بزرگ کے علاوہ اور کسی نے مجاہد بن موسیٰ سے نقل نہیں کیا ہے اور شاید اسے اشتباہ ہوا ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ اس سند کے حوالے سے غیر محفوظ ہے اور مجھے یہ بھی کہا گیا ہے: اس بزرگ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۷۲ - احمد بن جناح:

۷۳ - احمد بن حاتم سمین:

۷۴ - احمد بن حارث بصری:

اس کے حوالے سے امام دار قطنی نے ایک حدیث نقل کی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

لیس فی العوامل صدقة.

''کام کاج کے اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی''۔

ابن قطان کہتے ہیں: صقر بن حبیب نامی راوی مجہول ہے اور میں نے اس کا ذکر کسی ایسی جگہ پر نہیں پایا جہاں یہ گمان ہو سکتا تھا کہ اس کا ذکر ہونا چاہیے۔ جبکہ اس جیسے دوسرے لوگوں کا ذکر ہوا ہے تو میں اس سے واقف نہیں ہوں' اس کا ذکر صرف اسی سند میں ہوا ہے' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: احمد بن حارث نامی راوی کی بھی یہی حالت ہے تو اس کے بعد مجہول راوی ہی باقی رہ جاتے ہیں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ احمد بن حارث غسانی کے علاوہ شخص ہے' وہ بصری تھا اور اُس کا ذکر رجال سے متعلق کتابوں میں معروف ہے' البتہ وہ ضعف کے ساتھ ہے اور اُس کا ذکر کتاب ''المیزان'' میں بھی ہوا ہے۔

۷۵ - احمد بن حامد بلخی:

''المیزان'' کے مصنف کہتے ہیں: یہ مجہول ہے' اُنہوں نے محمد بن صالح بلخی کے حالات میں اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۶ - احمد بن حرب بن محمد بن علی بن حیان بن مازن بن غضوبہ ابو بکر طائی:

یہ علی بن حرب اور معاویہ بن حرب کا بھائی ہے۔ اس نے عبداللہ بن ادریس اودی' ابی معاویہ ضریر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے امام نسائی' عباس بن یوسف شکلی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابو زکریا یزید بن محمد ازدی نے ''تاریخ الموصل'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ موصل سے نکل کر ثغر اذنہ کی طرف گیا تھا تاکہ جہاد میں حصہ لے پھر اس نے وہیں سکونت اختیار کر لی' وہاں اس نے قرآن کے الفاظ کے مسئلے کے بارے میں کلام کیا تو اس وجہ سے علی بن حرب نے اس سے لاتعلقی اختیار کی اور اس سے خط و کتابت بند کر دی۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ میرے نزدیک اس کے بھائی علی سے زیادہ محبوب ہے۔ ابن ابو حاتم کہتے ہیں: میں نے اس کا زمانہ پایا ہے لیکن میں نے اس سے روایات نوٹ نہیں کیں' یہ صدوق تھا۔ اس کا انتقال اذنہ میں 263 ہجری میں ہوا۔

۷۷ - احمد بن جناب ابو عمرو قرطبی:

ابن حزم کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ غفلت کا شکار تھا۔

۷۸ - احمد بن حسن بن سعید انباری:

ابن نجار نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔

۷۹ - احمد بن جمہور ابوبکر قرقسانی:

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے:

اهدی للنبی صلی اللّٰہ علیه وسلم سفرجل فاعطی اصحابه واحدة واحدة۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفرجل تحفہ کے طور پر دی گئی تو وہ آپ نے اپنے اصحاب کو ایک ایک کر کے عطا کی''۔

ابوالقاسم زکریا بن یحییٰ بن یعقوب مقدسی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ روایت امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ جھوٹی ہے۔ امام ذہبی نے یعیش بن ہشام کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے: یعیش سے اس روایت کو نقل کرنے والا شخص مجہول ہے۔ انہوں نے اس کا نام ذکر نہیں کیا۔

۸۰ - احمد بن حسین بن حسن کوفی ابوطیب:

یہ شاعر ہے اور متنبی کے نام سے معروف ہے۔ ابوالقاسم بن طحان نے ابن یونس کی کتاب ''تاریخ الغرباء'' کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس میں تشیع پایا جاتا تھا' انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ایک قول کے مطابق یہ شخص بے دین تھا۔

۸۱ - احمد بن حسین بن محمد بن ابراہیم ابوطالب خباز:

ابن نجار کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا۔

۸۲ - احمد بن حسین ابومجالد ضریر:

خطیب کہتے ہیں: یہ معتزلہ فرقے کے داعیوں میں سے ایک تھا۔

۸۳ - احمد بن خالد بن عمرو بن خالد حمصی:

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' ان دونوں کی نقل کردہ روایات سنن دارقطنی میں منقول ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: میں ان دونوں کی حالت سے واقف نہیں ہوں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام دارقطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن عدی اور ابوحسن دارقطنی کے والد عمر بن احمد بن مہدی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' ان کے علاوہ ابوعمرو بن سماک اور دیگر حضرات نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۴ - احمد بن حماد بن سلمہ:

آخری عمر میں یہ تغیر کا شکار ہو گیا تھا۔

۸۵ - احمد بن خشنام بن عبدالواحد:

اس نے بکر بن بکار اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالشیخ نے ''طبقات الاصبہانیین'' میں یہ بات بیان کی ہے: ہمارے

اصحاب نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس میں غفلت پائی جاتی تھی' اس کی تحریر میں سے اس کے سامنے حدیث پڑھی جاتی تھی' لیکن یہ اُس سے واقف نہیں ہوتا تھا۔ اس کا انتقال 284 ہجری میں ہوا۔

۸۶ - احمد بن خلف بغدادی:

اس نے ہشیم سے جبکہ اس سے محمد بن ایوب رازی نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ ایک بزرگ ہے لیکن ہمارے نزدیک مشہور نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستقیم نہیں ہے۔

۸۷ - احمد بن رزقویہ وراق ابوالعباس:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

احبوا الله لما يغذوكم من نعمه.

''اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کیونکہ اُس نے تمہیں اپنی نعمتیں عطا کی ہیں''۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: احمد بن رزقویہ نامی راوی ہمارے نزدیک غیر معروف ہے اور زارع نامی راوی کے بیان کے ذریعے حجت قائم نہیں ہوتی۔

۸۸ - احمد بن سلطان بن احمد ابوالعباس خیاط:

ابن نجار نے اس سے احادیث نوٹ کی ہیں اور یہ کہا ہے: اس کی سیرت قابلِ تعریف نہیں تھی۔

۸۹ - احمد بن سعید بن عمر ثقفی مطوعی:

ابن عیینہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ حمزہ سہمی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ مجہول ہے۔

۹۰ - احمد بن سعید بن عبداللہ بن کثیر حمصی:

ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۹۱ - احمد بن مطیب سرخسی:

یہ خلیفہ معتضد کا اتالیق ہے۔ ابوبکر محمد بن ازہر اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ فلسفیوں کے سے نظریات رکھتا تھا اور نشے کے عالم میں قتل ہوا۔

۹۲ - احمد بن عامر طائی:

اس نے امام علی رضا رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک موضوع نسخہ نقل کیا ہے' جسے اس کے بیٹے عبداللہ نے اس سے نقل کیا ہے۔ امام ذہبی ''المیزان'' میں اس کے بیٹے عبداللہ کے حالات میں یہ بات بیان کرتے ہیں: یہ نسخہ یا تو اس کا ایجاد کردہ ہے یا اس کے باپ (یعنی احمد بن عامر طائی) کا ایجاد کردہ ہے۔

۹۳ - احمد بن عباس بن محمد بن عبداللہ ابویعقوب اسدی صیرفی:

یہ ابن طیالسی کے نام سے معروف ہے۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے۔

۹۴ - احمد بن عبداللہ بن زیاد دیباجی:

اس نے ایوب بن سلیمان حبلی سے جبکہ اس سے علی بن احمد بن مروان نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: کسی بھی حالت میں اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۹۵ - احمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ابوالسفر ابوعبیدہ ہمدانی کوفی:

ابوالسفر کا نام سعید بن محمد ہے' اس نے ابن نمیر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور ابوحاتم نے روایات نقل کی ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کا انتقال 250 ہجری کے آس پاس ہوا تھا۔ مطین کہتے ہیں: اس کا انتقال 258 ہجری میں ہوا تھا۔

۹۶ - احمد بن عبداللہ بن یونس یربوعی:

اس نے سفیان ثوری' لیث بن سعد' امام مالک اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے دونوں شیوخ (یعنی امام بخاری اور امام مسلم) امام ابوداؤد نے روایات نقل کی ہیں' جبکہ باقی حضرات نے (یعنی صحاح ستہ کے باقی مؤلفین) نے ایک واسطے سے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحفص بن شاہین نے کتاب ''الثقات'' میں عثمان بن ابوشیبہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی ثقہ ہے لیکن حجت نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) یربوعی' عثمان بن ابوشیبہ سے زیادہ ثقہ ہے' اس کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے یہ کہا ہے: یہ شیخ الاسلام ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ثقہ اور متقن ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابن سعد اور عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' صدوق ہے اور سنت کا عالم ہے۔ خلیلی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور اس پر اتفاق پایا جاتا ہے۔ ابن قانع کہتے ہیں: یہ ثقہ اور مامون ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے' اس کا انتقال 227 ہجری میں ہوا۔

۹۷ - احمد بن عبداللہ بن سعید بن کثیر حمصی:

عبدالحق نے اپنی کتاب ''الاحکام'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ مجہول ہے۔

۹۸ - احمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن شمر بہونی:

سمعانی نے اس سے روایات نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: آخری عمر میں یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا' یہ بات ابن نقطہ نے ذکر کی ہے۔

۹۹ - احمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ ابونصر بغدادی:

اس نے قاسم بن اسماعیل محاملی سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے حسین بن علی بردعی نے روایت نقل کی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ فن کے ماہرین میں سے نہیں ہے اور نہ ہی اس کے پاس ایسے اصول ہیں جن پر اعتماد کیا جا سکے' یہ بات ابن نجار نے نقل کی ہے۔

۱۰۰ - احمد بن عبداللہ بن علی بن ابوالمضاء (س):

یہ مصیصہ کا قاضی تھا۔ ''النبل'' کے مصنف نے یہ بات نقل کی ہے: امام نسائی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ حافظ ابوالحجاج مزی کہتے ہیں: میں اس کی نقل کردہ روایت سے واقف نہیں ہوں۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ معروف نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) ''النبل'' کے مصنف نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس کا انتقال 248 ہجری میں سر من رائے میں ہوا۔

۱۰۱ - احمد بن عبدالملک بن واقد اسدی (خ س ق):

اس کی اُن کے ساتھ نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے' اس کا دوسرا اسم منسوب حرانی ہے' اس کی کنیت ابو یحییٰ ہے اور ایک قول کے مطابق ابوسعید ہے' تاہم اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی جاتی ہے۔ اس نے ابوالملیح رقی' حماد بن زید اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری' امام احمد' ابوزرعہ' ابوحاتم اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوعروبہ حرانی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ میمونی کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ہمارے ہاں ہوتا تھا' میں نے اسے سمجھدار پایا ہے اور میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' اس کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ یہ اپنی حدیث کا حافظ تھا اور میں نے صرف بھلائی دیکھی ہے' یہ سنت کا عالم تھا۔ تو میمونی کہتے ہیں: میں نے کہا کہ اہلِ حران تو اس کی بُرائی بیان کرتے ہیں' تو امام احمد نے فرمایا: اہلِ حران کو کم ہی کسی شخص سے راضی ہوتے ہیں' یہ اپنے کسی مالی نقصان کی وجہ سے حکمران کے پاس آتا جاتا رہا۔ میمونی بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل کے نزدیک اس کا معاملہ عمدہ تھا اور اُنہوں نے اس کے بارے میں اچھائی کی گفتگو کی ہے۔ امام ابوحاتم' یعقوب بن شیبہ اور ابن حبان نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال 221 ہجری میں ہوا۔

۱۰۲ - احمد بن عبداللہ بن یوسف عرعری (ق):

اس نے یزید بن ابوحکیم عدنی سے جبکہ اس سے امام ابن ماجہ نے روایت نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ معروف نہیں ہے۔ ہمارے ساتھی حافظ محمد بن علی بن ایبک سروجی نے ''الثقات'' میں اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۳ - احمد بن عبداللہ:

اس نے حسن بن علی عسکری سے حدیث مسلسل نقل کی ہے جو انتہائی طویل ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نام پر یہ گواہی دیتا ہوں۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا۔

۱۰۴ - احمد بن عبدالرحمٰن طرائفی:

اس کی کنیت ابوالحسین ہے۔ اس نے تمام ابن ابونصر اور دیگر حضرات سے بہت زیادہ سماع کیا ہے۔ عبدالعزیز کتانی نے ''الوفیات'' پر لکھی گئی اپنی زیادات میں یہ بات بیان کی ہے: یہ اپنے اصول سے حدیث نقل نہیں کرتا تھا اور اس نے تھوڑی سی وہ روایات نقل کی ہیں جو دوسرے لوگوں کے ہمراہ اس تک پہنچی تھیں' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ غفلت کا شکار شخص تھا' اس کا انتقال رجب کے مہینے

میں 457 ہجری میں ہوا۔

۱۰۵ - احمد بن عبدالرحمٰن مخزومی (ق):

اس نے احمد بن محمد ازرقی کے حوالے سے اور سفیان ثوری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں حالانکہ اس نے اُن کا زمانہ نہیں پایا۔ امام ابن ماجہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر بھی ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے ''الثقات'' میں یہ بات ذکر کی ہے: احمد بن عبدالرحمٰن قرشی مقری کوفی نے ابونعیم سے روایات نقل کی ہیں' ہمارے اصحاب نے اس سے احادیث نوٹ کی ہیں' تو اس بات کا احتمال موجود ہے کہ یہ راوی مذکورہ طبقے میں شامل ہو اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ اس نے کوفہ میں رہائش اختیار کی ہو۔

۱۰۶ - احمد بن عبدالباقی بن احمد بن بشر عطار:

اس نے ابن غیلان سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن سمعانی کہتے ہیں: میں نے ابومعمر انصاری سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ مرتے دم تک شراب نوشی کرتا رہا تھا۔

۱۰۷ - احمد بن عبدالباقی ابوبکر بن بطی:

اس نے یحییٰ بن مندہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن نجار کہتے ہیں: میں نے بندنیجی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ایک بوڑھا تھا' جو دنیا اکٹھی کرنے کا حریص تھا اور اپنے نفس پر ڈھیروں خرچ کرنے والا تھا۔ حالت اور طریقے کے اعتبار سے بُرا تھا۔

۱۰۸ - احمد بن عبدالرحیم ابوزید:

اس نے محمد بن مصعب قرقسانی سے روایت نقل کی ہے' اس کی نقل کردہ حدیث سنن دارقطنی میں ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۹ - احمد بن عبدالعزیز بن احمد ابوبکر اطروش مقری:

یہ قدوری کے نام سے معروف ہے۔ ابوالفضل بن خیرون نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: قرأت میں یہ اختلاط کا شکار ہوا تھا اور اس میں بہت زیادہ تساہل پایا جاتا ہے۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ اہلِ سنت میں سے تھا۔

۱۱۰ - احمد بن عبیداللہ بن حسن عنبری:

اس نے یزید بن زریع سے جبکہ اس سے حسن بن علی معمری اور ابراہیم بن حماد نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ روایت سنن دارقطنی میں ہے۔ اس نے اپنے والد کی تحریر میں سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث نقل کی ہے: جس میں یہ بات مذکور ہے کہ جو شخص تاریکی میں قبلہ کے بارے میں اجتہاد کرتے ہوئے غلطی کر جائے (اور نماز ادا کر لے) تو اُس پر نماز کو دہرانا واجب نہیں ہوتا۔

ابن قطان کہتے ہیں: اس روایت کی علت یہ ہے کہ اس میں انقطاع بھی پایا جاتا ہے اور اس میں کچھ راویوں کی حالت مجہول بھی ہے۔ مزید یہ کہ اس میں عبید بن حسن عنبری نامی راوی بھی ہے' اُن کا کلام مزید بھی ہے۔

۱۱۱ - احمد بن عبید اللہ ابوبکر بغدادی:

یہ حامد کا نواسہ ہے۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ معتزلی تھا' اسے دمشق سے نکال دیا گیا تھا۔

۱۱۲ - احمد بن علی بن احمد بن محمد بن حراز:

ابن نجار کہتے ہیں: میں نے اس سے روایات نوٹ کی ہیں' یہ ایک نیک بزرگ تھا' تاہم یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے۔

۱۱۳ - احمد بن علی بن ثابت:

یہ ابن دینار کے نام سے معروف ہے' اس نے ابوالفضل ارموی سے سماع کیا ہے۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ غفلت کا شکار شخص تھا۔ طریقت اور اعتقاد دونوں کے حوالے سے یہ روایت کرنے کا اہل نہیں ہے' اس میں تشیع بھی پایا جاتا تھا۔

۱۱۴ - احمد بن علی بن حسین ابوغالب خیاط:

اس نے ابن نقور سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ناصر کہتے ہیں: یہ راوی ایک ٹکے کا نہیں ہے۔

۱۱۵ - احمد بن علی دباس:

ابن نجار کہتے ہیں: ابن فارس نے یہ بات بیان کی ہے: یہ معتزلہ کے مشائخ میں سے اور اُن کے مسلک کے متکلمین میں سے ایک ہے۔

۱۱۶ - احمد بن علی بن عبداللہ بن سلامہ خباز:

اس کا والد سمین کے نام سے معروف تھا۔ اس نے ابوخطاب بن بطر سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ناصر کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ ابن نجار کہتے ہیں: اس میں غفلت پائی جاتی تھی' اس کا علم تھوڑا تھا۔

۱۱۷ - احمد بن علی بن عبداللہ:

اس نے منوجہر بن محبوبہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ شیعہ ہے۔

۱۱۸ - احمد بن علی بن ہارون بن البن:

ابن ماکولا نے اس سے روایت نقل کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: اس میں تشیع پایا جاتا ہے۔

۱۱۹ - احمد بن علی بن عیسیٰ بن ہبۃ اللہ ہاشمی مقری (ط):

اس نے ابوغالب بن البناء سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ قابلِ تعریف لوگوں میں سے نہیں تھا۔

۱۲۰ - احمد بن علی بن اسلم:

ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۱۲۱ - احمد بن ابی عمران:

ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) "میزان الاعتدال" میں احمد بن ابوعمران کا ذکر ہوا ہے اور شاید یہ اُس کے علاوہ کوئی اور شخص ہے۔

۱۲۲ - احمد بن عیسیٰ:

۱۲۳ - احمد بن علی بن مسعود بن مقری حاجب:

ابن نجار کہتے ہیں: اس نے ہمارے ساتھ حدیث کا سماع کیا تھا' لیکن اس کا طریقہ قابلِ تعریف نہیں تھا اور نہ ہی افعال اچھے تھے۔

۱۲۴ - احمد بن علی بغدادی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُم معبد کے بارے میں طویل حدیث نقل کی ہے' یہ حدیث اس سے حافظ علی بن محمد بن جعفر طبری نے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: امام احمد بن حنبل نے اسی طرح ہمیں حدیث بیان کی تھی' مجھے نہیں معلوم کہ اسے اس حدیث میں وہم ہوا ہے' یا پھر اس نے اپنی خواہش سے مجبور ہو کر اس حدیث کو ایجاد کیا ہے۔ یہ پوری روایت ابونعیم نے "تاریخ اصبہان" میں نقل کی ہے۔

۱۲۵ - احمد بن عمر بن محمد بن احمد بن عبدالرحمٰن بن عباد ابوالفضل ابیوردی قاضی:

اس نے عمر بن احمد بن شاہین سے حدیث روایت کی ہے جبکہ اس سے ابواسماعیل عبداللہ انصاری ہروی نے روایت نقل کی ہے۔ عبدالغافر فارسی نے اس کا تذکرہ "السیاق" میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس نے بغداد میں جراحی اور ابن ماسی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے وہاں فقہ کا علم بھی حاصل کیا' اس نے نیشاپور میں سماع کیا اور یہ وہاں کے حکمران کے پاس گیا' اس نے اُس کے لئے املاء کی مجلس ترتیب دی تو لوگوں نے اس سے روایات نوٹ کیں اور جن لوگوں نے اس سے روایات نوٹ کیں' اُن میں مؤید حسکانی اور اُن کے طبقے کے افراد شامل ہیں۔ پھر ایک قول کے مطابق اس راوی نے یہ سب کچھ چھوڑ دیا اور شراب نوشی میں مشغول ہو گیا' اس کی اپنی ظاہری وضع قطع تبدیل کر لی اور اس کے معاملے کے اختتام کے بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 431 ہجری میں رمضان کے مہینے میں ہوا تھا۔

۱۲۶ - احمد بن عمر بن ابوحماد:

ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۱۲۷ - احمد بن فضالہ ابومنذر نسائی (س):

اس نے امام عبدالرزاق' ابورزاق' ابوعاصم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام نسائی اور ہبیرہ بن حسن بغوی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابومحمد بن حزم ظاہری نے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح مسلمہ بن قاسم نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں

ہے البتہ حدیث میں یہ غلطی کرتا ہے۔

۱۲۸ - احمد بن فضل ابوجعفر عسقلانی:

یہ صائغ کے نام سے معروف ہے۔ اس نے بشر بن بکر رواد بن جراح اور یحییٰ بن حسان سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: ہم نے اس سے روایات نوٹ کی ہیں۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۱۲۹ - احمد بن قاسم بن ابوکعب:

اس سے ہارون بن موسیٰ عکبری نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک تھا۔

۱۳۰ - احمد بن مبارک بن احمد بن محمد بن بکر:

ابن نجار کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے یہ تنگ دست تھا بُرے اخلاق کا مالک تھا اور کوئی بات سمجھتا نہیں تھا۔

۱۳۱ - احمد بن محسن بن محمد بن علی بن عباس بن احمد عطار:

اس نے ابوعلی بن شاذان سے سماع کیا ہے۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ حقوق کو باطل قرار دینے اور باطل کو درست قرار دینے کا کام کرتا تھا اور اس بارے میں اس کے حوالے سے بہت سی حکایات منقول ہیں۔

۱۳۲ - احمد بن محمد بن ابراہیم بن علی ابوطاہر خوارزمی:

۱۳۳ - احمد بن محمد بن ابراہیم مصری:

ابن نجار کی تاریخ میں ان دونوں کے بارے میں جو کلام کیا گیا ہے اس کی طرف رجوع کیا جائے۔

۱۳۴ - احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن سلال وراق الناسخ:

ابن عساکر نے اس سے روایت نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ مدبر غلام تھا اور نمازیں کم ادا کرتا تھا یہ ایک بُرا شیخ تھا۔

۱۳۵ - احمد بن محمد بن احمد بن عبدالعزیز ہاشمی برمکی خطیب:

ابن نجار کہتے ہیں: اس نے حدیث کا سماع کیا تھا البتہ اس کا طریقہ قابلِ تعریف نہیں ہے۔

۱۳۶ - احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن حسکان الحذاء ابونصر حنفی:

اس نے اصم اور اس کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے پوتے ابوالقاسم حاکم حسکانی نے روایات نقل کی ہیں۔ شیخ ابوصالح مؤذن بیان کرتے ہیں: میں نے اسے سماع کیا ہے یہ حدیث میں غلطی کرتا تھا اور ایسی روایات نقل کرتا تھا جس کی متابعت نہیں کی گئی۔ یہ بات عبدالغافر نے "السیاق" میں بیان کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: اس کا انتقال ربیع الثانی کے مہینے میں 423 ہجری میں ہوا۔

۱۳۷ - احمد بن محمد بن احمد بن علی بن حبی:

اس نے ابن طیوری سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ناصر کہتے ہیں: یہ رافضی تھا اور بُرے مذہب کا مالک ہے۔ ابن نجار کہتے ہیں:

اس کو معرفت حاصل نہیں تھی۔

۱۳۸ - احمد بن محمد بن حسن معضوب:

ابن نجار کہتے ہیں: اس نے ابوبکر بن ابوداؤد سجستانی سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔

۱۳۹ - احمد بن محمد بن حسین بزوری:

ابن نجار کی تاریخ میں اس کے بارے میں کلام کی طرف مراجعت کی جاسکتی ہے۔

۱۴۰ - احمد بن محمد بن اسماعیل بن فرج:

ابوعمر بن عبدالبر کتاب ''التمہید'' میں یہ بات بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن البتيراء ان يصلى الرجل ركعة واحدة يوتر بها.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتیراء سے اور آدمی کے ایک رکعت وتر ادا کرنے سے منع کیا ہے''۔

ابن قطان کہتے ہیں: یہ حدیث وہ شاذ حدیث ہے جو اُن لوگوں کی روایت کو عروج نہیں دیتی جن کی عدالت معروف نہیں ہے اور یہ راوی دراوردی سے کم درجے کا نہیں ہے کہ اس سے اغماض کیا جائے۔

امام ذہبی نے یہ روایت ''میزان الاعتدال'' میں عثمان بن محمد کے حالات میں نقل کی ہے۔

۱۴۱ - احمد بن محمد بن حسن بن محمد بن ابراہیم فورکی:

یہ قاضی ابوبکر بن فورک کا پوتا ہے۔ اس نے احمد بن حسن حیری سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ناصر کہتے ہیں: یہ بدعتی تھا اور اپنی بدعت کی طرف دعوت بھی دیتا تھا۔ ابن خیرون کہتے ہیں: اس کا سماع صحیح ہے۔

۱۴۲ - احمد بن محمد بن سلامہ ستیتی:

اس کی نسبت ستیتہ کی طرف ہے جو یزید بن معاویہ کی کنیز تھی۔ اس نے خیثمہ طرابلسی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالعزیز کتانی نے اس سے سماع کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: اس پر تشیع کا الزام عائد کیا گیا ہے اور اس نے ہمارے سامنے یہ حلف اُٹھایا تھا کہ یہ اس سے لاتعلق ہے۔ یہ یزید کا غلام تھا تو یہ شیعہ کیسے ہوسکتا ہے۔ اس کا انتقال صفر کے مہینے میں 417 ہجری میں ہوا۔

۱۴۳ - احمد بن محمد موقفی:

عبدالرحمن بردعی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ان دونوں کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ''میزان الاعتدال'' کے مصنف نے بردعی کے حالات میں اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۴۴ - احمد بن محمد بن مغیرہ ابوحمید حمصی عوہی (س):

اس نے شریح بن یزید حمصی اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے امام نسائی اور ابن ابوحاتم نے روایات نقل کی ہیں' ان دونوں نے

اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ سمعانی نے ''الانساب'' میں ابن ابوحاتم کا یہ قول نقل کیا ہے: میرے والد نے ؑوہی کو منکر قرار دیا ہے' لیکن جب اُس نے کتاب ''السیر'' پڑھی تو میرے والد نے اُس میں اس کی رائے پڑھی تو اُنہوں نے کہا: یہ تمہارا ساتھی ہے۔

۱۴۵ - احمد بن محمد بن یسع ابوالحسن بندار:

ابوالقاسم بن طحان نے ''تاریخ الغرباء'' جو ابن یونس کی تصنیف ہے' اُس کے ذیل میں یہ بات بیان کی ہے: اس میں کچھ کمزور ہونا پایا جاتا ہے۔ محدثین نے اس کے حوالے سے احادیث ہمیں بیان کی ہیں۔ اس کا انتقال مصر میں 346 ہجری میں ہوا۔

۱۴۶ - احمد بن محمد اصفر:

اس نے اہلِ کوفہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے ''المؤتلف والمختلف'' میں یہ بات نقل کی ہے: دوسرے لوگ اس سے زیادہ ثبت ہیں۔

۱۴۷ - احمد بن محمد بن ستیتہ بزار:

ابن نجار کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۱۴۸ - احمد بن محمد بن عباس بن نجیح:

ابن نجار کہتے ہیں: طلحہ بن محمد شاہد نے یہ بات بیان کی ہے: یہ معتزلہ کا سردار تھا' اس کا انتقال 361 ہجری میں ہوا۔

۱۴۹ - احمد بن محمد بن عبیداللہ بن حسن بن عباس جوہری:

اس نے اپنے دادا عبیداللہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا۔

۱۵۰ - احمد بن محمد بن عمران ابو یعقوب:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الصلاۃ فی مسجدی ھذا تعدل الف صلاۃ فیما سواہ من المساجد الا المسجد الحرام .

''میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے کے برابر ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت اس راوی سے اسحاق بن ایوب واسطی نے نقل کی ہے۔

امام دارقطنی ''غرائب مالک'' میں یہ کہتے ہیں: یہ اس سند کے ساتھ ثابت نہیں ہے اور احمد بن محمد نامی راوی مجہول ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ احمد بن محمد بن عمران بن جندی کے علاوہ ایک اور شخص ہے' کیونکہ وہ اس سے بعد کے زمانے کا ہے اور وہ امام دارقطنی کے بعد زندہ رہا تھا' اس کی کنیت ابوالحسن ہے۔

۱۵۱ - احمد بن محمد سماعی:

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ

مرفوع حدیث نقل کی ہے:

خلق الله الایمان فحفه بالحیاء وخلق البخل فحفه بالکفر.

''اللہ تعالیٰ نے ایمان کو پیدا کیا تو اُسے حیاء کے ذریعے ڈھانپ دیا' پھر اُس نے بخل کو پیدا کیا تو اُسے کفر کے ذریعے ڈھانپ دیا''۔

اس روایت کو ابوطالب احمد بن نصر نے موسیٰ بن عیسیٰ بن یزید بن حمید کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے۔ امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں یہ بات نقل کی ہے: یہ حدیث منکر اور جھوٹی ہے اور امام مالک سے یا ابن قرہ سے مستند طور پر منقول نہیں ہے۔ سماعی (نامی یہ راوی) اور عمران بن زیاد یہ دونوں مجہول ہیں۔ احمد بن نصر نے اس سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

للمؤمن اربعة اعداء الحدیث.

''مؤمن کے چار دشمن ہیں'' الحدیث۔

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ روایت بھی جھوٹی ہے۔

۱۵۲ - احمد بن نفیل سکونی کوفی:

اس نے جعفر بن عتاب سے روایت نقل کی ہے۔ ''العلل'' کے مصنف نے یہ بات نقل کی ہے: امام نسائی نے اس سے روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ذہبی نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور یہ فرمایا ہے: اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۵۳ - احمد بن یحییٰ بن وزیر بن سلیمان ابوعبداللہ تجیبی مصری (س):

اس نے امام شافعی' ابن وہب' شعیب بن لیث اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام نسائی اور امام ابوداؤد کے صاحبزادے نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عساکر کے اطراف میں یہ بات مذکور ہے کہ امام ابوداؤد نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ مسلمہ بن قاسم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ حدیث اور تاریخی روایات کا بڑا عالم تھا' اس سے منکر روایات بھی منقول ہیں۔ ابن خلفون نے بھی اسی طرح کہا ہے کہ لوگوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس سے منکر روایات بھی منقول ہیں۔

۱۵۴ - احمد بن یحییٰ بن زکیر بن عصار ابوالعباس بزار:

اس کا اسم منسوب مصری ہے۔ اس نے عبدالرحمٰن بن خالد بن نجیح اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں' اس سے حدیث روایت کرنے والے آخری شخص ابوالحسین بن مظفر ہیں۔ امام دارقطنی نے ''المؤتلف والمختلف'' میں یہ بات بیان کی ہے: حدیث میں یہ پسندیدہ نہیں ہے۔ اُنہوں نے ''غرائب مالک'' میں اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

لو ان رجلا صام نهاره وقام لیله جره الله علی نیته اما الی الجنة واما الی النار.

''اگر کوئی شخص دن کو روزہ رکھے اور رات کو نفل پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس کی نیت کے مطابق لے کر جائے گا' جو یا تو جنت کی طرف ہوگا یا جہنم کی طرف ہوگا''۔

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ حدیث ثابت نہیں ہے' محمد بن کامل اور ابن زکیر یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

۱۵۵ - احمد بن یحییٰ بن مہران قیروانی دارمی:

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لعنت القدرية والمرجئة على لسان اثنين وسبعين نبيا الحديث.

''بہتر انبیاء کی زبانی قدریہ اور مرجئہ فرقوں کے لوگوں پر لعنت کی گئی ہے''۔

یہ حدیث اس سے یحییٰ بن محمد بن خشیش نے روایت کی ہے۔ امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ مغربی سند ہے اور اس کے رجال مجہول ہیں اور یہ روایت مستند نہیں ہے۔ امام ذہبی نے یہ متن یحییٰ بن محمد بن خشیش کے حالات میں ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: میرا یہ خیال ہے کہ یہ مغربی (یعنی مراکشی) ہے اور منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ متن اس سند کے ساتھ منکر ہے' یہ محمد بن فضل بن عطیہ کی نقل کردہ حدیث ہے جو کذاب راویوں میں سے ایک تھا۔ اُس نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ روایت امام طبرانی نے اپنی ''معجم الاوسط'' میں نقل کی ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث منقول ہیں اور یہ کسی بھی سند کے ساتھ مستند نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۵۶ - احمد بن یعقوب ترمذی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ ابوعبدالرحمٰن سلمی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انه قرا على على وعثمان وانهما قرء ا على رسول الله صلى الله عليه وسلم.

''اُنہوں نے حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے سامنے قرأت کی اور ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرأت کی''۔

امام دارقطنی نے کتاب ''العلل'' میں یہ بات بیان کی ہے: میں اس راوی سے صرف اسی روایت کے حوالے سے واقف ہوں اور یہ اس بات کے مشابہ ہے کہ یہ ضعیف ہو' اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ روایت صحیح اور محفوظ ہے' البتہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

۱۵۷ - احمد بن یزید بن روح داری فلسطینی (ق):

یہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے' اس کے حوالے سے امام ابن ماجہ نے ایک حدیث نقل کی ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جو اللہ کی راہ میں گھوڑا دینے والے کی فضیلت کے بارے میں ہے۔ یہ روایت ابوعمیر عیسیٰ بن محمد بن نحاس رملی نے اس سے نقل کی ہے اور وہ اس روایت کو اس سے نقل کرنے میں منفرد ہے۔ ہمارے ساتھی محمد بن ایبک سروجی نے اس کا ذکر کیا ہے اور اُنہوں نے ایسے کسی شخص کا ذکر نہیں کیا جس نے اسے ثقہ قرار دیا ہو اور مجھے نہیں معلوم

کہ اُنہوں نے اس کا ذکر کیوں کیا ہے۔

۱۵۸ - احمد بن یعقوب:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے جو نثرِ عرس کے بارے میں ہے۔ یہ روایت ابوسعید بن صالح بن زیاد سنوسی نے اس سے نقل کی ہے۔ خطیب بغدادی نے امام مالک سے روایات نقل کرنے والوں کے اسماء میں یہ بات نقل کی ہے کہ یہ روایت امام مالک سے ثابت نہیں ہے اور خالد بن سعید انصاری اور احمد بن یعقوب یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

۱۵۹ - اخشن سدوسی:

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ''الحافل'' کے مصنف نے اس کا ذکر کیا ہے اور موصلی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں: یہ راوی قائم نہیں ہے' اُنہوں نے اس کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

والذی نفسی بیدہ لا یدخل الجنة منکم الا رحم قالوا یا رسول اللّٰہ کلنا نرحم قال اما واللّٰہ ما ھی رحمة احدکم خاصة حتی یرحم الناس۔

''اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! تم میں سے وہی شخص ہی جنت میں داخل ہوگا جو رحم کرے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سب رحم کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ کسی ایک مخصوص شخص پر کی جانے والی رحمت مراد نہیں ہے بلکہ جب تک وہ سب لوگوں پر رحم نہیں کرے گا (اُس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا)۔

اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ عبدالمؤمن نامی راوی کی ذمہ داری سے موصلی نے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) اخشن کا ذکر ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۱۶۰ - ادریس بن یونس بن یناق ابوحمزہ فراء حرانی:

اس نے محمد بن سعید بن جدار' مؤمل بن صیقل حرانی اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے ابوطالب احمد بن نصر نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت معروف نہیں ہے' اس کی نقل کردہ حدیث سنن دارقطنی میں ہے۔

۱۶۱ - آدم بن فاید:

اس نے عمرو بن شعیب سے جبکہ اس سے عیسیٰ بن ماہان ابوجعفر رازی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔

۱۶۲ - ازرق بن علی بن مسلم ابوالجہم حنفی کوفی:

اس نے حسان بن ابراہیم کرمانی اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے امام ابوداؤد نے کتاب ''الناسخ والمنسوخ'' جبکہ امام ابویعلیٰ

موصلی اور دیگر حضرات نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کتاب ''الثقات'' میں بیان کرتے ہیں: یہ غریب روایات نقل کرتا ہے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس سے استدلال کیا ہے۔

۱۶۳ - ازداد بن فساءہ:

ایک قول کے مطابق اس کا نام یزداد اور اسم منسوب فارسی یمانی ہے۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرسل روایت نقل کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

اذا بال احدکم فلینتر ذکرہ ثلاثا .

''جب کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو تین مرتبہ جھاڑ لے''۔

یہ روایت اس سے اس کے بیٹے عیسیٰ نے نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: عیسیٰ اور اُس کے باپ دونوں کی شناخت نہیں ہوسکی۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں اور یہ روایت مستند طور پر ثابت نہیں ہے' اسی طرح امام بخاری نے کہا ہے کہ یہ مستند نہیں ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ دونوں راوی معروف نہیں ہیں اور ان دونوں کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت معلوم نہیں ہے۔ میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے' کیونکہ بعض حضرات نے ازداد نامی شخص کا ذکر صحابہ میں کیا ہے' تو اس شخص کا صحابی ہونا مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔ ابوحاتم رازی کہتے ہیں: اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے۔ ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں عیسیٰ بن یزداد کے حالات میں اسی طرح نقل کیا ہے اور ابن ابوحاتم کی کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے اُس میں یہ بات موجود ہے کہ اس کے والد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ لیکن جب ابن حبان نے اس کا تذکرہ صحابہ کرام کے طبقے میں کیا اور یہ کہا: ایک قول کے مطابق اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے تو اب میں زمعہ بن صالح کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کروں گا۔ پھر امام ابوحاتم نے اس کی نقل کردہ حدیث کا ذکر مرسل روایات میں کیا ہے اور اس راوی کی نقل کردہ حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں اور امام ابن ماجہ نے (اپنی سنن میں) نقل کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۶۴ - اسامہ بن حیان حکمی:

اس نے زہری سے جبکہ اس سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے روایات نقل کی ہیں' جو شرحبیل کا نواسہ ہے۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس کی نقل کردہ حدیث سچی ہونے پر دلالت کرتی ہے اور مجھے سلیمان بن شرحبیل کے علاوہ اور ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہو اور سلیمان نامی راوی کے بارے میں ابوحاتم نے یہ کہا ہے: یہ ضعیف اور مجہول راویوں کے حوالے سے لوگوں کو سب سے زیادہ سیراب کرنے والا شخص ہے۔

۱۶۵ - اسامہ بن خریم:

یہ شامی ہے' یہ بات ابوحاتم نے بیان کی ہے۔ عجلی کہتے ہیں: یہ بصری ہے۔ اس نے مرہ بہزی سے جبکہ اس سے صرف عبداللہ بن شقیق عقیلی نے روایت نقل کی ہے' یہ بات ابوحاتم رازی نے بیان کی ہے۔ عجلی اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں اسکے حوالے سے روایت نقل کی ہیں جس میں اس کے ساتھ بہزی بن حارث کا ذکر ہے۔

ابن عبدالبر نے اپنی کتاب ''الاستیعاب'' میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کا صحابی ہونا مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر تابعین میں بھی کیا ہے۔ عجلی کہتے ہیں: یہ بصری ہے اور تابعی ہے اور ثقہ ہے۔ جہاں تک صحابہ میں اس کا ذکر کا تعلق ہے تو یہ صریح غلطی ہے اور اس بارے میں غلطی کا سبب یہ ہے کہ بعض متقدمین نے جب اس کے حالات نقل کیے تو یہ بات بیان کی کہ اس نے مرہ بہزی سے روایت نقل کی ہے اور اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے تو اُن کی مراد یہ تھی کہ مرہ کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے تو بعض لوگ یہ سمجھے کہ جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے وہ یہ شخص ہے۔ جس کے حالات یہاں ذکر ہو رہے ہیں تو اس وجہ سے اس کے بارے میں بہت غلطی واقع ہوگئی۔

۱۶۶ - اسامہ بن سلمان نخعی:

یہ شامی ہے اس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے ''الضعفاء'' کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: عمر بن نعیم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: عمر بن نعیم نے اس سے روایت نقل کی ہے جو مکحول سے منقول ہے۔ بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ یہ مکحول کے حوالے سے اسامہ بن سلمان کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جبکہ بعض حضرات نے یہ کہا ہے: یہ عمر بن نعیم کے حوالے سے اسامہ بن سلمان سے منقول ہے۔

۱۶۷ - اسحاق بن ابراہیم بن خالد بن محمد مؤذن طلقی جرجانی استراباذی:

اس کی کنیت ابوبکر ہے۔ اس نے عفان بن سیار جرجانی' محمد بن خالد حنظلی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے علی بن حسن بن مسلم اصبہانی' ابونعیم عبدالملک بن محمد استراباذی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ حمزہ سہمی نے ''تاریخ استراباذ'' کے زیادات میں اس کا ذکر کیا ہے کہ اس نے احمد بن ہارون استراباذی سے روایات نقل کی ہیں۔ اُنہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے: عمار بن رجاء نے ہم سے کہا کہ تم اس کے حوالے سے روایات نہ کرو کیونکہ یہ ایمان کے کم ہونے کا قائل نہیں ہے۔ حمزہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ یہ اہلِ رائے سے تعلق رکھتا تھا' البتہ حدیث میں ثقہ ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث سنن دارقطنی میں ہے۔

۱۶۸ - اسحاق بن ابراہیم طبری:

اس نے امام مالک کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء ہ رجل فقال يا رسول الله ان الدنيا ادبرت عني وتولت فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فاين من صلوة الملائكة وتسبيح الخلائق وبه يرزقون الحديث۔

''ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' اسی دوران ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! دنیا میری طرف پیٹھ پھیر چکی ہے اور منہ پھیر چکی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تم فرشتوں کی نماز اور مخلوق کی تسبیح سے کیوں غافل ہو' جس کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے''۔

اس کے بعد پوری حدیث ہے جسے خطیب نے روایت کیا ہے' جو اُن لوگوں کے ناموں پر مشتمل کتاب میں ہے جنہوں نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب نے یہ بھی کہا ہے کہ امام مالک سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔ امام ذہبی نے اسحاق بن ابراہیم نامی اس راوی کا ذکر "الضعفاء" کے ذیل میں کیا ہے اور امام ابوعبداللہ حاکم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں' باوجودیکہ اُنہوں نے اس کا ذکر الضعفاء میں کیا ہے اور اُس کے ذیل میں اسحاق بن ابراہیم طبری کا ذکر ہے' جس نے ابن عیینہ سے روایت نقل کی ہے اور وہ ثقہ نہیں ہے تو اُنہوں نے ان دونوں کے دو الگ سے تراجم تحریر کیے ہیں۔ جہاں تک "میزان الاعتدال" کا تعلق ہے تو اس میں اُنہوں نے اسحاق بن ابراہیم طبری کے نام سے صرف ایک شخص کے حالات نقل کیے ہیں اور یہ بات بیان کی ہے کہ ابن حبان یہ کہتے ہیں: اس نے ابن عیینہ سے روایت نقل کی ہے۔ اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث بھی ذکر کی ہے جو ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے امام مالک کے حوالے سے نقل کی ہے' جس میں یہ مذکور ہے کہ تم فرشتوں کی نماز کیوں نہیں پڑھتے' یہ وہی حدیث ہے' جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ پھر اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک اور حدیث ذکر کی ہے جو امام ابن حبان نے اپنی سند کے ساتھ امام مالک سے نقل کی ہے اور اُنہوں نے امام مالک کے شاگردوں کے حوالے سے اس روایت کے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا۔ تو امام ذہبی نے "میزان الاعتدال" میں جو نقل کیا ہے' اُس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی فرد ہیں کیونکہ ایک ہی حدیث دونوں کے ترجمے میں مذکور ہے' البتہ خطیب کے نزدیک طبری نے امام مالک سے روایت نقل کی ہے اور ابن عدی کے نزدیک اُنہوں نے یہ روایت امام مالک کے شاگردوں سے نقل کی ہے' تو میں نے اس کے حالات اس لیے ذکر کر دیئے ہیں کیونکہ ذہبی نے الضعفاء میں ان دونوں کو ایک ہی فرد قرار دیا ہے اور اُس کے ذیل میں ان دونوں کے الگ سے حالات نقل کیے ہیں۔

۱۶۱ - اسحاق بن ابراہیم بن حاتم انباری:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلاوے کے کھانے سے منع کیا ہے۔ قاضی ابوبکر احمد بن محمود بن زکریا بن حرزاد اہوازی جو ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں' اُنہوں نے یہ روایت اس راوی سے نقل کی ہے اور اس سے ابوالعباس بن عقدہ نے بھی روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے "غرائب مالک" میں یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت جھوٹی ہے اور اسحاق نامی یہ راوی متروک ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اُن کی مراد یہ ہے کہ یہ اس سند کے حوالے سے جھوٹی ہے' ورنہ یہ ایک اور سند کے حوالے سے بھی معروف ہے جسے امام ابوداؤد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اسحاقبن ابراہیم انباری نامی دو آدمی ہیں' اُن میں سے اسحاق بن ابراہیم بن رجاء دوسی انباری ہے' جس نے وہب بن بقیہ واسطی سے روایت نقل کی ہے جبکہ اُس سے امام طبرانی نے روایت نقل کی ہے' مجھے اس کے بارے میں کسی جرح کا علم نہیں ہے' جبکہ دوسرا شخص اسحاق بن ابراہیم نصیب انباری ہے جس نے عبداللہ بن صالح عجلی سے روایت نقل کی ہے جبکہ اُس سے محمد بن جعفر مطیری نے روایت نقل کی ہے۔ میں نے ان دونوں کا تذکرہ امتیاز قائم کرنے کے لیے کیا ہے۔ خطیب بغدادی نے ان تینوں کے حالات تاریخ بغداد میں نقل کیے ہیں۔

۱۷۰ - اسحاق بن ابراہیم نحوی:

اس نے یزید بن ہارون سے روایت نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے ''الضعفاء'' میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہ حدیث ایجاد کرتا تھا' انہوں نے اسحاق بن یعقوب واسطی کے حالات نقل کرنے کے بعد یہ بات ذکر کی ہے اور اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ کذاب ہے۔ ابن عدی نے اسے کمزور قرار دیا ہے' انہوں نے ان دونوں کے دو الگ حالات نقل کیے ہیں اور ''میزان الاعتدال'' میں ان دونوں کے حالات ایک ہی جگہ نقل کر دیئے ہیں اور بظاہر ایسا ہی ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے: اسحاق بن ابراہیم واسطی مؤدب جس نے یزید بن ہارون سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی نے اسے دیکھا ہے اور اسے جھوٹا قرار دیا ہے کیونکہ یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ازدی نے بھی اسے جھوٹا قرار دیا ہے اور انہوں نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ یہ نحوی ہے۔ یہ اسحاق بن ابراہیم بن یعقوب بن عباد عوام ہے۔

۱۷۱ - اسحاق بن ادریس خولانی اہوازی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اعطانی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم بدر اربعة اسهم.

''(حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) غزوۂ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار حصے عطا کیے''۔

امام دارقطنی کتاب ''العلل'' میں کہتے ہیں: یہ راوی ضعیف تھا' انہوں نے یہ بھی کہا ہے: ہشام کے وہ شاگرد جو حافظانِ حدیث ہیں' انہوں نے اس کے حوالے سے یہ روایت ہشام کے حوالے سے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہی روایت مستند ہے۔

۱۷۲ - اسحاق بن اسماعیل جوز جانی:

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

مما یصفی لك ودا حبك السلم ان تكون له فی غیبته افضل مما تكون فی محضره.

''جو چیز تمہاری اپنے مسلمان بھائی سے محبت میں صفائی کا باعث بنتی ہے' اُس میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ تم اُس کی غیر موجودگی میں اُس سے زیادہ بہتر صورتِ حال میں ہو' جو اُس کی موجودگی میں ہوتے ہو''۔

یہ روایت امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اور پھر یہ کہا ہے: یہ جھوٹی ہے۔ امام مالک سے نیچے اس کے جتنے بھی راوی ہیں' تمام ضعیف ہیں۔

۱۷۳ - اسحاق بن اسماعیل طالقانی (د) ابویعقوب:

اس نے جریر بن عبدالحمید' ابن عیینہ اور اُن کے طبقے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابوداؤد' امام ابویعلیٰ موصلی اور دیگر

حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن اسے لوگوں کی طرف سے آزمائش کا سامنا کرنا پڑا' اُن سے دریافت کیا گیا: لوگوں کی طرف سے اسے کس آزمائش کا سامنا کرنا پڑا؟ اُنہوں نے جواب دیا: لوگوں نے اسے جھوٹا قرار دیا حالانکہ یہ سچا ہے۔ امام دارقطنی اور ابن حبان نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس سے استدلال بھی کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ جس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرنے میں منفرد ہے وہ روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

من استطاع منكم ان يكون خبيئة من عمل صالح فليفعل.

''تم میں سے جو شخص اس بات کی استطاعت رکھتا ہو کہ وہ نیک عمل کو پوشیدہ رکھ سکتا ہے' تو اسے ایسا کر لینا چاہیے''۔

یہ روایت امام دارقطنی نے ''العلل'' میں نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ اس کے مرفوع ہونے پر متابعت نہیں کی گئی۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: شعبہ' زہیر' یحییٰ قطان' ہشیم' علی بن مسہر' ابن عیینہ' ابو معاویہ' محمد بن یزید (ان سب راویوں نے) اسماعیل کے حوالے سے قیس کے حوالے سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو موقوف حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہی درست ہے۔

۱۷۴ - اسحاق بن سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس:

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت معروف نہیں ہے۔

۱۷۵ - اسحاق بن شرفی:

بزار نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

صلاة فی مسجدی هذا افضل من الف صلاة مما فی سواه من المساجد الا المسجد الحرام.

''میری اس مسجد مین نماز ادا کرنا اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''۔

وہ کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق اسحاق نامی راوی کے حوالے سے صرف عبدالواحد نے روایت نقل کی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) جی نہیں! بلکہ اس کے حوالے سے سفیان ثوری' مسعر اور ابو عوانہ نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ جیسا کہ ابن ابو حاتم کی کتاب میں تحریر ہے' تاہم اُنہوں نے اس کے والد کا نام شرفا' یعنی الف کے ساتھ تحریر کیا ہے اور یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ یہ اسحاق بن ابو شداد ہے اور ایک قول کے مطابق اسحاق بن عبدالرحمن ہے اور ایک قول کے مطابق اسحاق بن ابو تبانہ ہے۔ امام احمد اور امام ابو زرعہ سے اس کی توثیق نقل کی گئی ہے۔ امام بخاری کی تاریخ میں اس کا نام اسحاق بن شرفی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ لفظ شرفی ہے' یعنی فاء کے ساتھ ہے۔

۱۷۶ - اسحاق بن عبدالصمد بن خالد بن یزید فارسی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے متعدد موضوع احادیث مرفوع روایات کے طور پر نقل کی ہیں، جن میں سے ایک حدیث یہ ہے:

دوموا علی الصلوات الخمس الحدیث۔

''پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرتے رہو''۔

اور اُن میں سے ایک حدیث یہ ہے:

من لم تنهه صلاته وصيامه عن الفحشاء والمنكر لم يزدد من الله الا بعدا الحديث۔

''جس کی نماز اور روزہ اُسے فحش کاموں اور منکر کاموں سے نہیں روکتے تو وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے''۔

یہ روایات اس راوی سے ابوالطیب احمد بن عبیداللہ دارمی نے نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں پہلے والی حدیث نقل کرنے کے بعد یہ کہا ہے: یہ موضوع ہے، اسے اسحاق بن عبدالصمد نے ایجاد کیا ہے اور اس سند کے ساتھ اس نسخہ میں بیس یا اس سے کچھ زیادہ یا کچھ کم روایات منقول ہیں۔ ''میزان الاعتدال'' کے مصنف نے پہلے والی حدیث مروان بن محمد سنجاری کے حالات میں نقل کی ہے اور اس کے حوالے سے اس پر الزام عائد کی ہے۔ امام دارقطنی نے یہ صراحت کی ہے کہ اسحاق نامی راوی نے ان احادیث کو ایجاد کیا ہے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۷۷ - اسحاق بن عیسیٰ قشیری:

یہ داؤد بن ابوہند کا نواسہ ہے، اس کی کنیت اور اسم منسوب ابوہاشم بصری ہے۔ اس نے اعمش اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے قتیبہ، ابوکریب اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے مراسیل میں یہ روایت منقول ہے کہ احمق لوگوں سے دودھ پلوانے سے منع کیا گیا ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: کسی بھی حالت میں اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ البتہ حسن بن صباح نے اس کی سند کے بارے میں یہ کہا ہے: جب اُس نے یہ روایت اس سے نقل کی کہ اسحاق نامی یہ شخص نیک لوگوں میں سے تھا۔ اور اُس نے یہ بھی کہا ہے کہ روایت میں اس کے حق میں ثقہ ہونے کی گواہی نہیں دی گئی۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابوحاتم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ بزرگ ہے۔ ابوبکر خطیب نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۷۸ - اسحاق بن کامل ابویعقوب عثمانی مؤدب مصری:

یہ آلِ عثمان کا غلام ہے۔ اس نے ادریس بن یحییٰ اور عبداللہ بن کلیب سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے احمد بن عبداللہ دارمی، احمد بن داؤد بن عبدالغفار حرانی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام حاکم نے ''مستدرک'' میں اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیه وسلم علم صلاة التسبیح لجعفر بن ابی طالب۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو صلوٰۃ التسبیح کے طریقے کی تعلیم دی تھی''۔

امام حاکم کہتے ہیں: یہ صحیح سند ہے جس پر کوئی غبار نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ یہ تاریک ہے جس میں کوئی نور نہیں ہے۔ احمد بن داؤد نامی راوی کو امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے جھوٹا قرار دیا ہے اور اس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں بھی ہوا ہے اور اسحاق بن کامل کا ذکر ابن یونس نے تاریخ مصر میں کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ اس کی متابعت نہیں کی گئی اور اس کی نقل کردہ احادیث میں منکر روایات پائی جاتی ہیں' اس کا انتقال 265 ہجری میں شعبان کے مہینے میں ہوا۔ اس کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ ایک اور حدیث بھی منقول ہے' جس کا متن یہ ہے:

لموقف في سبيل الله لا يسل فيه سيف ولا يطعن فيه برمح ولا يرمى فيه بسهم افضل من عبادة ستين سنة لا يعصى الله فيها طرفة عين۔

''اللہ کی راہ میں اس طرح ٹھہرنا کہ اس دوران نہ تو تلوار کو سونتا گیا ہو اور نہ ہی نیزے کو مارا گیا ہو اور نہ ہی تیر کو پھینکا گیا ہو' یہ ساٹھ سال کی عبادت سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اس کے دوران پلک جھپکنے کے عرصے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی گئی ہو''۔

یہ روایت حافظ عبدالکریم نے ''تاریخ مصر'' میں احمد بن عبیداللہ دارمی کے حالات میں نقل کی ہے' جس نے یہ روایت اسحاق بن کامل سے نقل کی ہے۔

۱۷۹ - اسحاق بن محمد عمی:

ابوبکر بیہقی نے کتاب ''شعب الایمان'' میں اس پر تہمت عائد کی ہے۔

۱۸۰ - اسحاق بن یزید ہذلی (د ت س):

اس نے عون بن عبداللہ سے جبکہ اس سے ابن ابی ذئب نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے محدثین نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جو رکوع اور سجدے میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنے کے بارے میں ہے۔ بعض متاخرین نے اسے مجہول قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ صرف اسی حدیث کے حوالے سے معروف ہے اور اس سے ابن ابوذئب کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۱۸۱ - اسحاق بن یونس:

اس نے امام مالک سے روایت نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' کے ذیل میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔

۱۸۲ - اسد بن سعید ابواسماعیل کوفی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا يؤم المتيمم المتوضئين۔

''تیمّم کرنے والا شخص وضو کرنے والوں کی امامت نہیں کرے گا''۔

اس راوی سے سعید بن سلیمان بن مانع حمیری نے روایات نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ حدیث سنن دارقطنی میں ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

۱۸۳ - اسلم کوفی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا یدخل الجنة جسد غذی بحرام الحدیث.

''ایسا جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی پرورش حرام پر ہوئی ہو'' الحدیث۔

بزار کہتے ہیں: یہ راوی معروف نہیں ہے' دوسرے مقام پر انہوں نے یہ کہا ہے: ہمارے علم کے مطابق عبدالواحد بن زید کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ اس روایت کے علاوہ معروف نہیں ہے اور عبدالواحد کے علاوہ اور ایسے کسی شخص کا پتا نہیں چل سکا' جس نے اس سے روایت نقل کی ہو۔ عبدالحق نے بھی اس حدیث کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

ملعون من ضار مؤمنا او مکر به.

''وہ شخص ملعون ہے جو کسی مؤمن کو نقصان پہنچاتا ہے یا اُس کے ساتھ دھوکہ کرتا ہے''۔

۱۸۴ - اسماعیل بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی ربیعہ مخزومی مدنی (س ق):

اس نے اپنے والد' محمد بن کعب قرظی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' اس کے علاوہ وکیع اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی عدالت ثابت نہیں ہوسکی۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ ابوحاتم رازی سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ بزرگ ہے۔

۱۸۵ - اسماعیل بن ابراہیم ابواحوص:

اس نے یحییٰ بن یحییٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ ذہبی نے ''الضعفاء'' میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: ابن طاہر نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۱۸۶ - اسماعیل بن امیہ ذارع:

ابن حزم نے کتاب ''المحلی'' کے کتاب الطلاق میں یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔

۱۸۷ - اسماعیل بن بحر عسکری:

امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں اس پر تہمت عائد کی ہے۔

۱۸۸ - اسماعیل بن خالد مخزومی:

عبدالحق نے ''الاحکام'' میں یہ بات نقل کی ہے: اس نے امام مالک کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لم یزل امر بنی اسرائیل معتدلا حتی کثر فیھم المولدون الحدیث۔

''بنی اسرائیل کا معاملہ اُس وقت تک ٹھیک رہا' یہاں تک کہ اُن کے درمیان مولدون کی کثرت ہوگئی'' الحدیث۔

عبدالحق کہتے ہیں: خطیب بغدادی نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اسماعیل بن خالد ضعیف ہے اور امام مالک سے اس کا روایت کرنا (یا یہ روایت) ثابت نہیں ہے۔ عبدالحق کہتے ہیں: میں نے یہ روایت ابومحمد رشاطی کی کتاب سے نقل کی ہے اور اُن کے طریقے سے ہی میں نے اسے روایت کردیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) خطیب بغدادی نے امام مالک سے روایات نقل کرنے والوں کے اسماء میں اس کا ذکر نہیں کیا اور اس پر عبدالحق یا رشاطی پر تبدیل کردیا ہے۔ یہ اصل میں خالد بن اسماعیل ہے۔ امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور خطیب نے اُن سے روایات نقل کرنے والوں کے اسماء میں بھی اسی طرح ذکر کیا ہے اور ان دونوں حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

''میزان الاعتدال'' کے مصنف نے بھی اس کا ذکر کیا ہے اور اس کی روایت اس بات پر نہیں دلالت کرتی کہ اس نے امام مالک سے نقل کی ہوگی' بلکہ اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ ہشام بن عروہ' ابن جریج اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' پھر اُنہوں نے محدثین کا کلام نقل کیا ہے جو اس راوی کو ضعیف قرار دینے کے بارے میں ہے۔ میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے کیونکہ عبدالحق نے اس کا تذکرہ اس طرح کیا ہے' ویسے درست یہ ہے کہ اس کا نام خالد بن اسماعیل ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۸۹ - اسماعیل بن سالم اسدی:

اس کے حوالے سے سعید بن جبیر اور امام شعبی سے روایات منقول ہیں جبکہ اس سے سفیان ثوری' ہشیم اور ابوعوانہ نے روایات نقل کی ہیں۔ مصنف نے اس کا تذکرہ ''میزان الاعتدال'' میں کیا ہے اور اس میں اُس کی تضعیف نقل نہیں کی۔ ابوبکر مروزی نے امام احمد کے حوالے سے یہ بات روایت کی ہے کہ اُن سے اس راوی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اُنہوں نے ابوعوانہ کے حوالے سے اسماعیل بن سالم کے حوالے سے زبید کا یہ قول نقل کیا ہے' جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے واقعے کے بارے میں ہے' تو اُنہوں نے کہا کہ ابوعوانہ سے یہ کس نے سنا ہے؟ پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس کے پاس شیعہ کی نقل کردہ کچھ احادیث تھیں اور شعبہ نے اس کی تحریروں کا جائزہ لیا ہے۔ ابن حزم کہتے ہیں: اسماعیل بن سالم قوی نہیں ہے۔

۱۹۰ - اسماعیل بن عباد ارسوفی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

(یتلونہ حق تلاوتہ) قال یتبعونہ حق اتباعہ۔

''(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)''وہ اس کی تلاوت یوں کرتے ہیں جو تلاوت کا حق ہے'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ اس کی اتباع یوں کرتے ہیں جس طرح اتباع کرنے کا حق ہے''۔

یہ روایت ابوموئل قاسم بن فضیل کتانی نے اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام دار قطنی نے ''غرائب مالک'' میں یہ کہا ہے: یہ روایت جھوٹی ہے اور اسماعیل نامی راوی ضعیف ہے۔ یہی روایت محمد بن حسین ازدی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

شاھد الزور لا تزول قدماہ حتی یتبوا مقعدہ من النار۔

''جھوٹی گواہی دینے والے شخص کے پاؤں اپنی جگہ سے اُس وقت تک نہیں ہلیں گے جب تک وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار نہیں ہو جائے گا''۔

خطیب نے اس کی مانند روایت امام مالک سے نقل کی ہے اور اس کی سند میں کئی راوی مجہول ہیں۔

۱۹۱ - اسماعیل بن عبداللہ اسدی:

ابن حزم نے کتاب ''المحلّی'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ راوی مجہول ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ اسماعیل بن عبداللہ بن خالد رقی اسدی سکری ہے جس کی کنیت ابوالحسن ہے اس نے عبیداللہ بن عمرو رقی اور ابن مبارک سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اہلِ جزیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ رقہ سے ادنہ منتقل ہو گیا تھا اور اس کا انتقال وہیں ہوا۔

۱۹۲ - اسماعیل بن عبدالکریم بن معقل بن منبہ ابوہشام صنعانی:

اس نے اپنا چچازاد ابراہیم بن عقیل بن معقل اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے امام احمد بن حنبل عبد بن حمید اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ راوی معروف نہیں ہے اور اس کی عدالت ثابت نہیں ہو سکی۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: مسلمہ بن قاسم نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: صنعانی جائز الحدیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اس سے استدلال کیا ہے اور ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۱۹۳ - اسماعیل بن عمر:

اس نے ابراہیم بن موسیٰ سے جبکہ اس سے ابوداؤد اور محمد بن عبید العجل نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ذہبی نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن قطان کہتے ہیں: جب اُنہوں نے اسحاق بن اسماعیل بن عبدالاعلی کا ذکر کیا تو یہ کہا: یہ امام ابوداؤد کا استاد ہے اور امام ابوداؤد صرف اُسی شخص سے روایت نقل کرتے ہیں جو اُن کے نزدیک ثقہ ہو۔

۱۹۴ - اسماعیل بن محمد بن اسماعیل صفار:

ابن حزم ''المحلّی'' میں یہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۱۹۵ - اسماعیل بن محمد بن بکار بن یزید سید حمیری شاعر:

امام دارقطنی ''المؤتلف والمختلف'' میں یہ کہتے ہیں: یہ غالی تھا اور اپنے اشعار میں اسلاف میں بُرا کہتا تھا اور امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی تعریف کیا کرتا تھا۔ ابن ماکولا کہتے ہیں: یہ غالی شیعہ تھا۔

۱۹۶ - اسماعیل بن مرزوق بن یزید ابویزید مرادی کعبی:

یہ بنو حارث بن کعب بن عوف بن النعم بن مراد سے تعلق رکھتا ہے اور مصری ہے۔ اس نے یحییٰ بن ایوب غافقی اور نافع بن یزید سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے محمد بن اسماعیل اور محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اور پھر امام بیہقی نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اعتق شركا له في عبد اقيم عليه قيمة عدل فاعطي شركاه وعتق عليه العبد ان كان موسرا والا عتق منه ما عتق ورق ما بقي.

''جو شخص کسی مشترکہ غلام میں اپنے حصے کو آزاد کر دے تو اُس غلام کی انصاف کے تقاضوں کے مطابق قیمت لگائی جائے گی اور پھر وہ شخص اپنے دیگر شراکت داروں کو اُن کا حصہ دے گا اور وہ غلام اُس شخص کی طرف سے آزاد شمار ہوگا' یہ اُس وقت ہے جب وہ شخص خوشحال ہو' ورنہ اُس غلام کا صرف اُتنا ہی حصہ آزاد ہوگا جتنے کو آزاد کیا گیا اور باقی حصہ غلام رہے گا''۔

- یہ روایت ابن یونس نے ''تاریخ مصر'' میں اس کی مانند نقل کی ہے اور یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو حصہ آزاد کیا گیا' اُتنا حصہ آزاد رہے گا اور جو غلام رہا اُتنا حصہ غلام رہے گا''۔

امام طحاوی نے اسماعیل نامی اس راوی کے بارے میں کسی حجت کے بغیر کلام کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ اُن افراد میں سے نہیں ہے جن کی روایت کو قطعی مانا جائے۔ ابن حزم نے بھی اس کے بارے میں کلام کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

ورق منه ما رق۔ ''کہ جو حصہ غلام رہے گا وہ غلام رہے گا''۔

تو ابن حزم ''المحلّی'' میں یہ کہتے ہیں: یہ الفاظ موضوع ہے اور جھوٹے ہیں' ہمیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے یہ الفاظ نقل کیے ہوں' نہ کسی ثقہ شخص نے اور نہ ہی کسی ضعیف شخص نے۔ لیکن یہ انتہائی پسندی ہے کیونکہ یہی روایت ابن یونس نے ''تاریخ مصر'' اور امام دارقطنی اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اور اسماعیل نامی اس راوی کا ذکر ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے اور مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس کے بارے میں کلام کیا ہو' ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' اس بات سے کہ اسماعیل نے اس روایت کو ایجاد کیا ہو' کیونکہ یہ روایت اسماعیل نامی اس راوی سے پہلے بھی معروف ہے جیسا کہ امام شافعی نے یہ روایت ذکر کی ہے اور وہ اسماعیل سے پہلے کے ہیں۔ اسماعیل نامی اس راوی کا انتقال 234 ہجری میں مصر میں ہوا تھا۔ ابن یونس نے اس کا ذکر ''تاریخ مصر'' میں

کیا ہے' تو اسماعیل نامی یہ راوی امام شافعی سے تیس سال بعد کا ہے۔

۱۹۷ - اسماعیل بن مسلم مکی:

یہ بنومخزوم کا غلام ہے۔ اس نے سعید بن جبیر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے وکیع نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ اثرم کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو سنا' اُن کے سامنے اسماعیل بن مسلم مخزومی مکی کا ذکر کیا گیا' میں نے دریافت کیا: یہ کس سے روایت کرتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وکیع سے۔ میں اس کے علاوہ اور کسی کا ذکر نہیں کروں گا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) عبداللہ بن مبارک' عمرو بن محمد عنقری اور دیگر حضرات نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم نے بھی یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' کا اس کا ذکر امتیاز قائم کرنے کے لئے کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ صدوق ہے' تاہم اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں' پھر اُنہوں نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے اس کی توثیق نقل کی ہے۔

۱۹۸ - اسماعیل بن موسیٰ بن ابوذر عسقلانی:

اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

حسنة الحر بعشرة وحسنة المملوك بعشرين.

''آزاد شخص کی نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے اور غلام کی نیکی کا بدلہ بیس گنا ہوتا ہے''۔

یہ روایت اس راوی سے محمد بن مسیب ارغیانی نے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے۔ اسماعیل اور یحییٰ دونوں راوی ضعیف ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: یحییٰ اور اسماعیل دونوں راوی مجہول ہیں۔ امام ذہبی نے یحییٰ بن مبارک کے حالات میں خطیب بغدادی کا قول نقل کیا ہے' اُنہوں نے اسماعیل بن موسیٰ کے حالات اُس سے متعلق باب میں ذکر نہیں کیے۔

۱۹۹ - اسماعیل بن یحییٰ بن بحر کرمانی:

امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس کے حوالے سے سنن دارقطنی میں ایک حدیث منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

فی الخیل السائمة فی کل فرس دینار.

''چرنے والے گھوڑوں میں سے ہر ایک گھوڑے میں ایک دینار کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

امام دارقطنی کہتے ہیں: غورک امام جعفر رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور یہ راوی انتہائی ضعیف ہے' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس کے نیچے کے تمام راوی ضعیف ہیں۔

۲۰۰ - اسماعیل بن یحییٰ ابوامیہ:

عبدالحق نے کتاب ''الاحکام'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ ضعیف ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اسماعیل بن یعلیٰ ابوامیہ ثقفی ہے جس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں ہوا ہے' میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ یہ گمان نہ ہو کہ یہ کوئی اور شخص ہے۔ ابن ابوحاتم نے بھی اس کے والد کا نام صرف یعلیٰ ذکر کیا ہے' اسی لیے امام نسائی نے کتاب ''الکنیٰ'' میں ذکر کیا ہے۔ جہاں تک ابواحمد حاکم کا تعلق ہے تو اُنہوں نے کتاب ''الکنیٰ'' میں یہ کہا ہے: یہ ابوامیہ اسماعیل بن یحییٰ ہے' اور ایک قول کے مطابق اسماعیل بن یعلیٰ ثقفی بصری ہے' اس کے بعد آگے پوری عبارت ہے۔

۲۰۱ - اسماعیل بن یزید بن حریث بن مردانبہ قطان:

اس کی کنیت ابواحمد ہے۔ اس نے سفیان بن عیینہ' ابوداؤد طیالسی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے محمد بن حمید رازی اور احمد بن حسین انصاری نے روایات نقل کی ہیں۔ حافظ ابونعیم کہتے ہیں: یہ آخری زمانے میں بعض احادیث میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا' اُنہوں نے اس کا ذکر زہد اور عبادت کے حوالے سے کیا ہے' یہ حدیث کے حوالے سے عمدہ تھا اور غریب روایات بہت زیادہ نقل کرتا تھا' اس نے ایک مسند اور ایک تفسیر بھی تصنیف کی ہے۔ ابوالشیخ اصبہانی نے اس کی بعض احادیث میں اختلاط کا شکار ہونے کا سبب ''طبقاتِ اصبہان'' میں بیان کرتے ہوئے یہ کہا ہے: اس نے ابن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں' اس نے اُن سے سماع کیا ہے' اس کے علاوہ اس نے حمیدی کے حوالے سے ابن عیینہ کی روایات کا سماع کیا ہے' تو ان احادیث کے حوالے سے یہ اختلاط کا شکار ہو گیا' یہ جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولتا' اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ نیک اور فاضل شخص تھا' جس نے بہت سے فوائد اور غریب روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 260 ہجری سے پہلے ہو گیا تھا۔ ابونعیم کہتے ہیں: اس کا انتقال 260 میں یا اُس سے کچھ پہلے ہوا تھا۔

۲۰۲ - اسماعیل بن یونس بن یاسین ابواسحاق:

اس نے اسحاق بن ابواسرائیل سے جبکہ اس سے امام دارقطنی نے اپنی سنن میں روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: حدیث میں' میں اس کی حالت سے واقف نہیں ہوں۔ خطیب بغدادی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے اس کی روایت ذکر کی ہے' جس میں اس کی اوپر کی سند بھی ذکر کی ہے اور اس کے نیچے کی سند بھی ذکر کی ہے' اُنہوں نے اس کی وفات کا ذکر بھی کیا ہے' لیکن اُنہوں نے اس کے بارے میں نہ تو کسی تعدیل کا ذکر کیا ہے اور نہ ہی کسی جرح کا ذکر کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۲۰۳ - اسماعیل بن فلان:

اس نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طعم قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ کھا لیتے تھے تو یہ پڑھتے تھے: ''ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لئے مخصوص ہے۔ جس نے ہمیں کھلایا اور ہمیں پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا''۔

ابو ہاشم رمانی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کے علاوہ حصین بن عبدالرحمٰن نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔ تاہم انہوں نے اس کا اسم منسوب بیان نہیں کیا اور انہوں نے یہ کہا ہے: اسماعیل نے ابوسعید سے روایت نقل کی' انہوں نے اس حدیث کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اسماعیل نامی اس راوی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے۔

۲۰۴ - اسماعیل مرادی:

ابن ابی حاتم کتاب ''العلل'' میں کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: یحییٰ بن زکریا نے محمد بن اسماعیل مرادی کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایک شخص کو بھیجا کہ میرے پاس کسی پچھنے لگانے والے کو بلا کر لاؤ' کسی بوڑھے شخص یا کسی بچے کو نہ لے لینا' تم اللہ کا نام لے کر نہار منہ پر پچھنے لگاؤ کیونکہ اس کے نتیجے میں یادداشت بہتر ہوتی ہے اور تم ہفتے کے دن پچھنے نہ لگوانا' تم اتوار کے دن پچھنے لگوانا' پھر تم پیر کے دن پچھنے نہ لگوانا کیونکہ یہ ایک ایسا دن ہے جس دن میں تمہارے نبی کو تکلیف لاحق ہوئی تھی (یعنی آپ کا وصال ہوا تھا) اور پھر انہوں نے ایک پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں مختلف دنوں میں پچھنے لگوانے کے اسباب کا ذکر ہے۔ میرے والد نے یہ کہا ہے: یہ روایت جھوٹی ہے اور محمد نامی یہ راوی مجہول ہے' اس کا باپ بھی مجہول ہے' پھر ابن ابوحاتم نے ایک اور مقام پر ایک ورق کے بعد اس کا ذکر کیا اور اس میں مزید یہ الفاظ نقل کیے: تم ہفتے کے دن پچھنے نہ لگواؤ کیونکہ یہ ایک ایسا دن ہے جس میں بیماری داخل ہوتی ہے اور دوائی نکل جاتی ہے' پھر انہوں نے اتوار کے دن کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا: اس دن میں شفاعت لاحق ہوتی ہے' پھر انہوں نے مختلف دنوں کا ذکر کیا اور پھر آخر میں یہ بات مزید نقل کی ہے: میرے والد نے یہ کہا ہے: اس حدیث کو لیث کے کاتب نے عطاء کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے اور یہ اُن روایات میں سے ایک ہے جو ابوصالح پر داخل کی گئی تھی۔ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے' جس میں عبداللہ بن ہشام دستوائی نامی راوی متروک الحدیث ہے۔ امام ذہبی نے محمد بن اسماعیل نامی اس راوی کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں کیا ہے اور ابوحاتم کا قول بھی نقل کیا ہے' جس میں اسے اور اس کے بیٹے اسماعیل کو مجہول قرار دیا گیا ہے' تاہم انہوں نے ان دونوں کے حوالے سے یہ حدیث نقل نہیں کی۔

۲۰۵ - اشعث:

اس کا کوئی اسم منسوب بیان نہیں کیا' اس کے حوالے سے امام دارقطنی نے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الصلاة واجبة عليكم مع كل امام برا كان او فاجرا الحديث.

''ہر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنا تم پر لازم ہو' خواہ وہ نیک ہو یا گنہگار ہو''۔

یہ روایت اس راوی سے بقیہ نے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: بقیہ مجہول راویوں سے لوگوں کو سب سے زیادہ سیراب کرتا تھا اور اشعث نامی یہ راوی بھی اُن میں سے ایک ہے۔

۲۰۶ - اعجف بن زریق:

اس نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا سے جبکہ اس سے ابوحصین نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت سرے سے پتا ہی نہیں چل سکی۔

۲۰۷ - افلت بن خلیفہ ابوحسان عامری کوفی (دس):

اس کے حوالے سے جسرہ بنت دجاجہ سے روایات منقول ہیں' جبکہ اس سے سفیان ثوری' عبدالواحد بن زیاد اور ابوبکر بن عیاش نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم کتاب ''المحلی'' میں بیان کرتے ہیں: یہ مشہور نہیں ہے اور ثقہ ہونے کے حوالے سے معروف بھی نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام احمد کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ نیک شخص ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۲۰۸ - انس بن حکیم ضبی (دق):

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اول ما یحاسب به العبد من عمله الصلاة الحدیث.

''(قیامت کے دن) بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب ہوگا''۔

یہ روایت اس سے حسن نے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔ ابن ابوحاتم کی کتاب میں یہ بات منقول ہے: حسن اور علی بن زید نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۰۹ - انس ثقفی:

اس سے اس کے بیٹے اسحاق نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ تابعی ہے اور مجہول ہے' امام ذہبی نے یہ بات ''الضعفاء'' کے ذیل میں بیان کی ہے۔

۲۱۰ - انیس بن ابویحییٰ سمعان اسلمی (دت):

اس کی اُن کے ساتھ نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے۔ اس نے اپنے والد اور اسحاق بن سالم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حاتم بن اسماعیل' یحییٰ بن سعید قطان اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم نے کتاب ''المحلی'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یحییٰ بن معین' ابوحاتم' ابن مدینی' امام نسائی اور امام حاکم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کا انتقال 146 ہجری میں ہوا تھا۔

۲۱۱ - ایاس بن حارث بن معیقیب: (دس):

اس نے اپنے دادا حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالحق نے کتاب ''الاحکام'' میں یہ کہا ہے: مجھے نوح بن

ربیعہ کے علاوہ اور ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے‘ جس نے اس سے روایت نقل کی ہو۔

۲۱۲ - ایمن بن ابوخلف ابوہریرہ:

ایک قول کے مطابق یہ ابوہریرہ ہے جو ابن خلف کا غلام تھا‘ اس کے نام کا پتا نہیں چل سکا۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من احتكر طعاما اربعين صباحا يريد به الغلاء على المسلمين برء من الله وبرء الله منه.

''جو شخص چالیس دن تک اناج ذخیرہ کرتا ہے اور اُس کا مقصد یہ ہو کہ وہ مسلمانوں کے لئے اسے مہنگا کر دے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے لاتعلق ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس سے بری الذمہ ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت اس راوی سے احمد بن یحییٰ بن خالد بن حبان رقی نے نقل کی ہے۔ یہ روایت امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ جھوٹی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس راوی کے حوالے سے الزام ابوہریرہ نامی اس راوی پر عائد کیا گیا ہے کیونکہ محمد بن مبارک نامی راوی ثقہ اور ثبت راویوں میں سے ایک ہے۔ اس کے ذریعے دونوں شیوخ یعنی امام بخاری اور امام مسلم نے استدلال کیا ہے۔ احمد بن یحییٰ رقی نے ابونصر ہبۃ اللہ بن معاذ سجزی نے ثقہ قرار دیا ہے اور اس میں محل نظر راوی صرف ابوہریرہ نامی یہ راوی ہے اور خرابی کی جڑ بھی یہی ہے‘ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۲۱۳ - ایوب بن زہیر:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس ذات يوم اذ هبط جبرائيل الروح الامين فقال يا محمد ان رب العزة يقرئك السلام ويقول لما اخذ الله ميثاق النبيين اخذ ميثاقك في صلب آدم فجعلك سيد الانبياء وجعل وصيك سيد الاوصياء علي بن ابي طالب فذكر حديثا طويلا.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے‘ اسی دوران حضرت جبرائیل روح الامین علیہ السلام نازل ہوئے اور اُنہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! رب العزت نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے: جب اُس نے انبیاء سے میثاق لیا تھا تو آپ سے بھی میثاق لیا تھا‘ جبکہ آپ حضرت آدم کی پشت میں تھے اور آپ کو انبیاء کا سردار مقرر کیا تھا اور آپ کے وصی کو تمام وصیوں کا سردار مقرر کیا تھا جو علی بن ابوطالب ہے'' اس کے بعد اس نے طویل حدیث نقل کی ہے۔

اس روایت کو ابوطالب احمد بن نصر بن طالب نے موسیٰ بن عیسیٰ بن یزید بن حمید کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ حدیث موضوع ہے‘ اس میں امام مالک اور ابوطالب نامی راوی کے درمیان کئی ضعیف راوی ہیں‘ یہ روایت سمعانی نے کتاب ''الانساب'' کے خطبے میں ذکر کی ہے اور اسے ایوب بن زہیر کے حوالے سے یحییٰ بن مالک بن انس کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے‘ اُنہوں نے اُس راوی کا نام بھی ذکر کیا ہے‘ جس نے ایوب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کا نام موسیٰ بن عیسیٰ بن عبداللہ ہے‘ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۲۱۴ - ایوب بن ابوزید:

یہ ایوب بن زیاد حمصی ہے اور ایک قول کے مطابق ابوزید ہے۔ اس نے عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت' خالد بن معدان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے معاویہ بن صالح' زید بن ابوانیسہ اور یزید بن سنان نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا تذکرہ "الثقات" میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یعقوب بن صالح اور یزید بن سنان نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کی کنیت ابوزید بیان کی ہے۔

۲۱۵ - ایوب بن العلاء ابوالعلاء بصری:

یہ مدینہ منورہ کا مجاور تھا۔ اس نے عمرو بن فائد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت سرے سے ہی پتا نہیں چل سکی۔

حرف الباء

۲۱۶ - باب بن عمیر حنفی (د):

اس نے نافع اور ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو بکر برقانی کہتے ہیں: میں نے امام ابوالحسن دارقطنی سے دریافت کیا: حرب بن شداد نے یحییٰ بن ابو کثیر کے حوالے سے باب بن عمیر کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے (اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟) تو انہوں نے جواب دیا: باب بن عمیر کے بارے میں مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے' امام اوزاعی نے اس سے حدیث روایت کی ہے جبکہ یحییٰ نے اُس حدیث کو متروک قرار دیا ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ حدیث مستند نہیں ہے اور اگر یہ متصل ہو بھی تو باب بن عمیر نامی راوی کی حالت سے ناواقفیت کی وجہ سے مستند نہیں ہوگی۔

۲۱۷ - برد بن علی بن برد ابو سعید ابہری:

ابوالقاسم بن طحان نے ''تاریخ الغرباء'' کے ذیل میں یہ بات تحریر کی ہے: اس نے ہمارے ساتھ اور ہم سے پہلے مشرق کی طرف کے سفر میں سماع کیا تھا' وہ یہ کہتے ہیں: یہ انتقال سے کچھ عرصہ پہلے اختلاط کا شکار ہو گیا تھا' اس کا انتقال رجب کے مہینے میں 378 ہجری میں ہوا۔

۲۱۸ - برید کناسی:

اس نے ابو جعفر اور ابو عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے ''**المؤتلف والمختلف**'' میں جبکہ ابن ماکولا نے بھی یہ بات بیان کی ہے: یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک تھا۔

۲۱۹ - برید ابو خازم:

یہ عبدالرحمٰن بن قصیر کا آزاد کردہ غلام ہے اور شیعہ کے اکابرین میں سے ایک ہے' امام دارقطنی نے یہ بات ''**المؤتلف والمختلف**'' میں بیان کی ہے۔

۲۲۰ - بریہ عبادی:

یہ بھی شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے' یہ بات بھی امام دارقطنی نے ''**المؤتلف والمختلف**'' میں بیان کی ہے۔

۲۲۱ - بسام بن عبداللہ صیرفی:

یہ عبدرب کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس نے ابو جعفر محمد بن علی (یعنی امام باقر رضی اللہ عنہ) اور یزید فقیر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ

اس سے ابواحمد زبیری' حاتم بن اسماعیل اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ غلطی کرتا ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' جیسا کہ اسحاق بن منصور نے روایت کیا ہے کہ یہ ایک نیک بزرگ ہے' اور عباس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ صالح الحدیث ہے۔ امام طبرانی کہتے ہیں: یہ کوفہ کے ثقہ راویوں میں سے ایک ہے۔ (امام ذہبی نے) ''میزان الاعتدال'' میں امتیاز قائم کرنے کے لئے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے' اُنہوں نے اس کے علاوہ اور کوئی بات ذکر نہیں کی۔

۲۲۲ - بسر بن ابوغیلان:

یہ بنوشیبان کا آزاد کردہ غلام ہے۔ امام دارقطنی نے ''المؤتلف والمختلف'' میں' اس کے علاوہ ابن ماکولا نے یہ کہا ہے: یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے' اس کا انتقال امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد (یعنی امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) کی زندگی میں ہو گیا تھا۔

۲۲۳ - بشار بن ابوسیف جرمی:

ابن ابوحاتم کہتے ہیں: اس کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ یہ بصری ہے۔ اس نے ولید بن عبدالرحمٰن جرشی سے جبکہ اس سے جریر بن حازم اور ابن عیینہ کے غلام واصل نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بیہقی نے اس کے حوالے سے کتاب ''الخلافیات'' میں امام ابن خزیمہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے' جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں:

حیضة المراة ثلاث عشر فما زاد علی ذلك فهی استحاضة.

''عورت کا حیض (زیادہ سے زیادہ) تیرہ دن تک ہو گا' جو اس سے زیادہ ہو گا وہ استحاضہ شمار ہو گا''۔

امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: سعید کا ساتھی نصر اور سعید بن بشیر اور اس کے اوپر کے تمام راوی' ان سب میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ دیگر راوی ان لوگوں سے زیادہ ثقہ ہیں۔ ابن حبان نے اس راوی کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ شامی ہے۔

۲۲۴ - بشر بن سلم ہمدانی بجلی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من مشی فی حاجة اخیه کان خیرا له من اعتکاف عشر سنین.

''جو شخص اپنے کسی بھائی کے کام کے سلسلے میں پیدل چل کر جاتا ہے تو یہ اُس کے لئے دس سال کے اعتکاف سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت حسن بن بشر نے اپنے والد بشر کی تحریر میں سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی نے ''معجم اوسط'' میں یہ کہا ہے: عبدالعزیز کے حوالے سے یہ روایت صرف بشر بن سلم بجلی نے روایت کی ہے اور یہ روایت اُس سے نقل کرنے میں اس کا بیٹا منفرد ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۲۲۵ - بشر بن یزید ازدی افریقی:

اس کے حوالے سے امام مالک سے منکر روایات منقول ہیں جنہیں اس سے اس کے بیٹے عبدالرحمٰن بن بشر نے نقل کیا ہے' جن میں سے ایک روایت یہ ہے جسے امام مالک نے نافع اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

اصنع المعروف الی من هو اهله والی غیر اهله فان لم یصب اهله کنت انت اهله.

''بھلائی اُس شخص کے ساتھ کرو جو اُس کا اہل ہو اور اُس کے ساتھ بھی کرو جو اُس کا اہل نہ ہو' کیونکہ اگر یہ اُس کے اہل کے ساتھ نہ بھی ہوئی تو تم تو اس کے اہل ہو (کہ تم بھلائی کر سکو)''۔

امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کی سند ضعیف ہے اور اس کے رجال مجہول ہیں۔ اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من مشی فی حاجة اخیه المسلم کان کمن خدم الله عمره.

''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے کام کے سلسلے میں پیدل چل کر جاتا ہے تو اسی طرح ہے جس طرح اُس نے زندگی بھر اللہ تعالیٰ کی خدمت کی''۔

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے' اس میں امام مالک سے نیچے کے تمام راوی جھوٹے ہیں۔ ابن یونس نے ''تاریخ مصر'' میں یہ کہا ہے: اس کے حوالے سے اس کے بیٹے عبدالرحمٰن بن بشر نے منکر روایات نقل کی ہیں' اس کا انتقال مغرب (یعنی مراکش) میں ہوا۔

۲۲۶ - بشیر بن خلاد:

ابن قطان نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔ عبدالحق نے ''الاحکام'' اس کے حوالے سے اس کی والدہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

توسطوا الخلل. ''خلل کو درمیان میں رہنے دو''۔

اور اُنہوں نے اس کی نسبت ابوداؤد کی طرف کی ہے۔ بشیر نے اسی طرح بیان کی ہے حالانکہ درست یہ ہے کہ اس کا نام یحییٰ بن بشیر بن خلاد ہے جس نے اپنی والدہ سے روایت نقل کی ہے اور یہ حدیث اسی طرح سنن ابوداؤد میں منقول ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یحییٰ بن بشیر بن خلاد اور اُس کی والدہ کی حالت مجہول ہونے کی وجہ سے اسے مغلوب قرار دیا گیا ہو' بشرطیکہ اس روایت کو درست مانا گیا ہو' لیکن جیسا کہ اُنہوں نے ذکر کیا ہے تو یہ مجہولیت بشیر بن خلاد اور اُس کی والدہ کے حوالے سے ہے۔ ابن قطان کا کلام یہاں ختم ہوا۔

۲۲۷ - بکیر بن اخنس سدوسی کوفی (م د س ق):

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت انس رضی اللہ عنہم مجاہد اور دیگر تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے ابوعوانہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عبدالبر نے کتاب ''التمہید'' میں مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول درج ذیل روایت کے بعد اس راوی کے بارے میں کلام کیا ہے' (وہ روایت یہ ہے:)

فرض اللّٰہ الصلوٰۃ علی لسان نبیکم فی الحضر اربعاً وفی السفر رکعتین وفی الخوف رکعۃ .

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی حضر کے دوران چار رکعات اور سفر کے دوران دو رکعت اور خوف کے دوران ایک رکعت فرض قرار دی ہے''۔

ابن عبدالبر نے یہ کہا ہے: بکیر بن اخنس نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اُس کے حوالے سے یہ راوی حجت شمار نہیں ہوتا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے اس راوی کے بارے میں ضعیف ہونے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔ یحییٰ بن معین' امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام نسائی نے بھی یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۲۲۸ - بکار بن عبدالملک بن ولید بن بسر بن ارطاۃ:

یہ احمد بن عبدالرحمٰن بسری کا دادا ہے۔ خطیب بغدادی نے ''تاریخ بغداد'' میں اس کے پوتے احمد بن عبدالرحمٰن کے حالات میں یہ بات ذکر کی ہے: قاضی اسماعیل بن عبداللہ سکری نے یہ کہا ہے: بکار نامی راوی کی گواہی کو میں کبھی درست قرار نہیں دوں گا' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ دونوں کذاب تھے یعنی بکار بھی اور اُس کا پوتا بھی۔ ''میزان الاعتدال'' کے مصنف نے احمد بن عبدالرحمٰن بسری کے حالات میں یہی بات نقل کی ہے۔

۲۲۹ - بکر بن عبدالعزیز بن اسماعیل بن عبیداللہ بن ابوالمہاجر:

اس نے اپنے چچا عبدالغفار بن اسماعیل اور سلیمان بن ابوکریمہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن اسماعیل بن ابوالمہاجر اور عباس بن عبدالرحمٰن بن ولید بن نجیح دمشقی نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

اذا فاخرت ففاخر بقریش الحدیث. ''جب تم نے فخر کا اظہار کرنا ہو تو قریش پر فخر کا اظہار ہو''۔

اس حدیث کو ہم نے تمام کے فوائد میں روایت کیا ہے' اس حدیث کو امام بزار نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: عباس نامی راوی میں کوئی حرج نہیں ہے' البتہ بکر نامی راوی نقل کے اعتبار سے معروف نہیں ہے' اگرچہ نسب کے اعتبار سے معروف ہے۔ سلیمان بن ابوکریمہ کا بھی یہی حال ہے' وہ یہ کہتے ہیں: ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے یاد رکھے ہوئے ہیں۔ ہم نے اسے نقل کر دیا ہے اور اس کی علت کو بھی بیان کر دیا ہے۔

۲۳۰ - بیان ابوبشر طائی کوفی:

اس نے زاذان اور عکرمہ سے جبکہ اس سے ہاشم بن برید نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے ''المؤتلف والمختلف'' میں یہ بات بیان کی ہے: مجھے اس کے علاوہ ایسے اور کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس راوی سے روایت نقل کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہ بیان بن بشر ابوبشر طائی ہے' تو بجلی نے اس کے نام' کنیت' نسب اور طبقے میں اس کی موافقت کی ہے۔ خطیب بغدادی نے ''المتفق والمفترق'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔ صرف ہاشم بن برید نے اس سے روایت نقل کی ہے' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے

کہ ہاشم نے بیان بن بشر احمسی کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی اُن کی بات یہاں پر ختم ہوئی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) جہاں تک بیان بن بشر ابو بشر احمسی بجلی کوفی کا تعلق ہے تو اُسے امام احمد' یحییٰ بن معین اور دیگر ائمہ نے ثقہ قرار دیا ہے اور صحاح ستہ کے مؤلفین نے اس سے استدلال کیا ہے۔

۲۳۱ - بکیر ابو عبداللہ:

اس نے سعید بن جبیر سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اشعث بن سوار نے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں یہ بات بیان کی ہے: اگر تو یہ ضخم نہیں ہے تو پھر مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) جی نہیں! بلکہ یہ بکیر بن عبداللہ ضخم ہی ہے۔ ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر کیا ہے کہ اس نے سعید بن جبیر سے روایت نقل کی ہے اور اشعث بن سوار نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ اور ضخم نامی راوی کا تذکرہ ابن حبان نے مذکورہ ترجمہ سے پہلے کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

﴿حرف الثاء مثلثہ﴾

۲۳۲ - ثابت بن ابوثابت:

یہ بنوصعبہ کا غلام ہے۔ اس نے بلاغ کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرسل روایت نقل کی ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

اخوف ما اخاف علی امتی ان یکثر المال فیتحاسدون ویقتتلون۔

''مجھے اپنی اُمت کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے کہ اُن کے درمیان مال زیادہ ہو جائے گا تو وہ ایک دوسرے سے حسد کریں گے اور ایک دوسرے کے ساتھ لڑائیاں کریں گے''۔

یہ روایت اسماعیل بن عاش نے حبیب بن صالح کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ عوف نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۲۳۳ - ثابت بن قیس بن خطیم بن عدی:

ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور فرمایا ہے: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ''میزان الاعتدال'' میں ثابت انصاری کا ذکر ہے' جس نے عدی بن ثابت کے حوالے سے اُن کے والد سے روایت نقل کی ہے' اور پھر امام ذہبی نے یہ کہا ہے: صحیح یہ ہے کہ یہ عدی بن ابان بن ثابت بن قیس بن خطیم انصاری ظفری ہے' تو عدی بن ثابت پر غالب یہ ہو گیا کہ اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کر دی جاتی ہے۔ ابن سعد اور دیگر حضرات نے اس کا ذکر کیا ہے' تو اس حوالے سے یہ آزاد شمار ہوگا۔

۲۳۴ - ثابت بن مالک:

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا کان علی راسی السبعین والمائۃ فالرباط بجدۃ من افضل ما یکون من الرباط۔

''جب ایک سو ستر ہجری کا وقت آئے گا تو اُس وقت جدہ میں پہرہ دینا' تمام پہروں سے زیادہ فضیلت رکھے گا''۔

یہ روایت محمد بن مصطفی الحمصی نے اس سے روایت کی ہے۔ امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ منکر ہے اور مستند نہیں ہے' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس روایت کو امام مالک سے جس نے نقل کیا ہے' وہ شخص مجہول ہے۔

۲۳۵ - ثابت بن یزید خولانی مصری:

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے‘ بعض حضرات نے یہ کہا ہے: اس نے اپنے چچازاد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ ابن ابوحاتم نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ یہی بات صحیح ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور اقمر سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے خالد بن یزید اور عمرو بن حارث نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے اور یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے‘ عبدالحق نے اُن کی پیروی کی ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عمرو بن حارث اور خالد بن یزید نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس کہتے ہیں: اس کا انتقال تقریباً 120 ہجری کے آس پاس ہوا۔

۲۳۶ - ثابت:

اس کا اسم منسوب ذکر نہیں ہوا۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے کہ اُنہوں نے یہ تلاوت کیا: ''السراط''۔ عمرو بن دینار نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے اپنی کتاب ''الثقات'' میں یہ بات بیان کی ہے: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے اور یہ کس کا بیٹا ہے۔

۲۳۷ - ثعلبہ بن فرات بن عبدالرحمٰن بن قیس:

اس کے دادا کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اس نے یعقوب بن عبیدہ اور محمد بن کعب قرظی سے جبکہ اس سے زید بن حباب نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ امام ابوزرعہ سے بھی اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ مدنی ہے‘ میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۲۳۸ - ثعلبہ اسلمی:

اس نے عبداللہ بن بریدہ سے جبکہ اس سے سعید بن ابوہلال اور ثابت بن میمون نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحاتم رازی کہتے ہیں: میں ثعلبہ نامی اس راوی سے واقف نہیں ہوں۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے اور اسلمی کی جگہ اس کا اسم منسوب اسدی بیان کیا ہے۔

۲۳۹ - ثعلبہ:

اس کا اسم منسوب بیان نہیں ہوا۔ اس نے شریح بن ہانی سے جبکہ اس سے مالک بن مغول نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالحسن بن قطان کہتے ہیں: یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

حرف جیم

۲۴۰ - جابان:

ایک قول کے مطابق اس کا نام موسیٰ بن جابان ہے۔ اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ بقیہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

خمس خصال یفطرن الصائم وینقضن الوضوء الغیبة والنمیمة والکذب والنظر بالشهوة والیمین الکاذب فرایت النبی صلی اللہ علیه وسلم یعدهن کما یعد النساء۔

''پانچ چیزیں روزہ دار کا روزہ اور باوضو شخص کا وضو ختم کر دیتی ہیں: غیبت کرنا' چغلی کرنا' جھوٹ بولنا' شہوت کے ساتھ دیکھنا اور جھوٹی قسم اُٹھانا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے انہیں یوں شمار کیا جس طرح خواتین (انگلیوں پر ایک ایک کر کے) شمار کرتی ہیں''۔

''الحافل'' کے مصنف نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: بقیہ اور محمد بن حجاج کے لئے یہ بات ضروری تھی کہ موصلی ان دونوں کے ذمہ سے لاتعلق ہو جاتے۔

۲۴۱ - جبر بن اسحاق موصلی:

اس نے شعبہ بن حجاج سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث اتنی قائم نہیں ہوتی۔ ''الحافل'' کے مصنف نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۲۴۲ - جابر بن کردی بن جابر ابوالعباس واسطی بزار (س):

اس نے یزید بن ہارون اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے امام نسائی نے روایت نقل کی ہے جو ایک قول کے مطابق ہے' اس کے علاوہ امام ابوزرعہ' اسلم بن سہل اور دیگر حضرات نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس سے روایت نقل کی ہے اور اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۴۳ - جابر بن مالک:

اس نے ایوب کے حوالے سے عتبہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الدیك الابیض خلیلی -

''سفید مرغ میرا دوست ہے''۔

ہارون بن نجید نے اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جس میں خرابی کی جڑ ان دونوں میں سے کوئی ایک شخص ہے۔ کیونکہ جابر اور ہارون کے علاوہ اس روایت کی سند کے بقیہ تمام راوی معروف ہیں۔ احمد بن ابوالحسن کہتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے' جس کی سند مستند نہیں ہے۔ امام دار قطنی نے ''المؤتلف و المختلف'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ سند مستند نہیں ہے۔ ابن ماکولا کہتے ہیں: یہ روایت ثابت نہیں ہے۔

۲۴۴ - جابر علاف:

اس کے حوالے سے امام ترمذی کی کتاب ''العلل'' اور امام ابویعلیٰ کی ''مسند'' میں ابوزبیر کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

صلاة فی مسجدی افضل من الف صلاة فیما سواہ۔

میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت اس راوی سے ابراہیم بن مہاجر نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی کتاب ''العلل'' میں بیان کرتے ہیں: میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: ہم جابر علاف سے صرف اسی حدیث کے حوالے سے واقف ہیں' انہوں نے یہ بھی کہا کہ ابن جریج نے یہ روایت عطاء کے حوالے سے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ ابن حبان نے اس راوی کا ذکر کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے اور وہ اس حدیث میں جو کچھ مذکور ہے' اس کے علاوہ اس راوی کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔

۲۴۵ - جبر بن نوف بکالی ابوالوداک (م دت س ق):

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے علی بن ابوطلحہ' یونس بن ابواسحاق اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالحق کہتے ہیں: یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اور دیگر حضرات کے نزدیک یہ اس سے کم مرتبہ کا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یوں لگتا ہے کہ دیگر حضرات سے مراد ابوحاتم رازی ہیں' کیونکہ انہوں نے یہ کہا ہے: ابوالوداک میرے نزدیک بشر بن حرب' ابوہارون عبدری اور شہر بن حوشب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲۴۶ - جعفر بن حریز کوفی:

اس نے مسعر اور سفیان ثوری سے جبکہ اس سے عباس بن ابو طالب' حسن بن علی بن بزیع' احمد بن محمد بن یحییٰ جعفی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دار قطنی ''المؤتلف والمختلف'' میں یہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ یہ بات جان لیں کہ امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں اس کا ذکر جعفر بن جریر کے نام سے کیا ہے' یعنی جیم کے ساتھ کیا ہے اور انہوں نے ازدی کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے کہ اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ اس راوی کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ تو امام ذہبی کے سامنے یا ازدی کے سامنے اس کی تصحیف ہوگئی' درست یہ ہے کہ اس راوی کے باپ کا نام حریز ہے۔ امام دار قطنی اور امیر نے جزم کے ساتھ یہی بات بیان کی ہے۔

۲۴۷ - جعفر بن علی:

اس نے علی بن عابس ازرق سے جبکہ اس سے اسماعیل بن موسیٰ سدی نے روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی نے اس کے حوالے سے ''معجم کبیر'' میں ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔ امام طبرانی فرماتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

یکون فی هذه الامة رجلان ضالان ضال من تبعهما.

''اس اُمت میں دو آدمی ہوں گے' جو دونوں گمراہ ہوں گے' جو اُن دونوں کی پیروی کرے گا وہ بھی گمراہ ہوگا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اے حضرت ابوموسیٰ! آپ اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ اُن دونوں میں سے ایک نہ ہوں' وہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اُن کا انتقال اُس وقت نہیں ہوا' جب تک میں نے اُنہیں دیکھ لیا کہ وہ اُن دونوں میں سے ایک ہیں۔

امام طبرانی نے یہ روایت نقل کرنے کے بعد یہ کہا ہے: میرے نزدیک یہ روایت جھوٹی ہے' کیونکہ جعفر بن علی نامی راوی ایک مجہول بزرگ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کا استاد علی بن عابس بھی کوئی چیز نہیں ہے' یہ بات یحییٰ بن سعید اور یحییٰ بن معین نے بیان کی ہے۔

۲۴۸ - جعفر بن عنبسہ بن عمرو کوفی:

اس کے حوالے سے سنن دار قطنی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یزل یجهر

ببسم الله الرحمٰن الرحیم فی السورتین حتی قبض.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سورتوں کے آغاز میں مسلسل بلند آواز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے رہے' یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوگیا''۔

ابن قطان نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کی علت یہ ہے کہ عمر بن حفص مکی نامی راوی کی حالت مجہول ہے' بلکہ اس سے

واقف نہیں ہوں کہ اس کا ذکر کسی بھی ایسی جگہ پر ہوا ہے جہاں اس کا یا اس جیسے لوگوں کا ذکر ہونے کی اُمید ہو۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے:
اس کے حوالے سے روایت نقل کرنے والے جعفر بن عنبسہ کا بھی یہی حال ہے۔

امام بیہقی نے اس کے حوالے سے "دلائل النبوۃ" میں ایک روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: اس کی سند مجہول ہے' اُنہوں نے اس کی سند میں اس راوی کی کنیت ابو محمد بیان کی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) ایک جماعت نے اس راوی سے روایات نقل کی ہیں' جن میں ابو عباس اصم' عبداللہ بن محمد بن حسن بن اسید اصبہانی جو امام طبرانی کے استاد ہیں' عبداللہ بن محمد بن ابو سعید بزار جو امام دارقطنی کے استاد ہے' شامل ہیں۔

۲۴۹ - جعفر بن محمد بن عون:

امام دارقطنی نے "غرائب مالک" میں اس راوی کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا: "اور اُس کے نیچے اُن دونوں کا خزانہ تھا"۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: جعفر بن محمد اور محمد بن صالح نامی دونوں راوی مجہول ہیں۔

۲۵۰ - جعفر بن محمد شیرازی:

اس کی نقل کردہ حدیث سنن دارقطنی میں منقول ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۲۵۱ - جمیل بن جریر:

اس کے حوالے سے عبداللہ بن یزید کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان منقول ہے:

امر رسول الله بشارب الخمر قال اجلدوه ثمانين.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کرنے والے شخص کے بارے میں یہ حکم دیا' آپ نے فرمایا: تم اسے اسّی کوڑے لگاؤ"۔

یہ روایت اسحاق بن ابو اسرائیل نے ہشام بن یوسف کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن صخر بن جویریہ کے حوالے سے جمیل بن جریر نامی اس راوی سے نقل کی ہے۔ ابن حزم نے اپنی کتاب "الایصال" میں یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت موضوع ہے' اس میں کوئی شک نہیں ہے' کیونکہ اس کی سند تاریکیوں پر مشتمل ہے' جو ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ عبدالرحمٰن بن صخر نامی راوی کون ہے' نہ یہ پتا چل سکا کہ جمیل بن جریر کون ہے اور نہ ہی یہ پتا ہے کہ عبداللہ بن یزید کون ہے اور نہ ہی یہ پتا ہے کہ اسحاق بن ابو اسرائیل سے یہ روایت نقل کس نے کی ہے۔

۲۵۲ - جمیل بن حماد طائی:

برقانی کہتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے دریافت کیا: جمیل بن حماد نے عصمہ بن زائل کے حوالے سے اُن کے حوالے سے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے (اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟) تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ ایک

دیہاتی سند ہے ثانوی شواہد کے طور پر اسے نقل کیا جا سکتا ہے۔

۲۵۳ - جواب بن بکیر:

اس نے کعب احبار سے جبکہ اس سے جویریہ نے روایت نقل کی ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ''الحافل'' کے مصنف نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۲۵۴ - جواب بن عثمان اسدی:

اسماعیل بن سالم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ''الحافل'' نے اس کے مصنف نے اس راوی کا بھی ذکر کیا ہے۔

حرف الحاء مہملہ

۲۵۵ - حارث بن عبداللہ لمدینی:

یہ بنوسلیم کا غلام ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خرج علینا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وابو بکر عن یمینه وعمر عن یساره فقال هکذا نبعث یوم القیامة.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے دائیں طرف تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں طرف تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں قیامت کے دن اسی طرح اُٹھایا جائے گا''۔

یہ روایت اس راوی سے ابوجعفر محمد بن صالح بن بکر کیلانی نے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت مستند نہیں ہے اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: حارث نامی یہ راوی ضعیف ہے۔

۲۵۶ - حارث بن غصین:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم.

''میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پالو گے''۔

یہ روایت اس راوی سے سلام بن سلیم نے نقل کی ہے۔ ابن عبدالبر نے کتاب ''العلم'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس سند کے ذریعے حجت قائم نہیں ہوسکتی کیونکہ حارث بن غصین نامی راوی مجہول ہے۔

۲۵۷ - حارث:

یہ زہدم بن حارث کا والد ہے۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے زہدم نے روایت نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ دونوں (باپ بیٹا) مجہول ہیں۔

۲۵۸ - حازم:

یہ بنوہاشم کا غلام ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نثر عرس کے بارے میں روایت

نقل کی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: ''کیا وجہ ہے کہ تم لوٹ مار نہیں کرتے''۔ یہ روایت اس راوی نے عصمہ بن سلیمان خزاز نے نقل کی ہے اور یہ حدیث امام طبرانی کی ''المعجم الاوسط'' میں منقول ہے۔ابن جوزی نے ''الموضوعات'' میں اس روایت کو معلل قرار دیا ہے' کیونکہ اس کی سند میں حازم اور لمازہ نامی راوی دونوں مجہول ہیں۔

۲۵۹ - حبان بن جزی معاً:

ابن قطان کہتے ہیں: یہ مجہول الحال ہے' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس کا نام حاء کے ساتھ ہے اور اس پر زیر پڑھی جائے گی' اس کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' ایک قول کے مطابق اس میں جیم پر زبر اور زاء پر زیر آئے گی' جبکہ ایک قول کے مطابق جیم پر پیش اور زاء پر زیر آئے گی۔

۲۶۰ - حبہ بن سلم:

اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے شطرنج کے بارے میں ایک مرسل روایت نقل کی ہے۔ابن جریج نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ابن قطان کہتے ہیں: اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۲۶۱ - حبہ بن سلمہ:

یہ ابووائل شقیق بن سلمہ کا بھائی ہے۔ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت مجہول ہے' وہ یہ بھی کہتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہ اُس مرسل روایت کو نقل کرنے والا شخص ہے' جس کا ذکر پہلے ہوا ہے۔

۲۶۲ - حبیب بن مخنف بن سلیم:

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ابن قطان کہتے ہیں: اپنے باپ کی طرح یہ بھی مجہول ہے۔(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کو والد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

۲۶۳ - حجاج بن شداد صنعانی مرادی (د):

اس نے ابوصالح سعید بن عبدالرحمٰن سے جبکہ اس سے ابن لہیعہ اور یحییٰ بن ازہر نے روایات نقل کی ہیں۔ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہوسکی۔(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: حیوہ بن شریح نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۲۶۴ - حجاج عائشی:

ابراہیم بن نضر نے اس کے حوالے سے ابوحمزہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابراہیم بن نضر کے حالات میں اس کا ذکر ہوا ہے۔

۲۶۵ - حجر بن عنبس حضرمی (د ت):

ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام ابوالعنبس ہے' یہ بات سفیان ثوری نے بیان کی ہے۔اور امام بخاری اور امام ابوزرعہ نے

اسے ہی درست قرار دیا ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ ان دونوں کے قول کو کیسے درست قرار دے دیا گیا ہے' جبکہ یہ حجر بن عنبس' ابوعنبس ہوگا' اللہ جانتا ہے کہ ان دونوں حضرات سے میری مراد ہے' امام بخاری اور امام ابوزرعہ نے یہ بات جان لی ہوگی کہ اس کی دوسری کنیت بھی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) بعض حضرات نے اس کی کنیت ابوالسکن بیان کی ہے۔ اس نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے سلمہ بن کہیل اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہوسکی' کیونکہ مستور وہ شخص ہوتا ہے جس کے حوالے سے ایک سے زیادہ ایسے راویوں نے روایات نقل کی ہوں جس کی حدیث کو قبول کرنے میں اختلاف پایا جاتا ہو' اور یہ اختلاف اُس وجہ سے مسترد ہو جاتا ہے کہ اسلام کے بعد عادل ہونا اصل مقصود ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یحییٰ بن معین اور ابوحاتم بن حبان اور ابوبکر خطیب نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ترمذی نے اس کے حوالے سے منقول حدیث کو حسن قرار دیا ہے' جو بلند آواز میں آمین کہنے کے بارے میں ہے۔ امام دارقطنی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے' اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جب ابن قطان نے امام دارقطنی کی اس حدیث کو صحیح قرار دینے کو نقل کیا تو یہ کہا کہ یوں لگتا ہے جیسے وہ اس بات سے واقف ہیں کہ حجر نامی راوی ثقہ ہے۔

۲۶۶ - حدیج بن ابوعمرو مصری:

اس نے مستورد بن شداد سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے' یہ بات ابن یونس نے ''تاریخ مصر'' میں بیان کی ہے' وہ فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کہاں سے تعلق رکھتا ہے۔ ابن ابوحاتم نے ''الجرح والتعدیل'' میں اس کا ذکر کیا ہے' جبکہ ابن حبان نے تابعین کے طبقے میں اس کا ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ دونوں حضرات اس راوی کی روایت کے حوالے سے واقف نہیں ہیں' جو اس راوی نے مستورد سے نقل کی ہے' البتہ ابن حبان نے یہ کہا ہے کہ اس کا نام حدیج بن عمرو ہے اور اُنہوں نے یہ کہا ہے: حارث بن یزید نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' جو حدیث ذکر ہوئی ہے اُسے امام طبرانی نے ''معجم کبیر'' میں مختلف اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے' جس میں حضرت مستورد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

لکل امة اجل وان اجل محمد مائة سنة فاذا جاء ت المائة اتاها ما وعدها الله قال ابن لهيعة يعني كثرة الفتن.

''ہر اُمت کی ایک انتہائی حد ہوتی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی انتہائی حد ایک سو سال ہے' جب ایک سو سال ہو جائیں گے تو اس اُمت کے پاس وہ چیز آجائے گی جس کا اللہ تعالیٰ نے اس سے وعدہ کیا ہے''۔

ابن لہیعہ کہتے ہیں: اس سے مراد فتنوں کا زیادہ ہونا ہے۔

۲۶۷ - حدیج:

اس کا اسم منسوب ذکر نہیں ہوا۔ ابن حزم نے یہ بات نقل کی ہے: اس نے نمازِ خوف میں دو مرتبہ رکوع کرنے اور چار سجدے کرنے سے متعلق حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ حمانی کی نقل کردہ حدیث ہے اور شریک اور حدیج کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں وہ ضعیف ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: حدیج نامی راوی مجہول ہے۔ (امام ذہبی

فرماتے ہیں:) یہ حدیج بن معاویہ ہے جو زہیر بن معاویہ کا بھائی ہے۔ جس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں ہوا ہے۔ میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے کیونکہ ابن حزم نے حدیج نامی اس راوی کو مجہول قرار دیا ہے اور اُن کے نزدیک یہ خدیج بن معاویہ کی بجائے کوئی اور شخص ہے۔

۲۶۸ - حدید بن حکیم ازدی:

امام دارقطنی نے ''المؤتلف والمختلف'' میں یہ بات بیان کی ہے: حدید بن حکیم اور اُس کا بھائی مرزام شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے اور یہ اُن افراد میں سے ہیں جنہوں نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن فضال نے اس کا ذکر کیا ہے اور ابن ماکولا نے اس کی مانند بیان کیا ہے۔

۲۶۹ - حریز بن ابوحریز بن عبداللہ بن حسین ازدی کوفی:

یہ بجستان کے قاضی کا بیٹا ہے۔ اس نے زرارہ بن اعین اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے علی بن رباط عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے ''المؤتلف والمختلف'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک شیخ ہے۔ ابن ماکولا نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے کہ حریز شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے۔

۲۷۰ - حریز......:

۲۷۱ - حزام طائی:

امام بیہقی نے ''المدخل'' میں مرسل حدیث کے ضعیف ہونے کے باوجود اُس سے استدلال کرنے سے متعلق باب میں یہ بات بیان کی ہے کہ اُنہوں نے ابراہیم بن یزید نخعی کا ذکر کیا کہ اُس نے مجہول لوگوں سے روایات نقل کی ہیں اور اُن لوگوں سے اس کی طرح کے افراد نے نقل نہیں کی ہیں جیسے ہنی بن کوثرہ۔

۲۷۲ - حسن بن احمد ہمذانی:

اس نے عبداللہ بن محمد بن جعفر بن شاذان کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ سیدہ فاطمہ حضرت علی حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم کے فضائل کے بارے میں ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ ابن جوزی نے ''الموضوعات'' میں یہ بات بیان کی ہے: شاید یہ ابن شاذان کی ایجاد ہے یا اُس کے ساتھی حسن بن احمد ہمدانی کی ایجاد ہے۔ ابن جوزی کے قول کو ''میزان الاعتدال'' کے مصنف نے عبداللہ بن محمد بن جعفر کے حالات میں نقل کیا ہے۔

۲۷۳ - حسن بن بشار ابوعلی بغدادی:

اس نے حران میں سکونت اختیار کی تھی۔ حافظ ابوعروبہ حسین بن محمد حرانی اپنی تاریخ میں بیان کرتے ہیں: ہم نے اس سے روایات نوٹ کی تھیں پھر اس کا معاملہ ہمارے سامنے اختلاط کا شکار ہو گیا اور اس کی تحریرات میں منکر احادیث ظاہر ہوئیں تو ہمارے ساتھیوں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا وہ یہ کہتے ہیں: اس کا انتقال 250 ہجری کے بعد ہوا تھا۔

۲۷۴ - حسن بن سعد ابو علی معتزلی:

اس نے دبری سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو القاسم بن طحان نے ''تاریخ مصر'' پر اپنی ذیل میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ راوی ضعیف ہے۔

۲۷۵ - حسن بن سلیمان:

اس کا لقب قبطیہ ہے۔ ابن قطان نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔ ابن عبد البر کی کتاب ''التمہید'' میں اس کے حوالے سے عثمان بن محمد بن ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک مرفوع حدیث منقول ہے جو بتیراء کی ممانعت کے بارے میں ہے اور اس سے مراد ایک رکعت وتر ادا کرنا ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ حدیث ایک شاذ حدیث ہے اور اس کے اُن راویوں کی بنیاد پر یہ بلند نہیں ہوتی' جن کی عدالت معروف ہی نہیں ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ دراوردی سے نیچے کے راوی ایسے نہیں ہیں' جن سے چشم پوشی کی جا سکے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس طرح کے راویوں کو مجہول قرار نہیں دیا جا سکتا' یہ حسن بن سلیمان بن سلام فزاری ہے جس کی کنیت ابو علی ہے اور اس کا شمار حافظانِ حدیث میں ہوتا ہے۔ ابن یونس نے ''تاریخ مصر'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ ثقہ اور حافظ تھا' اس کا انتقال ہفتے کے دن 27 جمادی الثانی کو 261 ہجری میں ہوا۔

۲۷۶ - حسن بن عبد اللہ عرنی کوفی (خ م دس ق):

اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے سلمہ بن کہیل اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کتاب ''الثقات'' میں بیان کرتے ہیں: یہ غلطی کرتا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں کیا۔ امام احمد بن حنبل نے بھی یہی کہا ہے کہ اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے سماع نہیں کیا۔ امام ابو زرعہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۲۷۷ - حسن بن عبد الرحمٰن کاتب:

اس نے امام شعبی سے جبکہ اس سے وکیع نے روایات نقل کی ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابن ابو حاتم کہتے ہیں: وکیع نے اسی طرح بیان کیا ہے' میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ مجہول ہے۔ امام ذہبی نے ''الضعفاء'' میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔

۲۷۸ - حسن بن عبید اللہ بن عروہ ابو عروہ نخعی کوفی (م):

اس نے ابو وائل اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے شعبہ' ثوری اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دار قطنی نے کتاب ''العلل'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ قوی نہیں ہے اور اسے اعمش پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ یحییٰ بن معین' ابو حاتم' امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ فلاس کہتے ہیں: اس کا انتقال 139 ہجری میں ہوا۔

۲۷۹ - حسن بن علی بن فرات ابوعلی کرمانی:

اس نے یزید بن ہارون سے جبکہ اس سے احمد بن حسن نقاش نے روایات نقل کی ہیں۔ ابونعیم نے ''تاریخ اصبہان'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ 280 ہجری کے آس پاس اصبہان آیا تھا' اس کی نقل کردہ حدیث میں کچھ کمزوری پائی جاتی ہے۔

۲۸۰ - حسن بن علی بن محمد بن اسحاق بن یزید حلبی:

ابوالقاسم بن طحان نے ابن یونس کی ''تاریخ الغرباء'' کے ذیل میں یہ بات بیان کی ہے: میں نے اس سے کچھ احادیث کا سماع کیا ہے' جو مستند نہیں ہیں۔

۲۸۱ - حسن بن علی بن محمد ہذلی خلال حلوانی:

اس نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی' اس کی کنیت ابوعلی اور ایک قول کے مطابق ابو محمد ہے۔ اس نے عبدالصمد بن عبدالوارث' امام عبد الرزاق اور دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے امام نسائی کے علاوہ صحاح ستہ کے تمام مؤلفین نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' اُن کے صاحبزادے عبداللہ نے اُن سے اس راوی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اس کے بارے میں اس چیز سے واقف نہیں ہوں کہ اس نے علمِ حدیث کو باقاعدہ حاصل کیا اور نہ ہی میں نے اسے باقاعدہ طور پر علمِ حدیث حاصل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں: امام احمد کے صاحبزادے کہتے ہیں: میرے والد نے اس کی تعریف نہیں کی۔ پھر اُنہوں نے کہا: اس کے بارے میں مجھے کچھ ایسی اطلاعات پہنچی ہیں جن کی وجہ سے میں اسے ناپسند کرتا ہوں اور میرا یہ خیال ہے کہ میں اسے کمتر سمجھتا ہوں۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا: ثغر کے رہنے والے لوگ اس سے راضی نہیں تھے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ اپنے علم پر عمل نہیں کرتا تھا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ تھا۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ ثقہ تھا' ثبت تھا اور متقن تھا۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ ثقہ اور حافظ تھا' اس کا انتقال 242 ہجری میں مکہ میں ہوا۔

۲۸۲ - حسن بن عمران:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جہر کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں ابراہیم بن محمد کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے: نہ تو اس کی شناخت ہوسکی ہے اور نہ ہی اس سے روایت نقل کرنے والے شخص کی شناخت ہوسکی ہے۔

۲۸۳ - حسن بن عمران شامی عسقلانی (د):

اس کے حوالے سے امام ابوداؤد نے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

انه صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم فكان لا يتم التكبير.

''اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی تکبیر مکمل نہیں کی تھی''۔

یہ روایت اس راوی سے شعبہ نے نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد طیالسی اور امام بخاری فرماتے ہیں: یہ روایت مستند نہیں ہے۔ محمد بن جریر طبری نے بھی اسے مسترد کیا ہے' اُنہوں نے حسن بن عمران کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ ابوحاتم نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ایک بزرگ ہے۔

۲۸۴ - حسن بن کثیر:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ موقوف روایت نقل کی ہے:

اذا رایتم معاویة علی منبری فاقبلوه فانه امین مامون.

''جب تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو تو اُسے قبول کرلو کیونکہ وہ امین اور مامون ہے''۔

یہ روایت خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: میں نے اس روایت کو صرف اسی حوالے سے نوٹ کیا ہے اور اس کی سند کے تمام رجال جو محمد بن اسحاق اور ابوزبیر کے درمیان میں ہیں' وہ سب مجہول ہیں۔ ''میزان الاعتدال'' میں یہ بات منقول ہے کہ حسن بن کثیر نامی راوی اس کے علاوہ کوئی اور شخص ہے' غالب گمان یہی ہے کہ ایسا ہی ہے۔

۲۸۵ - حسن بن محمد بن علی بن ابوطالب:

یہ محمد بن حنفیہ کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے عمرو بن دینار' زہری اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ مصعب زبیری کہتے ہیں: یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ارجاء کے عقیدے کے بارے میں کلام کیا ہے۔ مغیرہ بن مقسم نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔ امام دارقطنی نے ''المؤتلف والمختلف'' میں ابوبصیر یحییٰ بن قاسم کا یہ بیان روایت کیا ہے' وہ کہتے ہیں: حسن بن محمد مرجئہ فرقے کے لوگوں کی سی رائے رکھتے تھے۔

حماد بن سلمہ نے عطاء بن سائب کے حوالے سے زاذان اور میسرہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ دونوں حسن بن محمد کے پاس گئے اور اُن کو اُس تحریر کے حوالے سے ملامت کی جو اُنہوں نے ارجاء کے عقیدے کے بارے میں مرتب کی تھی' تو اُنہوں نے کہا: میری یہ خواہش ہے کہ میں مر چکا ہوتا اور میں نے اسے تحریر نہ کیا ہوتا۔ تو یہ شخص ثقہ شمار ہوگا۔ ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ اختلاف کے سب سے بڑے عالم تھے۔ امام دارقطنی نے ''المؤتلف والمختلف'' میں یہ بات بیان کی ہے: حدیث کو نقل کرنے میں یہ مستند ہیں اور صحاح ستہ کے مؤلفین نے ان سے استدلال کیا ہے اور اب اس بات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا کہ ان کی نسبت ارجاء کی طرف کی گئی ہے' کیونکہ یہ بات منقول نہیں ہے کہ یہ اس عقیدے کی طرف دعوت دیتے تھے' بلکہ ان کے بارے میں تو یہ روایت منقول ہے کہ یہ اُس کی مذمت کرتے تھے' جیسا کہ ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۲۸۶ - حسن بن محمد بن حسن سکونی کوفی:

اس کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ امام دارقطنی اور محمد بن حسین ازدی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

صنفان من امتی لیس لهما فی الاسلام نصیب القدریة والرافضة.

''میری اُمت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے' قدریہ فرقے کے لوگ اور رافضہ فرقے کے لوگ''۔

پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس سند کے ساتھ یہ روایت جھوٹی ہے اور اس میں امام مالک سے نیچے کے تمام راوی ضعیف ہیں۔

۲۸۷ - حسن بن محمد کرخی:

اس نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے ابراہیم بن میسرہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من تورع عن الكذب ملك لسانه وقل كلامه.

''جو شخص جھوٹ سے بچتا ہے' وہ اپنی زبان کا مالک ہو جاتا ہے اور اُس کا کلام کم ہو جاتا ہے''۔

اس سے ابوجعفر نجیرمی نے روایت نقل کی ہے۔ ابن ماکولا نے ''الاکمال'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ راوی مجہول ہونے کی مانند ہے' اُنہوں نے اس کے حوالے سے یہ حدیث بھی روایت کی ہے۔

۲۸۸ - حسن بن مسکین نحاس:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرا فى الوتر سبح اسم ربك الاعلى وقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ' سورۃ الکافرون' سورۃ الاخلاص' سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت کرتے تھے''۔

یہ روایت اس سے اسحاق بن ابراہیم بن نصر اور اسحاق بن موسیٰ نے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت ثابت نہیں ہے اور حسن بن مسکین نامی راوی ضعیف ہے۔

۲۸۹ - حسن بن منصور:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الصائم فی عبادة ما لم يغتب.

''روزہ دار اُس وقت تک عبادت کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ غیبت نہیں کرتا''۔

یہ روایت ابن عدی نے قاسم بن زکریا کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے اور اس میں خرابی کی جڑ عبدالرحیم ب ہارون غسانی نامی راوی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: حسن بن منصور نامی راوی کی حالت معروف نہیں ہے۔

۲۹۰ - حسن بن ہمام:

اس نے سعید بن زرعہ خزاف سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں' اُنہوں نے یہ بات سعید بن زرعہ کے ترجمہ میں نقل کی ہے۔

۲۹۱ - حسن بن یوسف بن ملیح بن صالح طرائفی مصری:

اس نے محمد بن عبدالحکم' بحر بن نصر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 320 ہجری کے بعد ہوا تھا' یہ بات امام دارقطنی نے ''المؤتلف والمختلف'' میں بیان کی ہے۔ اس راوی کا ذکر ان لوگوں کے ضمن میں کیا ہے جن کے دادا کا نام ملیح' یعنی میم پر پیش اور لام پر زبر کے ساتھ ہے۔ ابن ماکولا نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔ اُنہوں نے اس راوی کے حوالے سے ایک منکر حدیث بھی نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے:

اتقوا النار ولو بشق تمرة.

''آگ سے بچنے کی کوشش کرو' خواہ نصف کھجور کے ذریعے کرو''۔

یہ روایت امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں عمر بن احمد بن عثمان مروزی کے حوالے سے حسن نامی اس راوی سے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: اس سند کے ساتھ یہ روایت منکر ہے اور مستند نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس روایت کے حوالے سے الزام اسی راوی پر ہے' یا تو اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے' یا وہم کی بنیاد پر ایسا کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے علاوہ بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں اور حسن بن یوسف کے حوالے سے ابوعبداللہ بن مندہ نے بھی روایات نقل کی ہیں اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ راوی حسن بن یوسف بن یعقوب بن میمون حدادی ہوگا' جو جامع عتیق کا امام تھا۔ کیونکہ اُس نے بحر بن نصر اور محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اُس سے ابن مندہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۹۲ - حسین بن احمد بلخی:

اس نے فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے محمد بن عمرو اور ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

انین المریض تسبیح الحدیث. ''بیمار کی آہ و زاری بھی تسبیح شمار ہوتی ہے'' الحدیث۔

یہ روایت اس راوی سے ابوشعیب صالح بن زیاد سوسی نے روایت کی ہے۔ ابوبکر خطیب نے ''تاریخ بغداد'' میں یہ کہا ہے: ابوشعیب اور اُس کے اوپر کے تمام راوی ثقہ ہونے کے حوالے سے معروف ہیں' صرف بلخی کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ وہ مجہول ہے۔ اُنہوں نے یہ بات محمد بن حسن بن حسین بن عثمان بن زیاد بن صبہ کے حالات میں نقل کی ہے۔

۲۹۳ - حسین بن سعید بن مہند ابوعلی شیرزی:

اس نے میانجی' ابن خالویہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے عبدالعزیز کتانی نے حدیث روایت کی ہے۔ وہ یہ

کہتے ہیں: اس پر شیعہ ہونے کا الزام ہے اور میں نے نیکی، عبادت گزاری اور پرہیزگاری میں اس جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا' اس کا انتقال ستائیس رمضان المبارک میں 415 ہجری میں ہوا۔

۲۹۴ - حسین بن نصر مؤدب:

اس کے حوالے سے سنن دار قطنی میں روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

- اجعلوا ائمتكم خياركم فانهم وفدكم فيما بينكم وبين الله عز وجل.

''اپنے بہترین لوگوں کو اپنا امام بناؤ' کیونکہ وہ تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ترجمان ہوتے ہیں''۔

اس میں خرابی سلیمان بن سلیم نامی راوی اور عمرو بن فائد نامی راوی ہے' کیونکہ یہ دونوں انتہائی ضعیف ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: حسین بن نصر کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۲۹۵ - حسین بن یزید:

اس نے جعفر بن محمد (یعنی امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کے حوالے سے سنن دار قطنی میں ایک روایت منقول ہے' اس کا ذکر حسن بن حکم کے حالات کے تحت ہو چکا ہے۔

۲۹۶ - حشرج بن عائذ بن عمرو مزنی:

اس کے والد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' اس سے اس کے بیٹے عبداللہ بن حشرج نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۲۹۷ - حصین بن قبیصہ فزاری (دس ق):

اس نے حضرت علی' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے رکین بن ربیع اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت پتا نہیں چل سکی۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۹۸ - حصین بن قیس بن عاصم:

اس نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اسلمت فامرني النبي صلى الله عليه وسلم ان اغتسل بماء وسدر.

''میں نے اسلام قبول کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کروں''۔

یہ روایت اس راوی سے عبداللہ بن خلیفہ بن حصین نے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت مجہول ہے' بلکہ اس کی ذات کے اعتبار سے اس کا ذکر ہی نہیں ہوا' کیونکہ اس کا ذکر امام بخاری کی کتاب میں یا ابن ابوحاتم کی کتاب میں نہیں ہے' البتہ کسی اور کے حالات میں ضمنی طور پر ہوا ہو تو کچھ نہیں کہہ سکتے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے اور جو حدیث ذکر ہوئی ہے' اُسے ابوعلی بن سکن نے اسی طرح نقل کیا ہے اور یہ حدیث امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے خلیفہ بن حصین کے حوالے سے اُس کے دادا قیس بن عاصم کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کی سند میں حصین بن قیس نامی اس راوی کا ذکر نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۲۹۹ - حفص بن ابوداؤد:

اس نے محمد بن ابولیلیٰ سے جبکہ اس سے ابوالربیع زہرانی نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ حدیث سنن دارقطنی میں ہے۔ امام دارقطنی نے سنن دارقطنی کی کتاب الحج میں یہ بات بیان کی ہے: یہ راوی ضعیف ہے۔

۳۰۰ - حفص بن سلیمان غاضری:

بظاہر یہ لگتا ہے کہ اس نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابوالربیع زہرانی نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۰۱ - حفص آبری کوفی:

اس نے اسماعیل بن سمیع کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

العلماء امناء الرسل علی عباد اللہ ما لم یخالطوا السلطان الحدیث.

''اللہ کے بندوں کے لئے علماء رسولوں کے امین ہوتے ہیں' جب تک وہ حاکمِ وقت کے ساتھ میل جول اختیار نہ کریں'' الحدیث۔

عقیلی کہتے ہیں: حفص کوفی کی نقل کردہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔ ہم نے یہ روایت حاکم اور ابونعیم کے حوالے سے نقل کی ہے اور ان دونوں نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ابوحفص عبدی سے منقول ہے۔ اس روایت کو ابن جوزی نے ''الموضوعات'' میں نقل کیا ہے اور اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ روایت عمر بن حفص عبدی کے حوالے سے اسماعیل بن سمیع سے منقول ہے اور عمر بن حفص عبدی کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں بھی ہوا ہے۔

۳۰۲ - حماد بن حسن:

اس نے امام ابوداؤد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن عدی کے استاد محمد بن جعفر بن یزید نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت پتا نہیں چل سکی۔

۳۰۳ - حماد تنوخی:

خطیب بغدادی نے ''تاریخ بغداد'' میں عمر بن محمد خطیب عکبری کے حالات میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

تجاوز الله عن امتي ما حدثت به انفسها ما لم تعمل به او تتكلم به.

اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کی اُن چیزوں سے درگزر کیا ہے جو وہ ذہن میں سوچتے ہیں' جب تک وہ اُس پر عمل نہیں کرتے یا اُس کے بارے میں کلام نہیں کرتے''۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: امام دارقطنی کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ اُنہوں نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد یہ کہا ہے: ہشام کے حوالے سے اُن کے والد سے منقول ہونے کے طور پر یہ روایت جھوٹی ہے اور حماد تنوخی نامی راوی مجہول ہے اور اس روایت کا سارا وزن خطیب عکبری نامی اس راوی پر ہے کیونکہ یہ حدیث ایجاد کرنے کے حوالے سے مشہور ہے۔

۳۰۴ - حمد بن حمد:

علی بن رباط نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے۔ ابن فضال نے اس کا ذکر کیا ہے' امام دارقطنی نے یہ بات ''المؤتلف والمختلف'' میں بیان کی ہے۔

۳۰۵ - حمزہ بن ابو اسید ساعدی:

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت معروف نہیں ہے' اگرچہ محمد بن عمرو اور عبدالرحمٰن بن غسیل نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۰۶ - حمویہ بن حسین بن معاذ قصار:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما من زرع على الارض ولا ثمار على الشجر الا عليها مكتوب بسم الله الرحمن الرحيم هذا رزق فلان بن فلان.

''زمین میں جو کچھ بھی بویا جاتا ہے اور درخت پر جو بھی پھل لگتا ہے' اُس پر یہ لکھا ہوا ہوتا ہے: اللہ کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے! یہ فلاں بن فلاں کا رزق ہے''۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے اس کے پوتے قاسم بن غانم بن حمویہ نے نقل کی ہے۔ محمد بن نعیم ضبی کہتے ہیں: حمویہ اسے احمد بن خلیل نامی راوی کے حوالے سے نقل کرنے میں منفرد ہے اور یہ مقبول نہیں ہے کیونکہ احمد بن خلیل نامی راوی ثقہ اور مامون ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ روایت ابوعلی محمد بن علی بن عمر نے احمد بن خلیل کے حوالے سے نقل کی ہے اور ابوعلی محمد بن علی مذکر نامی راوی کذاب ہے اور حدیث چوری کرنے کے حوالے سے معروف ہے۔ اس کے بارے میں ہماری یہ رائے ہے کہ اُس نے یہ روایت حمویہ سے چوری کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ خطیب نے یہ بات احمد بن خلیل کے حالات میں ذکر کی ہے۔

۳۰۷ - حمویہ سمرقندی ابوحفص:

اس نے احمد بن طاہر سمرقندی کے حوالے سے عمرو بن احمد عمری سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے جس میں خرابی کی جڑ یا تو احمد بن طاہر

ہے یا اُس سے روایت نقل کرنے والا شخص ہے۔ یہ بات ادریسی نے ذکر کی ہے ورامام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں احمد بن طاہر کے حالات میں بیان کی ہے۔

۲۰۸ - حمید بن ابوالجون اسکندرانی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم محمرا وجهه يجر رداءه فصعد المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال يا ايها الناس ان الله زادكم صلاة الى صلاتكم وهي الوتر.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کا چہرۂ مبارک سرخ تھا اور آپ چادر گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے' آپ منبر پر چڑھے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا کی ہے اور وہ وتر کی نماز ہے''۔

یہ روایت اس راوی سے علی بن سعید رازی نے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ''غرائبِ مالک'' میں یہ بات بیان کی ہے: حمید بن ابو الجون نامی راوی ضعیف ہے۔ امام دارقطنی نے اس راوی کے حوالے سے اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے:

اوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم واوتر المسلمون.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا کیے اور مسلمانوں نے بھی وتر ادا کیے''۔

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ الفاظ ثابت نہیں ہیں۔ ابن یونس نے اس کا ذکر ''تاریخ مصر'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ اس نے وہب بن مالک کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے جس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۲۰۹ - حمید بن حکیم:

اس کی نقل کردہ حدیث سنن دارقطنی میں ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۲۱۰ - حمید بن جحیر:

امام بخاری کہتے ہیں: اس کے بارے میں زائدہ نے تصحیف کرتے ہوئے یہ کہا ہے: اس کا نام جعید بن جحیر ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: حالت کے اعتبار سے یہ مجہول ہے۔

۲۱۱ - حنان بن سدیر بن حکیم بن صہیب صیرفی کوفی:

امام دارقطنی نے ''العلل'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے' انہوں نے یہ بات ''المؤتلف والمختلف'' میں بھی بیان کی ہے۔ اسی طرح ابونصر بن ماکولا نے ''الاکمال'' میں یہ بات بیان کی ہے۔ اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے اس کے علاوہ عمرو بن قیس ملائی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عباد بن یعقوب' محمد بن ثواب ہنائی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ احادیث میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے

ارشاد فرمایا ہے:

من شرب شربة فلذ منها لم تقبل منه صلاة اربعین لیلة وکان حقاً علی الله ان یسقیه من طینة الخبال.

''جو شخص کوئی ایسا مشروب پئے جس کی وجہ سے اُسے نشہ ہو جائے تو چالیس دن تک اُس کی نماز قبول نہیں ہو گی اور اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے کہ وہ اُسے طینۃ الخبال (جہنمی کی پیپ) پلائے''۔

۳۱۲ - حنان بن ابو معاویہ قیسی:

یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے' ابن فضال نے اس کا ذکر کیا ہے' یہ بات امام دار قطنی نے ''المؤتلف والمختلف'' میں اس کے علاوہ ابن ماکولا نے بھی بیان کی ہے۔

۳۱۳ - حیان:

اس نے تیمی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے روایات نقل کی ہیں۔ میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

حرف الخاء معجمہ

۳۱۴ - خارجہ بن اسحاق سلمی:

یہ اہلِ مدینہ میں سے ہے۔ اس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوالغصن ثابت بن قیس نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو بزار نے بھی نقل کی ہے' پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس میں علت یہ ہے کہ خارجہ سلمی نامی راوی کی حالت مجہول ہے۔ ابن حبان نے اس راوی کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۳۱۵ - خالد بن اسماعیل مخزومی:

اس نے امام مالک سے جبکہ اس سے احمد بن یعقوب نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی نے امام مالک سے روایات نقل کرنے والوں کے اسماء میں یہ بات ذکر کی ہے: یہ دونوں مجہول ہیں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ خالد بن اسماعیل کے علاوہ کوئی اور شخص ہے جس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں ہوا ہے۔ خطیب بغدادی نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے۔

۳۱۶ - خالد بن الیاس مدنی:

اس نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں خالد بن ایاس کے ذکر کے بعد کیا ہے اور ان دونوں کو دو آدمی قرار دیا ہے' جبکہ ''میزان الاعتدال'' نے اُنہوں نے ان دونوں کو اکٹھا کر دیا ہے اور ان دونوں کے لئے ایک ہی جگہ پر حالات نقل کیے ہیں' اور یہی درست ہے۔

۳۱۷ - خالد بن حرملہ عبدی:

اس نے ابونضرہ کی اہلیہ زینب سے جبکہ اس خاتون کے علاوہ دیگر لوگوں سے بھی روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے محمد بن سعید بن ولید خزاعی' نصر بن علی اور معلّٰی بن اسد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۳۱۸ - خالد بن زید جہنی (دس):

اس نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے تیراندازی کی فضیلت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی حدیث کے بارے میں اُنہوں نے یہ کہا ہے: اس میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

۲۱۹ - خالد بن سعید بن ابو مریم:

یہ ابن جدعان کا غلام ہے اور اس کا اسم منسوب تیمی مدنی ہے۔ اس نے سعید بن عبدالرحمٰن بن رقیش اور نعیم مجمر سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے عبداللہ اس کے علاوہ عطاف بن خالد نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: خالد بن سعید اور اُس کا بیٹا دونوں مجہول ہیں۔ حافظ جمال الدین مزی نے ''تہذیب الکمال'' میں یہ بات بیان کی ہے: ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' لیکن میں نے اس کا ذکر ابن حبان کی کتاب ''الثقات'' میں نہیں دیکھا' اُنہوں نے اُس خالد بن سعید کا ذکر کیا ہے جس نے مطلب بن حنطب سے روایات نقل کی ہیں' اس راوی سے محمد بن معن غفاری نے روایات نقل کی ہیں اور شیخ جمال الدین نے یہ گمان کیا کہ وہ راوی یہ ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے ''تہذیب'' میں ابن سعید بن ابو مریم کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے کہ محمد بن معن نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ اس کی بجائے کوئی اور شخص ہے' تو وہ شخص جس کا ذکر کتاب ''الثقات'' میں ہوا ہے' اُس کا اسم منسوب بیان نہیں ہوا۔ امام بخاری اور ابن ابو حاتم نے دونوں کے درمیان فرق کیا ہے اور میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے ان دونوں کو ایک ہی فرد قرار دیا ہو۔

۲۲۰ - خالد بن سعید کوفی:

امام ذہبی نے ''الضعفاء'' میں اس کا ذکر کیا ہے اور ابن عدی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہوتی ہے' یہ خالد بن سعد ہے' جس کے حوالے سے خ' س' ق نے اس کے آقا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۲۱ - خالد بن عامر بن عیاش:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من كنت مولاه فعلي مولاه۔

''میں جس کا مولا ہوں' علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

خالد نامی اس راوی کی اس حدیث میں متابعت نہیں کی گئی۔ امام دارقطنی نے ''المؤتلف والمختلف'' میں اسی طرح بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے: درست یہ ہے کہ یہ سعید بن وہب کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۲۲۲ - خالد بن عبدالملک باہلی:

اس نے حجاج بن ارطاۃ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اسماعیل بن عیاش نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو زرعہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۲۲۳ - خالد بن عطاء بصری:

اس نے عبدالرحمٰن بن اسحاق بن ابی شیبہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے زکریا بن یحییٰ رازی نے روایات نقل کی ہیں جو ابراہیم بن موسیٰ کا پڑوسی تھا۔ امام ابو حاتم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ معروف نہیں ہے۔

۳۲۴ - خالد بن محمد نخعی کوفی:

اس نے لیث بن ابوسلیم سے جبکہ اس سے ابوسعید اشج نے روایات نقل کی ہیں۔امام ابوحاتم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۳۲۵ - خالد بن یزید جُمحی:

اس نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام اوزاعی نے روایات نقل کی ہیں۔امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۲۶ - خالد بن سلمہ ابوسلمہ جہنی کوفی:

اس نے منصور بن معتمر' اعمش اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عباد بن ثابت' ابو بدر اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔اس کی نقل کردہ حدیث سنن دار قطنی میں ہے۔امام دار قطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے' اُنہوں نے یہ بھی فرمایا ہے: یہ وہ نہیں ہے جس کے حوالے سے زکریا بن ابوزائدہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) وہ شخص جس کے حوالے سے زکریا نے روایات نقل کی ہیں وہ خالد بن سلمہ بن عاص بن ہشام مخزومی ہے جس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں ہوا ہے۔

۳۲۷ - خالد بن شمیر سدوسی بصری (خ دس ق):

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت انس رضی اللہ عنہم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے صرف اسود بن شیبان نے روایت نقل کی ہے' یہ بات ''مختصر التہذیب'' کے مصنف نے بیان کی ہے۔امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۳۲۸ - خالد:

اس کا اسم منسوب بیان نہیں ہوا۔اس کے حوالے سے اس کے بیٹے نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے۔امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ دونوں (باپ' بیٹا) مجہول ہیں' یعنی خالد اور اُس کا بیٹا۔ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: خالد ایک بزرگ ہے جو مرسل روایات نقل کرتا ہے۔اس کے حوالے سے اس کے بیٹے محمد بن خالد نے روایات نقل کی ہیں' میں ان دونوں سے واقف نہیں ہوں' اُن کا کلام یہاں پر ختم ہوا۔''میزان الاعتدال'' کے مصنف نے میم کے باب میں محمد بن خالد کی اُس کے والد کے حوالے سے اُس کے دادا ابوخالد سلمی سے نقل کردہ روایت کا ذکر کیا ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ لوگ کون ہیں' اُن کی بات بھی یہاں پر ختم ہوئی۔اُنہوں نے خالد نامی راوی کا ذکر اُس سے متعلق باب میں نہیں کیا۔

۳۲۹ - خراش بن عبداللہ:

یہ راوی مستند نہیں ہے' یہ بات موصلی نے بیان کی ہے۔ابوالعباس نباتی نے ''الکامل'' پر اپنے لکھے گئے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے اور

اس کے حوالے سے یہ حدیث ذکر کی ہے:

اذا استلقى احدكم فلا يضع احدى رجليه على الاخرى.

''جب کوئی شخص چت لیٹا ہوا ہو تو وہ اپنا ایک پاؤں دوسرے پر نہ رکھے''۔

یہ روایت سلیمان تیمی نے اس راوی کے حوالے سے ابوزبیر کے حوالے سے جابر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور ایک قول کے مطابق حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے، جس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں ہے۔

۲۳۳۰ - خشیش بن قاسم موصلی:

اس نے ابوہرمز سے جبکہ اس سے فضل بن جعفر بغدادی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن ابو حاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۲۳۳۱ - خصاف بن عبدالرحمٰن جزری:

یہ خصیف کا بھائی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ بناتی نے اس کا ذکر ''الکامل'' پر لکھے گئے ذیل میں گیا ہے۔ ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ اور اس کا بھائی خصیف توأم تھے۔ ابن ابوحاتم نے یہ کہا ہے: اس نے سعید بن جبیر سے جبکہ اس سے رے کے قاضی عنبسہ بن سعید نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس نے تابعین کی ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے شہر کے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال ابوالعباس کے دورِ حکومت میں ہوا تھا۔

۲۳۳۲ - خضر بن عمرو عرنی:

امام دارقطنی نے ''المؤتلف والمختلف'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: ابوالعباس بن سعید نے اس کا ذکر اُن لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے امام باقر رضی اللہ عنہ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے یا ان دونوں میں سے کسی ایک سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۳۳۳ - خضر بن مسلم ابوہاشم نخعی:

امام دارقطنی ''المؤتلف والمختلف'' میں بیان کرتے ہیں: یہ بھی شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے۔

۲۳۳۴ - خلف بن عبیداللہ صنعانی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رجب کے پہلے جمعہ کی رات میں صلوٰۃ الرغائب پڑھنے سے متعلق روایت نقل کی ہے۔ ابوموسیٰ مدینی کہتے ہیں: مجھے علم نہیں تھا' میں نے اس روایت کو نوٹ کیا ہے اور یہ صرف ابن جہضم کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس کی سند کے تمام راوی غیر معروف ہیں۔ حافظ عبدالوہاب

انماطی کہتے ہیں: اس کے رجال مجہول ہیں' میں نے ان کی تمام کتابوں میں تحقیق کی' لیکن یہ مجھے نہیں ملے۔

۳۳۵ - خلف بن عمرو:

اس نے کلیب بن وائل سے جبکہ اس سے ابوسعید اشج سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ مجہول ہے۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں کیا ہے' اُنہوں نے اس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں نہیں کیا۔

۳۳۶ - خلید بن مسلم:

اس نے حماد بن زید سے ایک مجہول روایت نقل کی ہے۔ مصنف نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں اسی طرح کیا ہے۔ بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ خلیل بن مسلم ہے کیونکہ اس نے حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں اور اس راوی کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں ہوا ہے۔

۳۳۷ - خلیفہ ابوہبیرہ:

ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۳۸ - خلیل بن ہند سمنانی:

اس نے ابوالولید طیالسی اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے عمران بن موسیٰ سختیانی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان ''الثقات'' میں بیان کرتے ہیں: یہ غلطی بھی کرتا ہے اور دوسرے کے برخلاف بھی نقل کرتا ہے۔

۳۳۹ - خیثمہ بن سلیمان اطرابلسی:

عبدالعزیز کتانی کہتے ہیں: یہ ثقہ اور مامون ہے۔ اُنہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ یہ عبادت گزار لوگوں میں سے ایک تھا' البتہ بعض لوگوں نے اس پر تشیع کا الزام عائد کیا ہے' اس کا انتقال 343 ہجری میں ہوا۔

۳۴۰ - خیر بن نحمر رعینی:

اس نے اپنے آقا راشد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں۔ یہ بات امام ابوحاتم کے حوالے سے اُن کے صاحبزادے نے کتاب ''الجرح والتعدیل'' میں راشد کے حالات میں نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے بھی اس سے تعرض کیا ہے اور اس کا ذکر راشد کے حالات میں کیا ہے۔

حرف دال

۳۴۱ - داہر بن نوح اہوازی:

اس نے یوسف بن یعقوب بن ماجشون' محمد بن زبرقان اور عبداللہ بن عرادہ سے جبکہ اس سے عبدان اور محمد بن یحییٰ ازدی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی ''العلل'' میں فرماتے ہیں: یہ اہلِ اہواز کا شیخ تھا' یہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کے حوالے سے روایت بھی نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے اس کے حوالے سے اپنی سنن میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث نقل کی ہے:

من اشتری شیئا لم یرہ فھو بالخیار اذا رآہ.

''جو شخص کوئی چیز خریدتا ہے' جسے اُس نے نہ دیکھا ہو تو جب وہ اُسے دیکھ لے تو اُسے (سودا ختم کرنے کا) اختیار حاصل ہو گا''۔

ابن قطان کہتے ہیں: داہر بن نوح نامی راوی کی شناخت نہیں ہو سکی' شاید خرابی اسی کی طرف سے ہے۔

۳۴۲ - داؤد بن اسماعیل:

یہ اہلِ شام میں سے ہے۔ اس نے امام اوزاعی سے جبکہ اس سے نصر بن علی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحاتم رازی کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۳۴۳ - داؤد بن جبیر مدنی:

یہ سعید بن مسیب کا ماں کی طرف سے شریک بھائی ہے' ان دونوں کی والدہ کا نام نصیبہ تھا۔ اس نے سعید بن مسیب سے جبکہ اس سے ابوعامر عقدی اور حماد بن زید نے روایت نقل کی ہیں۔ ابوحاتم رازی سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ابن نباتی نے ''الحافل'' میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: ساجی یہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ موصلی نے بھی اس کے حوالے سے یہی بات ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: میں داؤد بن جبیر نامی اُس راوی سے واقف نہیں ہوں جس نے رحمہ بن مصعب سے روایت نقل کی ہے۔ ''میزان الاعتدال'' کے مصنف نے اُس شخص کا ذکر کیا ہے' جس نے رحمہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ اُنہوں نے اس کا نام داؤد بن حنین نقل کیا ہے۔ میں نے ایک مستند نسخے میں یہ الفاظ اسی طرح دیکھے ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے اور ''میزان

الاعتدال'' کا جو نسخہ اُنہوں نے خود تحریر کیا ہے اُس میں بھی اسی طرح ہے' تاہم اُنہوں نے رحمہ نامی راوی کے حالات میں اس کا نام ذکر کیا ہے جو درست ہے۔

۳۴۴ - داؤد بن حکم ابوسلیمان:

امام حاکم نے ''المستدرک'' میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من سمع النداء فلم یاته فلا صلاة له الا من عذر.

''جو شخص اذان سن کر (مسجد میں) نہ آئے تو اُس کی نماز نہیں ہوتی' البتہ اگر اُسے عذر ہو (تو حکم مختلف ہے)''۔

یہ روایت اس نے داؤد ابوغسان مالک بن اسماعیل سے نقل کی ہے۔ ابوالحجاج مزی کہتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابن عبد الہادی نے ''التعلیق علی التحقیق'' میں اُن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

۳۴۵ - داؤد بن جبیرہ ابوجبیرہ:

اس نے داؤد بن حصین سے روایت نقل کی ہے۔ نباتی نے ''الحافل'' میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ منکر الحدیث ہے۔ بستی نے ''الزیادات'' میں اس کا ذکر کیا ہے' جو امام بخاری سے نکلی ہیں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کا وہاں ذکر کرنا غلط ہے کیونکہ یہ زید بن جبیرہ ابوجبیرہ ہے جس کے حوالے سے متعدد احادیث منقول ہیں جو اس نے داؤد بن الحصین سے نقل کی ہیں اور اس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں ہوا ہے۔

۳۴۶ - داؤد بن حماد بن فرافصہ بلخی:

یہ نیشاپور میں ہوتا تھا۔ اس نے ابن عیینہ' وکیع اور ابراہیم بن اشعث سے جبکہ اس سے امام ابوزرعہ اور احمد بن سلمہ نیشاپوری نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت مجہول ہے۔

۳۴۷ - داؤد بن حماد:

ابن عدی نے ''الکامل'' میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

استاذنت النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فی ان ابتنی کنیفا فلم یاذن لی.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اجازت مانگی کہ میں ایک باڑہ تعمیر کروالیتی ہوں' تو آپ نے مجھے اجازت نہیں دی''۔

ابن قطان کہتے ہیں: داود بن حماد نامی یہ راوی اگر تو ابن فرافصہ بلخی نہیں ہے تو پھر یہ ذات اور حالت دونوں کے حوالے سے مجہول ہے۔

۳۴۸ - داؤد بن خالد عطار (س):

اس سے یحییٰ حمانی نے روایات نقل کی ہیں۔ عثمان دارمی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۳۴۹ - داؤد بن زیاد:

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' جو مستند نہیں ہے' یہ راوی مجہول ہے۔ نباتی نے ''الحافل'' میں ازدی سے حکایت نقل کرتے ہوئے اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

۳۵۰ - داؤد بن سلیمان بن مسلم ہنائی بصری صائغ:

یہ ثابت بنانی کی مسجد کا مؤذن تھا' اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: اس کے حوالے سے صرف ایک ہی حدیث منقول ہے جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے:

بشر المشائين في الظلم الى المساجد.

''تاریکی میں پیدل چل کر مسجد کی طرف آنے والوں کو خوشخبری دے دو''۔

ازدی کہتے ہیں: اس کی اپنے والد کے حوالے سے نقل کردہ حدیث میں متابعت نہیں کی گئی۔ نباتی نے ''الحافل'' میں اسی طرح اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور پھر یہ کہا ہے: عقیلی نے داؤد نامی اس راوی کے بارے میں اچھی تعریف کی ہے جو اس کے والد سلیمان کے حالات میں نقل کی گئی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام ابوزرعہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ صدوق ہے۔

۳۵۱ - داؤد بن سلیمان قاری ابوسلیمان کریزی:

اس نے حماد بن سلمہ سے جبکہ اس سے ہارون بن سلیمان مستملی نے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں بیان کرتے ہیں: یہ غریب روایت نقل کرتا ہے اور دوسروں کے برخلاف نقل کرتا ہے۔

۳۵۲ - داؤد بن عطاء مکی:

برقانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام دارقطنی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: داؤد بن عطاء اہلِ مکہ میں سے تھا اور متروک ہے۔

۳۵۳ - داؤد بن فضل حلبی:

نباتی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ متروک الحدیث ہے۔

موصلی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں:

اذا كثرت القدرية بالبصرة حل بهم الخسف.

''جب بصرہ میں قدریوں کی کثرت ہو جائے گی تو وہاں زمین میں دھنسا حلال ہو جائے گا''۔

اس راوی سے عبید بن ہشام حلبی نے روایت نقل کی ہے۔

۳۵۴ - داؤد اودی:

اس نے حمید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے ایک صحابی کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت کے بارے میں ہے۔

ابومحمد بن حزم بیان کرتے ہیں: اگر تو داؤد نامی یہ راوی عبداللہ اودی کا چچا ہے تو پھر یہ ضعیف ہے اور اگر یہ اُسکے علاوہ کوئی اور ہے تو یہ مجہول ہے۔ ابن حزم کا کلام یہاں ختم ہوا۔ میں نے اس کے حالات یہاں اس لیے نقل کیے ہیں کیونکہ ابن حزم نے اس بات کا احتمال ظاہر کیا ہے کہ یہ عبداللہ کے چچا کے علاوہ کوئی اور ہوسکتا ہے اور اگر یہ اُس کے علاوہ کوئی اور ہو تو پھر یہ مجہول ہوگا۔ یہ اُس کے چچا کے علاوہ کوئی اور شخص ہے' لیکن یہ ثقہ ہے۔ اور یہ داؤد بن عبداللہ اودی ہے جس کے ساتھ صراحت کے ساتھ مسند احمد اور سنن ابوداؤد میں منقول ہے۔ ابن قطان نے ابن حزم کے اس قول کا انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس راوی کے بارے میں ابومحمد بن حزم نے غلطی کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: داؤد نامی یہ راوی داؤد بن عبداللہ اودی ہے جسے یحییٰ بن معین' امام نسائی اور دیگر حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: حمیدی نے ابن حزم کی طرف عراق سے خط لکھا تھا' جس میں اُنہیں یہ اطلاع دی تھی کہ یہ حدیث مستند ہے اور اُن کے سامنے یہ بات واضح کی تھی کہ اس شخص کا معاملہ واضح ہے۔ اب مجھے نہیں معلوم کہ یہ ابن حزم اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا یا نہیں کیا۔ یہ بات بھی جان لیں کہ امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں داؤد بن عبداللہ اودی کا ذکر کیا ہے اور اُس کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے کہ عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ اسے آزاد شمار کیا جائے گا کیونکہ یہ ابن یزید کے بارے میں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے کیونکہ میں نے ایسی کوئی اصل نہیں پائی جس میں داؤد بن عبداللہ کے بارے میں کلام کیا گیا ہو۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین سے جو بات نقل کی ہے وہ داؤد بن یزید کے بارے میں ہے۔ عباس نے اپنی تاریخ میں یحییٰ بن معین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ داؤد اودی نامی وہ راوی جس کے حوالے سے حسن بن ابوصالح اور ابوعوانہ نے روایت نقل کی ہے' وہ ثقہ ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ کہا ہے: داؤد بن یزید اودی کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے' یہ عبداللہ بن ادریس کا دادا ہے۔ یہ اُن کے الفاظ ہیں جو انہی حروف میں منقول ہے' تو اب مناسب یہ ہے کہ اس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' سے ساقط کر دیا جائے' جہاں داؤد بن عبداللہ کا ذکر ہے' کیونکہ اس کے بارے میں کسی نے بھی جرح کے حوالے سے کلام نہیں کیا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۳۵۵ - داؤد:

اس کا اسم منسوب کوئی نہیں ہے' البتہ اس کی کنیت ابوبحر کرمانی ہے۔

اس نے مسلم بن مسلم سے جبکہ اس سے ابوعبدالرحمٰن مقری اور عمرو بن مرزوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے جس کی

شناخت نہیں ہو سکی' یہ بات ابو حاتم نے بیان کی ہے۔ نباتی نے ''الحافل'' میں اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ اُن کا کلام ہے جو نص کے ساتھ ہے۔ اُنہوں نے داؤد طفاوی کے بعد اس کا ذکر کیا ہے اور ان دونوں کو دو آدمی قرار دیا ہے۔ جبکہ امام نسائی نے کتاب ''الکنی'' میں' امام مزی نے ''التہذیب الکمال'' میں اور امام ذہبی نے ''المختصر'' میں ان دونوں کو ایک ہی فرد قرار دیا ہے۔ جبکہ ''میزان الاعتدال'' میں اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ داؤد بن راشد ابو بحر طفاوی کرمانی ہے' جس کے حوالے سے سنن ابو داؤد میں حدیث منقول ہے اور اس کے علاوہ ''الیوم واللیلہ'' جو امام نسائی کی تصنیف ہے اُس میں حدیث منقول ہے۔ میں نے اس کے حالات اس لیے نقل کیے ہیں کیونکہ نباتی نے ان دونوں کو الگ الگ شخص قرار دیا ہے۔ اسی طرح ابن ابو حاتم نے ان دونوں کو الگ الگ شخص قرار دیا ہے اور اُنہوں نے ان دونوں میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی جرح یا تعدیل کے حوالے سے کوئی چیز ذکر نہیں کی۔ البتہ نباتی نے یہ بات نقل کی ہے کہ امام ابو حاتم نے اسے مجہول قرار دیا ہے' تو یہ اُن کا وہم ہے۔ شاید اُن کی بینائی داؤد بن ابو بحر سے اُس راوی کے حالات کی طرف منتقل ہو گئی ہو' جس کا ذکر اس کے بعد ہوا ہے اور وہ داؤد صفار ہے' اُس کے بارے میں امام ابو حاتم نے یہ کہا ہے: اس کی حالت پتا نہیں چل سکی۔

۳۵۶ - دحیم بن محمد صیداوی:

اس نے ابو بکر بن عیاش سے روایت نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے ''الضعفاء'' کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس سے ایک موضوع حدیث منقول ہے۔

۳۵۷ - دلہات بن اسماعیل بن عبداللہ بن مسرع بن یاسر بن سوید جہنی:

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے داؤد نے روایت نقل کی ہے۔ نباتی نے ''الحافل'' میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے اور ایک حدیث کے حوالے سے معروف ہے اور وہ حدیث اس کے بیٹے داؤد نے اس سے نقل کی ہے' یہ بات موصلی نے بیان کی ہے۔

۳۵۸ - دوید بن نافع (دس ق):

یہ بنو امیہ کا غلام ہے۔ اس نے ابو منصور زہری اور عبداللہ بن مسلم سے روایات نقل کی ہیں' جو زہری کے بھائی ہیں۔ اس سے لیث' مسلمہ بن نافع' ضبارہ بن عبداللہ بن ابو سلیک نے روایات نقل کی ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔ نباتی نے ''الحافل'' میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ دوید بن نافع ہے جو سلمہ کا بھائی ہے' اس کی نقل کردہ مستند نہیں ہے' یہ بات موصلی نے بیان کی ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حارث اعور کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

استشرفوا العین والاذن فاذا سلمتا فصح.

''(قربانی کے جانور) کی آنکھوں اور کانوں کا اچھی طرح جائزہ لے لیا کرو' اگر یہ دونوں ٹھیک ہوں تو قربانی درست ہو گی''۔

نباتی کہتے ہیں: یہ سند قائم نہیں ہے۔

۳۵۹ - دینار حجام کوفی:

یہ جرم کا غلام ہے۔ اس نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے یونس بن عبداللہ جرمی نے روایت نقل کی ہے۔ ابن ابوحاتم نے اس کے علاوہ مزید کچھ نہیں کہا۔ نباتی نے ''الحافل'' میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: دینار حجام نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو پچھنے لگائے تھے' یہ بات مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

﴿حرف ذال معجمہ﴾

۳۶۰ - ذکوان ابوصالح:

یہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام ہے۔اس نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے جبکہ اس سے میمون ابوحمزہ قصاب نے روایت نقل کی ہے۔اس کے حوالے سے امام ترمذی نے ایک روایت نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

یا افلح ترب وجهك.

''اے افلح! اپنے چہرے کو خاک آلود کرو''۔

ابن قطان کہتے ہیں: یہ بات ابن جارود نے بیان کی ہے' اُنہوں نے ابوصالح ذکوان سمان کا ذکر کیا ہے' پھر اُس کے بعد ابوصالح مولیٰ اُم سلمہ کا ذکر کیا ہے' جس کے حوالے سے ابوحمزہ نے روایات نقل کی ہیں۔ابن قطان کہتے ہیں: ابوصالح نامی یہ شخص حالت کے اعتبار سے مجہول ہے اور میرے علم کے مطابق اس کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے' ابن قطان کا کلام یہاں ختم ہو گیا۔''میزان الاعتدال'' کے مصنف نے ابوصالح نامی اس راوی کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں کیا ہے' اُنہوں نے اس کا نام ذکر نہیں کیا۔

حرف راء مہملہ

۳۶۱ - رافد شیخ:

اس نے عکرمہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ داؤد بن ابو ہند نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں اور میرے نزدیک یہ وہم کا شکار ہوتا ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۳۶۲ - رافع بن حنین ابو مغیرہ:

یہ فلیح بن سلیمان بن ابو مغیرہ بن حنین کا دادا ہے' یہ بات امام دار قطنی نے بیان کیا ہے جبکہ ایک قول کے مطابق فلیح کے دادا کا نام نافع بن حنین ہے۔ رافع نامی اس راوی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے جبکہ عبداللہ بن عکرمہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ امام دار قطنی نے ''المؤتلف والمختلف'' میں یہ بات بیان کی ہے کہ میرے علم کے مطابق اس نے صرف ایک اسی حدیث کو نقل کیا ہے اور اس روایت کو فلیح نے عبداللہ بن عکرمہ کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے' اس کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیا۔ اسی طرح امام ابن ابو حاتم نے عبداللہ بن عکرمہ کے علاوہ اور کسی راوی کا ذکر بھی نہیں کیا۔ ابن حبان نے بھی اسی طرح کیا ہے' اُنہوں نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' تاہم اُنہوں نے یہ کہا ہے: درست یہ ہے کہ رافع بن حصین ہے۔

۳۶۳ - رافع بن سلمہ بن زیاد بن ابوالجعد اشجعی (دس):

اس نے اپنے والد اور حشرج بن زیاد سے روایات نقل کی ہیں۔ زید بن حباب' مسلم بن ابراہیم اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو محمد بن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہوسکی' اگرچہ ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۳۶۴ - رباح بن بشیر ابو بشر:

اس نے یزید بن ابو سعید سے جبکہ اس سے ابن ابو فدیک نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۶۵ - رباح ابو سلیمان رہاوی:

اس نے عون عقیلی سے جبکہ اس سے عمرو بن علی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۶۶ - رباح ابو سعید مکی:

اس نے عبداللہ بن بدیل کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے جبکہ بکر بن عمرو معافری نے

اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوزرعہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں اور عبداللہ بن بدیل سے بھی واقف نہیں ہوں۔

۳۶۷ - ربیع بن سلیمان بن داؤد ابومحمد:

یہ قبیصہ بن مہلب بن ابوصفرہ ازدی کی آل کا غلام ہے اور یہ ربیع جیزی ہے۔ جس نے جیزہ میں سکونت اختیار کی۔ اس نے امام شافعی ابن وہب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابوداؤد امام نسائی امام ابوجعفر طحاوی اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ذہبی نے ''الضعفاء'' کے ذیل میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: ابوعمر کندی بیان کرتے ہیں: ابن وہب سے سماع میں یہ متقن نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) شاید شیخ شمس الدین کے سامنے کندی کا کلام خلط ملط ہو گیا کیونکہ میں نے ''اعیان الموالی'' جو ابوعمر کندی کی کتاب ہے اُس کے ایک مستند نسخے میں جس وہ حافظ زکی الدین منذری نے تقابلی طور پر مطالعہ کیا ہے یہ بات دیکھی ہے کہ اُنہوں نے یہ فرمایا ہے کہ اس نے ابن وہب کو دیکھا ہے البتہ اس کا اُن سے سماع متفقہ طور پر ثابت نہیں ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ فقیہ تھا دیندار تھا اس کی پیدائش 180 ہجری کے بعد ہوئی اور اس کا انتقال 256 ہجری میں ہوا اسے جیزہ میں دفن کیا گیا۔ ابن یونس نے اس کی وفات اسی طرح ذکر کی ہے اور اس میں مزید یہ بات نقل کی ہے کہ اس کی وفات ذوالحج کے مہینے میں ہوئی تھی۔ میں نے اس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں امام ذہبی کے ہاں دیکھا ہے اُنہوں نے اس کے لئے باقاعدہ ترجمہ تحریر کیا ہے اور پھر اس کا ذکر کیا ہے شاید اُن کے سامنے درست چیز واضح ہو گئی تھی۔

۳۶۸ - ربیعہ عبسی ملاعب الاسنہ:

اس نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے حبیب بن عبید نے روایت نقل کی ہے۔ نباتی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ منکر الحدیث ہے یہ بات بستی نے ''الزیادات'' میں نقل کی ہے۔ وہ زیادات جو اُنہوں نے امام بخاری کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔ پھر نباتی نے بستی پر اعتراض کیا ہے کہ امام بخاری نے ربیعہ کے حالات میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ یہ نصر بن حماد کے حوالے سے جریر کے حوالے سے حبیب بن عبید کے حوالے سے اس راوی سے منقول ہے۔ پھر امام بخاری نے یہ بات بیان کی ہے کہ نصر بن حماد نامی وہی منکر الحدیث ہے۔ اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ اس میں منکر ہونا نصر نامی راوی کا ہے ربیعہ نامی راوی کا نہیں ہے تو اس حوالے سے بستی کو وہم ہوا ہے اور پھر اُنہوں نے یہ کہا ہے: ربیعہ نامی راوی کے بارے میں اس کے علاوہ بھی غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۳۶۹ - ربیع بن سلیمان بن عبدالجبار مرادی (ع):

اس کی اُن لوگوں سے نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے اس کا دوسرا اسم منسوب مصری ہے اور اس کی کنیت ابومحمد ہے۔ یہ فقیہ ہے اور مؤذن ہے امام شافعی کا شاگرد ہے اور اس نے امام شافعی کی بنیادی کتابیں اُن کے حوالے سے روایت کی ہیں۔ اس نے امام شافعی سے اس کے علاوہ ابن وہب شعیب بن لیث سے اور دیگر لوگوں سے روایت نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے امام ابوداؤد امام نسائی امام ابن ماجہ امام طحاوی ابوالعباس اصم اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ترمذی نے ایک شخص کے حوالے سے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق اور ثقہ

ہے۔ ابن یونس اور دیگر حضرات نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوعمر کندی نے ''اعیان الموالی'' نامی کتاب میں یہ بات نقل کی ہے کہ محمد بن ادریس بن اسود نے یہ بات بیان کی ہے: یونس کی رائے ربیع کے بارے میں خراب تھی' اس کا انتقال شوال کے مہینے میں 270 ہجری میں ہوا' اُس وقت اس کی عمر 96 برس تھی۔

۲۷۰ - ربیع بن عبداللہ انصاری:

نباتی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: موصلی نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس کے بارے میں کوئی چیز نہیں کہی ہے اور میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۲۷۱ - ربیع بن لوط کوفی (س):

اس نے اپنے چچا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور اُن کے علاوہ دیگر حضرات سے جبکہ اس سے شعبہ' ابن جریج اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ نباتی نے اس کا ذکر ''الحافل'' میں کرتے ہوئے یہ کہا ہے: اس کی سند اتنے پائے کی نہیں ہے' بستی نے امام بخاری کے حوالے سے نقل کردہ ''الزیادات'' میں یہ بات کہی ہے۔ ''میزان الاعتدال'' کے مصنف نے بھی اس کا ذکر کیا ہے اور پھر اس پر تنقید کی ہے' امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۲۷۲ - ربیع:

اس کا اسم منسوب بیان نہیں ہوا۔ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

اتقوا ابواب السلطان۔ ''حاکم وقت کے دروازوں سے بچو''۔

اس نے ابوعبیدہ بن عبداللہ سے جبکہ اس سے قتادہ اور مسعر نے روایات نقل کی ہیں۔ اسحاق بن منصور بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کے سامنے ربیع نامی اس راوی کا ذکر کیا' جس نے ابوعبیدہ بن عبداللہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں تو وہ اس سے واقف نہیں تھے۔

۲۷۳ - رجاء بن ابورجاء:

برقانی کہتے ہیں: میں نے امام دارقطنی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ مجہول ہے' اس نے مجاہد سے روایات نقل کی ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں: ایک قول کے مطابق یہ رجاء بن حارث ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) رجاء بن حارث کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں ہوا ہے اور اُس نے بھی مجاہد سے روایات نقل کی ہیں اور ''میزان الاعتدال'' میں رجاء بن ابورجاء باہلی کا بھی ذکر ہوا ہے جس نے مجن بن ادرع سے روایت نقل کی ہے' اور وہ اس کے علاوہ کوئی اور شخص ہے۔ خطیب بغدادی نے ''المتفق والمفترق'' میں اُن دونوں کے درمیان فرق کیا ہے۔

۲۷۴ - رجاء بن سندی نیشاپوری:

اس نے ابن عیینہ اور اُن کے طبقے کے افراد سے جبکہ اس سے امام احمد اور ابن ابوالدنیا اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ نباتی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: میں نے بغداد میں اس سے روایات نوٹ کی تھیں' پھر مجھے اس کے

بارے میں کچھ اطلاعات ملیں تو اس کے حوالے سے بعد میں کوئی مستند روایت نقل نہیں کی' بستی نے اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام ابوحاتم اور دیگر لوگوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ایک قول کے مطابق امام بخاری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۳۷۵ - رستم بن قران یمانی:

ابن حزم کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔ ذہبی نے ''الضعفاء'' میں ابن حزم کے کلام کو اسی طرح نقل کیا ہے' اس کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے' شاید یہ دُشم بن قران یمانی ہے' تاہم ذہبی نے اس کا ذکر راء سے متعلق باب میں (رستم کے نام کے تحت) کیا ہے تو اس حوالے سے یہ آزاد شمار ہوگا۔

۳۷۶ - رفاعہ بن ایاس بن نذیر کوفی:

اس نے اپنے والد' حارث عکلی اور عمارہ بن قعقاع سے جبکہ اس سے حسین بن حسن اشقر' احمد بن معمر اشکاب جس نے مصر میں رہائش اختیار کی اور ان دونوں کے علاوہ دیگر لوگوں نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ ایک بزرگ ہے' اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام ابوزرعہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ بزرگ ہے۔

۳۷۷ - رفاعہ بن رافع بن خدیج (خ دت س):

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے عبایہ بن رفاعہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے: ''کل ہمارا دشمنوں سے سامنا ہوگا اور ہمارے سامنے کوئی چھری نہیں ہے''۔

ابن قطان کہتے ہیں: حالت کے اعتبار سے یہ مجہول ہے۔ ابن منذر کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ اُنہوں نے اس کا ذکر ''الاشراف اور الاوسط'' میں بعض حضرات کے حوالے سے کیا ہے کہ اُنہوں نے رافع کی نقل کردہ روایت کو مسترد کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ روایت مستند نہیں ہے' کیونکہ رفاعہ کے بارے میں یہ علم نہیں ہے کہ اُس کے بیٹے عبایہ کے علاوہ کسی نے اس سے روایت نقل کی ہو اور رفاعہ کا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سماع کا بھی ہمیں علم نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام بخاری نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' تو اس کے بعد اسے ضعیف قرار دینے والے کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی۔

۳۷۸ - رفاعہ بن زید بن عامر:

اس نے قتادہ بن نعمان سے روایت نقل کی ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مشہور نہیں ہے' میں نے ابن ابوحاتم کی کتاب میں اسی طرح دیکھا ہے کہ اس نے قتادہ بن نعمان سے روایت نقل کی ہے۔ نباتی نے اس کا ذکر ''الحافل'' میں کیا ہے اور ابوحاتم کا کلام بھی ذکر کیا ہے۔ یہ رفاعہ بن زید بن عامر انصاری کے علاوہ کوئی اور شخص ہے' جس کے حوالے سے قتادہ بن نعمان نے روایات نقل کی ہیں اور وہ قتادہ بن نعمان کے چچا ہیں' وہ صحابی ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اُن کا ذکر صحابہ کرام میں کرام ہے۔ قتادہ بن نعمان کی اس سے نقل کردہ روایت جامع

ترمذی میں منقول ہے۔

۳۷۹ - رح بن نفیل کلابی کوفی:

اس نے امام شعبی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔امام ابوزرعہ کہتے ہیں: میں اس سے صرف اُس روایت کے حوالے سے واقف ہوں جو عبداللہ بن داؤد نے اس سے نقل کی ہے۔ابن ابوحاتم نے یہ بات ذکر کی ہے کہ ابواسامہ اور مروان فزاری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔نباتی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ ربیع بن نفیل ہے۔اُنہوں نے ابوزرعہ کا کلام بھی ذکر کیا ہے۔ازدی کے حوالے سے اُنہوں نے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث میں اتنا قوی نہیں ہے''میزان الاعتدال'' کے مصنف نے بھی ان کی پیروی کی ہے اور اس کا ذکر ربیع کے نام کے تحت کیا ہے البتہ اُنہوں نے اس کے باپ کا نام نوفل بیان کیا ہے اور اُنہوں نے ازدی کا کلام نقل کیا ہے اور اس کے نام کے بارے میں ابن ابوحاتم کے برخلاف نقل کیا ہے اور نباتی کے بھی برخلاف نقل کیا ہے جبکہ درست وہی ہے جیسا کہ ابن ابوحاتم نے نقل کیا ہے کہ یہ رح ہے جس کا ذکر اُن لوگوں کے باب میں ہوا ہے جن کا نام راء سے شروع ہوتا ہے اور یہ بات اُنہوں نے ربیع نامی راوی کے باب سے متعلق باب کے بعد کیا ہے اور اس میں اُنہوں نے دو چیزوں کا ذکر کیا ہے جس کا یہاں ذکر نہیں کیا اور اُن راویوں میں سے کوئی ایک راوی بھی ایسا معروف نہیں ہے جس کا نام ربیع بن نفیل ہو یا ربیع بن نوفل ہو۔امام ذہبی کا یہ کہنا کہ یہ کم درجے کا صالح شخص ہے مجھے نہیں معلوم کہ اُنہیں یہ بات کہاں سے حاصل ہوئی؟ کیا اُنہوں نے دنیا میں کوئی ایسی چیز پائی ہے جس میں ربیع بن نوفل کا ذکر ہوا اور وہ جرح یا تعدیل کے ہمراہ ہو یا اُس میں اس کے حالات منقول ہوں۔

۳۸۰ - رواد:

اس کا کوئی اسم منسوب نہیں ہے۔نباتی نے اس کا ذکر ''الحافل'' میں اسی طرح کیا ہے اور اس کے بارے میں کوئی چیز ذکر نہیں کی ہے۔شاید یہ رواد بن ابوبکرہ ہے جو عبدالرحمٰن اور عبیداللہ اور یزید کا بھائی ہے اور عبدالعزیز اور مسلم کا بھی بھائی ہے۔ابن سیرین نے اس سے روایات نقل کی ہیں ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۳۸۱ - رویم بن یزید قاری:

نباتی نے اس کا ذکر ''الحافل'' میں کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ بغدادی ہے اور اس کی مسجد بغداد میں کرخ کے محلے میں مشہور ہے اور یہ اُسی کے حوالے سے معروف ہے۔اس نے لیث کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے مجھے اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل کا علم نہیں ہوسکا یہ بات موصلی نے بیان کی ہے۔

حرف زاء

۳۸۲ - زامل بن آوس طائی:

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ جمیل بن حماد نے عصمہ بن زامل کے حوالے سے اس کے والد (زامل نامی اس راوی) سے روایت نقل کی ہے۔ امام دار قطنی کہتے ہیں: یہ دیہاتی سند ہے اور ثانوی شواہد کے طور پر اسے نقل کیا جائے گا۔ برقانی نے اس راوی سے روایت نقل کی ہے۔ زامل نامی اس راوی کا ذکر ابن حبان نے ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۳۸۳ - زائدہ بن نشیط:

یہ اہلِ کوفہ میں سے ہے' اس کے حوالے سے سنن میں ایک روایت منقول ہے جو ابوخالد والبی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل يرفع طورا ويخفض طورا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت کے نوافل میں بعض اوقات بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے اور بعض اوقات پست آواز میں تلاوت کرتے تھے''۔

یہ روایت اس راوی سے اس کے بیٹے عمران بن زائدہ نے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: زائدہ نامی راوی صرف اُسی روایت کے حوالے سے معروف ہے جو اُس کے بیٹے نے اُس سے نقل کی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) فطر بن خلیفہ نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے' جیسا کہ ابن ابوحاتم اور دیگر حضرات نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے اور کہا ہے: اس سے اس کے بیٹے عمران اور اہلِ عراق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کے حوالے سے اپنی سند سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں اس کے ذریعے استدلال کیا ہے۔

۳۸۴ - زبرقان شامی:

اس نے حضرت نواس بن سمعان اور عمرو بن عنبسہ سے جبکہ اس سے شہر بن حوشب نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کتاب ''الثقات'' میں فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے اور نہ ہی یہ معلوم ہے کہ یہ کس کا بیٹا ہے۔

۳۸۵ - زبیر بن ہارون:

امام مالک نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ امام ذہبی نے ''الضعفاء'' کے ذیل میں اس کا ذکر کیا

ہے۔

۳۸۶ - زرارہ بن کریم بن حارث بن عمرو باہلی (بخ دس):

اس کے دادا کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے یحیٰی نے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالحق نے کتاب ''الاحکام'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کے ذریعے اُن کی مراد یہ ہے کہ اس کی حالت کی شناخت نہیں ہوسکی۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ثقہ تابعین میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ جس شخص نے یہ گمان کیا کہ اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے تو اُسے وہم ہوا ہے۔ ابن اثیر نے اس کا ذکر صحابہ میں کیا ہے اور اُنہوں نے کچھ نہیں کیا اور کسی شخص کے حوالے سے یہ مذکور نہیں ہے کہ اُس نے اس راوی کا ذکر صحابہ میں کیا ہو' بلکہ دیگر لوگوں سے تو اس کے برعکس منقول ہے۔ اسی طرح ابن مندہ نے اس کے الگ سے حالات تحریر نہیں کیے ہیں' اُنہوں نے اس کا ذکر اس کے دادا کے حالات کے ضمن میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ صرف روایت کرنے والا شخص ہے' اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے' اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے۔

۳۸۷ - زرعہ بن عبدالرحمٰن بن جرہد (د):

ایک قول کے مطابق یہ زرعہ بن عبداللہ اور ایک قول کے مطابق زرعہ بن مسلم ہے۔ اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے زانوں کے ستر ہونے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' بعض روایات میں اس کے والد کا ذکر نہیں ہے اور اس نے وہ روایت اپنے دادا سے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: زرعہ اور اُس کے والد دونوں حالت کے اعتبار سے غیر معروف ہے اور روایت کے اعتبار سے مشہور بھی نہیں ہیں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) زرعہ سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' جن میں قتادہ' ابوزناد اور سالم ابونضر شامل ہے۔ امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ثقہ تابعین میں کیا ہے' کیونکہ اس نے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ زرعہ بن مسلم بن جرہد اس کا نام ہے' اُس نے وہم کیا ہے۔ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس سے استدلال کرتے ہوئے اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

۳۸۸ - زغب بن عبداللہ:

اس نے عبداللہ بن حوالہ سے جبکہ اس سے ضمرہ بن حبیب نے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان کتاب ''الثقات'' میں فرماتے ہیں: اسے غریب قرار دیا گیا ہے۔

۳۸۹ - زکریا بن حکم:

اس کے حوالے سے ابن عدی کی کتاب ''الکامل'' میں حدیث منقول ہے جو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل ہوئی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: تانبے کا کام کرنے والے کی گواہی کو جائز قرار نہیں دیا گیا۔ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت احمد بن حماد بن عبداللہ رقی نے نقل کی ہے جو ابن عدی کا استاد ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے عمر بن عمرو کے حالات میں بھی روایت نقل کی ہے اور اس

کی بنیاد پر عبدالحق نے "الاحکام" میں اسے معلل قرار دیا ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ چیز اس پر باقی ہے کہ وہ تنبیہ کرتے کہ اس سے روایت نقل کرنے والا شخص بھی مجہول ہے اور وہ معروف نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ کریا بن حکم ابویحییٰ اسدی رسعنی ہے' جس کا ذکر ابن حبان نے "الثقات" میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس سے ابوعروبہ اور اہلِ جزیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۹۰ - زکریا بن عبداللہ بن ابوسعید ابوعبداللہ رقاشی خراز مقری:

اس نے سعید بن عبدالرحمٰن بحمی کے حوالے سے دیگر لوگوں سمیت روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے امام ابویعلیٰ موصلی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے کتاب "الثقات" میں یہ بات بیان کی ہے: یہ غریب روایت نقل کرتا ہے اور غلطی بھی کرتا ہے۔

۳۹۱ - زکریا بن یحییٰ واسطی:

اس کا لقب خراب ہے جس میں خاء پر زبر پڑھی جائے گی۔ اس نے ابن عیینہ اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے اسلم بن سہل بحشل اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی "المؤتلف والمختلف" میں بیان کرتے ہیں: یہ اَن پڑھ تھا اور ضعیف الحدیث ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ زکریا بن یحییٰ احمر ہے۔ بحشل نے "تاریخ واسط" میں یہ بات بیان کی ہے: اس کا انتقال 234 ہجری میں ہوا۔ جہاں تک زکریا بن یحییٰ واسطی کا تعلق ہے' جس کا لقب زحمویہ ہے تو وہ اس کا معاصر ہے اور وہ ثقہ ہے' اُس نے اپنے والد اور ہشیم اور دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے اسلم بن سہل' ابوزرعہ رازی' ابویعلیٰ موصلی' حسن بن سفیان اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' اس کا انتقال 235 ہجری میں ہوا۔ یہ بات بحشل نے "تاریخ واسط" میں بیان کی ہے' میں نے اس کا ذکر امتیاز قائم کرنے کے لئے کیا ہے۔

۳۹۲ - زکریا بن صلت بن زکریا اصبہانی:

ابوالشیخ بن حبان نے اس کا ذکر اصبہان کے محدثین کے طبقات نامی کتاب میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ پرہیزگار لوگوں میں سے ایک تھا جو بھرپور عبادت کیا کرتے تھے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان الله تبارك وتعالى عند كل بدعة تكيد الاسلام واهله من يذب عنه ويتكلم بعلاماته فاغتنموا تلك المجالس والذب عن الضعفاء وتوكلوا على الله وكفى بالله وكيلا.

"بے شک اللہ تعالیٰ ہر بدعت کے وقت اسلام اور اہلِ اسلام کے لئے اُس شخص کو مسلط کر دیتا ہے' جو اُس بدعت کو پرے کرتا ہے اور اُس کی علامات کے بارے میں کلام کرتا ہے' تو تم لوگ اس طرح کی محفلوں کو غنیمت سمجھو اور ضعیف لوگوں کو پرے کرو اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرو' اللہ تعالیٰ کارساز ہونے کے لئے کافی ہے"۔

ابوالشیخ بیان کرتے ہیں: ہم نے ایسے کسی شخص کو نہیں دیکھا جس نے زکریا بن صلت سے حدیث روایت کی ہو' صرف ابوجعفر نے ایسا

کیا ہے اور اُنہوں نے بھی اس راوی کے حوالے سے صرف ایک ہی حدیث بیان کی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس روایت میں خرابی کی جڑ عبدالسلام بن صالح نامی راوی ہے' جس کا لقب اور کنیت ابوصلت ہروی ہے' کیونکہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: اُس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے' جہاں تک زکریا بن صلت کا تعلق ہے تو میں نے ایسے کسی شخص کو نہیں دیکھا جس نے اس کے ضعیف ہونے کے بارے میں کلام کیا ہو۔ ابوالشیخ نے اس کے حالات میں دو حکایتیں نقل کی ہیں' جو محمد بن عصام اور محمد بن عامر کے حوالے سے منقول ہیں' تو اس کا ذاتی طور پر مجہول ہونا زائل ہو جاتا ہے۔ ابونعیم نے اس کے بارے میں "تاریخ اصبہان" میں یہ بھی کہا ہے کہ یہ پرہیز گار لوگوں میں سے ایک تھا اور عبادت گزار تھا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۳۹۳ - زکریا بن نافع ابویحییٰ ارسوفی:

اس نے امام مالک' ابن عیینہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یعقوب بن سفیان' علی بن حسن ہسنجانی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے کتاب "الثقات" میں یہ فرمایا ہے: یہ غریب روایت نقل کرتا ہے۔ خطیب بغدادی نے امام مالک سے روایات کرنے والوں کے اسماء میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

شاهد الزور لا تزول قدماه حتى يتبوا مقعده من النار.

"جھوٹی گواہی دینے والے شخص کے پاؤں اپنی جگہ سے اُس وقت تک نہیں ہلیں گے جب تک وہ جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار نہیں ہو جائے گا"۔

خطیب کہتے ہیں: امام مالک سے اس روایت کا منقول ہونا منکر ہے اور اس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں۔

۳۹۴ - زیاد سہمی (مذ):

اس کے حوالے سے امام ابوداؤد کی مراسیل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مرسل حدیث منقول ہے کہ آپ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ احمق عورتوں سے رضاعت کروائی جائے کیونکہ دودھ کے اثرات ہوتے ہیں۔ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت ہشام بن اسماعیل مکی نے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: البتہ یہ مجہول ہے۔

۳۹۵ - زیاد:

اس کا کوئی اسم منسوب نہیں ہے۔ اس نے زر بن حبیش کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

وانذرهم يوم الحسرة اذ قضى الامر قال ذبح الموت.

"(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) "اور تم اُنہیں حسرت کے دن سے ڈراؤ جب فیصلہ ہو جائے گا" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُس دن موت کو ذبح کر دیا جائے گا"۔

یہ روایت عمرو بن محمد عنقری نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی سے نقل کی ہے۔ابن حبان کتاب ''الثقات'' میں فرماتے ہیں: یہ ایک بزرگ ہے جس کے بارے میں مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے۔

۳۹۶ - زیاد مصفر:

ایک قول کے مطابق یہ زید مہزول ہے' اس کی کنیت ابوعثمان ہے' یہ مصعب بن زبیر کا غلام ہے۔اس نے حسن بصری اور ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں۔بزار کہتے ہیں: ہمیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے حدیث روایت کی ہے' صرف اسرائیل نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔(امام ذہبی فرماتے ہیں:) جی ہاں! سفیان ثوری اور مسعودی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ کوفی ہے' اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے۔ابن حبان نے اس کا ذکر کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۳۹۷ - زیاد بن فاید بن زیاد بن ابوہند داری:

اس سے اس کے بیٹے سعید بن زیاد نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے ابن ابوہند کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

نعم الطعام الزبيب يشد العصب ويذهب الوصب الحديث.

''بہترین کھانا کشمش ہے' جو پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے اور کمزوری کو ختم کرتا ہے''۔

ابن حبان نے اس کا تذکرہ اس کے بیٹے سعید بن زیاد کے حالات میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: مجھے نہیں معلوم کہ اس میں خرابی اس کی طرف سے ہے یا اس کے باپ کی طرف سے ہے یا اس کے دادا کی طرف سے ہے۔مصنف (یعنی امام ذہبی) نے ابن حبان کا کلام سعید بن زیاد کے حالات میں نقل کیا ہے۔ابن ماکولا کہتے ہیں: زیاد بن فاید نے اپنے والد فاید کے حوالے سے ایک نسخہ نقل کیا ہے جسے اُس سے اُس کے بیٹے سعید بن زیاد نے نقل کیا ہے' جس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

۳۹۸ - زید بن حریش اہوازی:

اس نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی۔اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا لم يقدر احدكم على الارض اذا كنتم فى طين او قصب اومؤا بها ايماء ا.

''جب کوئی شخص زمین پر قدرت نہ رکھتا ہو' جبکہ تم مٹی میں ہو یا کانے (نرکل) میں ہو تو تم اشارہ کے ذریعے ایسا کرلو'۔

ابن قطان کہتے ہیں: زید بن حریش نامی راوی حالت کے اعتبار سے مجہول ہے۔اسی طرح محمد بن فضا کا والد فضا اور صغدی بن سنان یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس راوی کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس نے عمران بن عیینہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔یہ بعض اوقات غلطی کرتا ہے۔ابن ابوحاتم کہتے ہیں: ابراہیم بن یوسف ہسنجانی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۳۹۹ - زید بن بشر بن زید بن عبدالرحمٰن ابوبشر حضرمی:

یہ اہلِ مصر سے تعلق رکھتا ہے' اس نے ابن وہب اور اہلِ حجاز سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حارث بن مسکین اور دیگر حضرات

نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کتاب ''الثقات'' میں کہتے ہیں: یہ غریب روایات نقل کرتا ہے۔ امام ابوزرعہ نے اس سے روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ ثقہ شخص ہے' نیک ہے' عقل مند ہے' یہ مراکش چلا گیا تھا اور اس کا انتقال وہیں ہوا۔ ابن یونس کہتے ہیں: میں نے مراکشیوں کی تاریخ میں یہ بات پڑھی ہے کہ اس کا انتقال تیونس میں 242 ہجری میں ہوا۔ خلف بن ربیعہ کہتے ہیں: اس کا انتقال جمادی الاوّل کے مہینے میں 243 ہجری میں ہوا۔

۴۰۰ - زید بن بکر:

اس نے عطاء سے روایت نقل کی ہے۔ ذہبی نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' کے ذیل میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایت واہی ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔ یہ زید بن بکر جوزی کے علاوہ شخص ہے جس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں ہوا ہے' یہ راوی اُس کے مقابلے میں بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔

۴۰۱ - زید بن حباب:

ابوالعباس نباتی نے ابن عدی کی کتاب ''الکامل'' کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس نے ابومعشر سے روایت نقل کی ہے' اس کی حدیث میں اس کے برخلاف بھی نقل کیا گیا ہے' یہ بات بستی نے اُن زیادات میں بیان کی ہے جو امام بخاری سے نقل کی گئی ہیں۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ میں نے اس کا ذکر اُس طرح نہیں پایا جس طرح امام بخاری نے اس کا ذکر کیا ہے تو اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے' نباتی کا کلام اس پر ختم ہو گیا ہے۔ یہ زید حباب کے علاوہ شخص ہے جس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں ہوا ہے اور اس کا ذکر ابن عدی نے ''الکامل'' میں کیا ہے اور خطیب بغدادی نے ''المتفق'' زید بن حباب نامی دو راوی ہیں' جن میں سے ایک راوی مدنی ہے اور جو بنولیث کے غلام ابوسعید سے روایت نقل کرتا ہے اور اُس سے صفوان بن سلیم نے روایت نقل کی ہے۔

۴۰۲ - زید بن عبدالرحمٰن بن ابونعیم مدنی:

یہ نعیم قاری کا بھائی ہے۔ اس نے عبداللہ بن ابراہیم غفاری جو ضعیف راویوں میں سے ایک ہے' اُس نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلد جبریل رسول اللہ سیفا یوم بدر.

''حضرت جبریل نے غزوۂ بدر کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں تلوار لٹکائی تھی''۔

اُس راوی نے اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے: ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جسے کسی سانپ نے ڈس لیا تھا' الحدیث۔ ابن عدی نے یہ دونوں روایات غفاری کے حالات میں نقل کی ہیں اور یہ بات بیان کی ہے: میں نے نافع کے بھائی زید کے بارے میں کچھ نہیں سنا' صرف یہ دو روایات سنی ہیں۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ زید کے حوالے سے میرے علم کے مطابق یہ روایت صرف عبداللہ بن ابراہیم نے نقل کی ہے۔

۴۰۳ - زید بن ابوموسیٰ:

یہ عطاء کا غلام ہے۔ اس نے ابوغانم کے حوالے سے ابوغالب کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے'

جبکہ اس سے احمد بن حسن ترمذی نے روایت نقل کی ہے۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۳۰۴ - زید بن ہاشم:

اس نے مالک بن یسار سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔ ابن ابوحاتم نے اپنے والد کے حوالے سے مالک بن یسار کے حالات میں اس کا ذکر کیا ہے' اُنہوں نے زید نامی اس راوی کے لئے الگ سے حالات نقل نہیں کیے۔ اسی طرح ابوعباس نباتی نے بھی اس کے الگ سے حالات نقل نہیں کیے' حالانکہ ایسا نہیں ہے' اُنہوں نے اس کا ذکر زید نامی اُن راویوں کے باب میں کیا ہے جن کی کوئی نسبت مذکور نہیں ہے اور یہ کہا ہے: یہ زید ابوہاشم ہے جو بشر بن مالک کا غلام ہے۔ اس نے مالک بن یسار سے جبکہ اس سے حسین بن حسن نے روایت نقل کی ہے۔ میں نے اپنے والد کو یہی کہتے ہوئے سنا ہے اور امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

۳۰۵ - زید:

یہ ربیع بن انس کا دادا ہے۔ اس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ربیع بن انس نے روایت نقل کی ہے۔ ابن قطان نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔ ابوداؤد نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا یقبل الله صلاة رجل فی جسده شیء من الخلوف.

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز کو قبول نہیں کرے گا جس کے جسم پر خلوف (مخصوص قسم کی خوشبو) لگی ہوئی ہو''۔

ابن قطان کہتے ہیں: یہ دونوں راوی حالت کے اعتبار سے غیر معروف ہیں اور ان کا ذکر اس سند کے علاوہ اور کہیں نہیں ہوا' جو سند ان دونوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' یا وہ روایت جو ربیع بن انس نے نقل کی ہے اور ان دونوں کا ذکر ربیع بن انس کے نسب میں بھی نہیں ہوا۔ اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں یہ حدیث ذکر کی ہے اور یہ کہا ہے: اس کی سند محلِ نظر ہے۔ ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں ربیع کے دادا زید کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ بات کہی گئی ہے کہ ربیع بن انس بن زیاد کا دادا ہے۔

۳۰۶ - زید بن سالم:

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

خیارکم شبابکم الحدیث.

''تمہارے بہترین لوگ تمہارے وہ نوجوان ہیں'' الحدیث۔

یہ روایت اس سے ہارون بن کثیر نے نقل کی ہے۔ ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر ''العلل'' میں کیا ہے' اُنہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے' اور میں اس کی سند میں صرف حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے

واقف ہوں۔ امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں اس کا ذکر ہارون بن کثیر کے حالات میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: زید بن سالم نے اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جو منکر ہے' انہوں نے یہاں اس کا ذکر کیا ہے اور نہ ہی اس کے والد کا ذکر کیا ہے۔

۴۰۷ - زید بن واقد قرشی دمشقی (بخ دس ق):

اس نے بشر بن عبید اللہ' مکحول سے جبکہ دیگر لوگوں سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے صدقہ بن خالد' ولید بن مسلم اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل' یحییٰ بن معین' عجلی' دحیم' ابن حبان اور امام دار قطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر ''العلل'' میں کیا ہے' اس کی نقل کردہ حدیث وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

قیل یا رسول اللہ ای الناس افضل قال محموم القلب صدوق اللسان قالوا صدوق اللسان یعرف فما المحموم القلب قال هو التقی لا اثم فیه ولا غل ولا حسد قالوا من یلیه یا رسول اللہ قال الذی یشنا الدنیا ویحب الآخرة. قالوا ما یعرف هذا فینا الا رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فمن یلیه قال مؤمن فی خلق حسن.

''عرض کی گئی: یارسول اللہ! لوگوں میں زیادہ فضیلت والا شخص کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا دل نرم ہو اور زبان سچی ہو۔ لوگوں نے عرض کی: زبان کے سچے ہونے کا تو پتا ہے' دل کے نرم ہونے سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ پرہیزگار دل جس میں کوئی گناہ نہ ہو' کوئی کھوٹ نہ ہو اور حسد نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کے بعد کے مرتبے کا کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دنیا کو برا سمجھتا ہو اور آخرت سے محبت کرتا ہو۔ لوگوں نے عرض کی: ہمارے درمیان اس حوالے سے تو کوئی معروف نہیں ہے' صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام رافع ہی ایسا ہے' اس کے بعد کے مرتبے میں کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مؤمن جس کے اخلاق اچھے ہوں''۔

ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ روایت صحیح حسن ہے اور زید نامی راوی کا محل صدق ہے' یہ قدریہ فرقے کے سے نظریات رکھتا تھا۔ عبد اللہ بن یوسف تنیسی کہتے ہیں: اس پر قدریہ فرقے سے تعلق کا الزام ہے۔ ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں کیا ہے تاکہ اس کا زید بن واقد بصری سے امتیاز ہو جائے' انہوں نے اس کے بارے میں کوئی کلام ذکر نہیں کیا ہے۔

۴۰۸ - زید بن حسن مصری:

اس نے مصر میں بربریوں کے بازار میں سکونت اختیار کی تھی' یہ بات امام دار قطنی نے بیان کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔ اس کے حوالے سے امام مالک کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت منقول ہے' اس کے علاوہ امام مالک کے حوالے سے ابن شہاب کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت منقول ہے' جس کا ذکر محمد بن کامل کے حالات میں آئے گا۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ما نظرت الى فرج رسول الله قط وما نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى فرجي۔

''میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ کونہیں دیکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میری شرمگاہ کونہیں دیکھا''۔

یہ دونوں راوی اس راوی کے حوالے سے محمد بن کامل بن میمون زیات نے نقل کی ہیں اور اس سے دیگر لوگوں نے بھی روایات نقل کی ہیں۔

۴۰۹ - زید بن عطیہ خثعمی (ت):

اس کے حوالے سے امام ترمذی نے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے:

بئس العبد تجبر واعتدى.

''سب سے بُرا غلام بندہ وہ بندہ ہے جو جبر کرتا ہے اور زیادتی کرتا ہے''۔

یہ ہاشم بن سعید کوفی نے اس سے نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں ہاشم بن زید بن عطیہ کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے: اس کی شناخت صرف اسی حدیث کے حوالے سے ہو سکی ہے' اُنہوں نے ہاشم نامی راوی کا ذکر اس لفظ سے متعلق مخصوص باب میں نہیں کیا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام حاکم نے ''مستدرک'' میں اس کا نام زید عبداللہ خثعمی بیان کیا ہے' اُنہوں نے اس کے حوالے سے یہ حدیث بھی روایت کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا ہے: اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے جس کی نسبت جرح کی کسی بھی قسم کی طرف کی گئی ہو اور نہ ہی کوئی ایسا جس کی نسبت ابن عبداللہ کی طرف ہو' جس نے ہاشم بن سعید کے حوالے سے زید بن عطیہ سے روایات نقل کی ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

حرف سین مہملہ

۴۱۰ - سالم بن یزید ابومیمون رستغنی:

حمزہ سہمی نے ''تاریخ جرجان'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ جرجان آیا تھا اور وہاں اس نے ایک منکر حدیث بیان کی جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ان فی الجنة نهر زيت. ''جنت میں زیتون کے تیل کی ایک نہر ہے''۔

یہ روایت ابن ماکولا نے ''الاکمال'' میں حمزہ نامی راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے کہ شاید اس میں خرابی نہروانی کی طرف سے ہے' کیونکہ وہ محدثین نے اسی پر الزام عائد کیا ہے۔ ''میزان الاعتدال'' کے مصنف نے بھی اس روایت کا تذکرہ نہروانی کے حالات میں کیا ہے۔

۴۱۱ - سالم:

اس کے اسم منسوب کوئی نہیں ہے۔ اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس سے اس کے بیٹے زید بن سالم نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ اس کا ذکر اس سے پہلے اس کے بیٹے زید بن سالم کے حالات میں ہو چکا ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: میں اس کی سند میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی شخص سے واقف نہیں ہوں۔

۴۱۲ - سحنون بن سعید بن حبیب بن حسان بن ہلال بن بکار بن ربیعہ تنوخی:

یہ افریقہ کا قاضی تھا' اس کی کنیت ابوسعد اور اس کا نام عبدالسلام ہے' سحنون اس کا لقب ہے' جس کے حوالے سے یہ معروف ہوا۔ اس نے مصر میں ابن وہب' ابن قاسم' اشہب' عبداللہ بن عبدالحکم' شعیب بن لیث اور دیگر حضرات سے سماع کیا' جبکہ مدینہ منورہ میں عبداللہ بن نافع صائغ' معن بن عیسیٰ' عبدالملک بن عبدالعزیز بن ماجشون اور دیگر حضرات سے جبکہ شام میں ولید بن مسلم' ایوب بن سوید سے' جبکہ افریقہ میں علی بن زیاد' بہلول بن راشد اور دیگر حضرات سے سماع کیا ہے۔ اس سے اس کے بیٹے محمد بن سحنون نے' عیاش بن موسیٰ غافقی نے' عبدالجبار بن خالد اور دیگر حضرات نے سماع کیا ہے۔ ابویعلیٰ خلیلی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور یہ کہا ہے: محدثین اس کے حافظے سے راضی نہیں تھے' البتہ ابوالعرب اس کی بہت زیادہ تعریف کی ہے اور یہ کہا ہے: اس کی امامت مشرق و مغرب میں پھیل گئی تھی اور اس کے زمانے کے لوگوں نے اس کی امامت کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا تھا۔ اس کے زمانے کے تمام لوگوں کا اس کی فضیلت اور اس کے مقدم ہونے پر اتفاق ہے اور اس میں متعدد خصوصیات جمع ہو گئی تھیں' جو کم ہی اس کے علاوہ کسی میں جمع ہوئی ہوں گی۔ یہ فقہ کے اندر بڑی

مہارت رکھتا تھا' سچا پرہیز گار تھا' حق پر ثابت قدم تھا' دنیا سے بے رغبت تھا' پہننے کھانے اور میل جول میں عامی حیثیت رکھتا تھا۔ ابن یونس نے ''تاریخ مصر'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس کی پیدائش 160 یا 161 ہجری میں رمضان کے مہینے میں ہوئی اور اس کا انتقال رجب کی سات تاریخ کو 240 ہجری میں ہوا' اُس وقت اس کی عمر اسّی برس تھی۔

۳۱۴۳ - سری بن سہل جندیشاپوری:

اس نے عبداللہ بن رشید جندیشاپوری کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے عبدالصمد بن علی بن مکرم نے روایت نقل کی ہے۔ اس کے حوالے سے امام بیہقی کی سنن کبریٰ میں ایک روایت نقل کی ہے' اس روایت کو امام بیہقی نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

الصبی علی شفعته حتی یدرك فاذا ادرك فان شاء اخذ وان شاء ترك.

''بچے کو بھی شفعہ کا حق حاصل ہوگا جب وہ بالغ ہوگا' جب وہ بالغ ہو جائے گا تو اگر چاہے گا تو اُس چیز کو لے لے گا اور اگر چاہے گا تو ترک کر دے گا''۔

امام بیہقی فرماتے ہیں: اس روایت کو نقل کرنے میں عبداللہ بن بزیع نامی راوی منفرد ہے اور وہ ضعیف ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس سے نیچے ہمارے استاد جو استاد تک تمام راوی وہ ہیں' جن سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

۳۱۴۴ - سری بن مصرف بن عمرو بن کعب:

ایک قول کے مطابق یہ کعب بن عمرو ہے۔ اس نے امام شعبی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابونعیم' ایوب بن سوید اور اس کے بیٹے عمرو بن سری نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ حدیث کا عالم نہیں ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے' اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے جو وضو میں سر کے پچھلے حصے کے مسح کے بارے میں ہے۔

۳۱۴۵ - سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف ابواسحاق مدنی (ع):

یہ مدینہ منورہ کا قاضی تھا' اس نے حضرت عبداللہ بن عمر' سعید بن مسیب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ایوب' شعبہ' دونوں سفیانوں اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن العربی نے ''عارضۃ الاحوذی'' میں یہ بات بیان کی ہے: امام مالک نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ بات امام مالک کے حوالے سے معروف نہیں ہے' کیونکہ سعد بن ابراہیم نے مدینہ منورہ میں حدیث بیان نہیں کی تھی' جیسا کہ علی بن مدینی نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ مدینہ نے اس سے حدیث نوٹ نہیں کی اور امام مالک نے بھی اس سے حدیث نوٹ نہیں کی۔ شعبہ اور سفیان نے اس کے حوالے سے ایک واسطے سے سماع کیا ہے اور سفیان بن عیینہ نے اس سے مکہ میں کچھ روایات کا سماع کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے مزید یہ کہا ہے: یہ فاضل شخص تھا۔

۴۱۶ - سعد بن محمد بن حسن بن عطیہ عوفی:

اس نے اپنے والد اور اپنے چچا حسین بن حسن اور فلیح بن سلیمان کے علاوہ دیگر لوگوں سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ اس سے اس کے بیٹے محمد بن سعد اس کے علاوہ ابن ابوالدنیا' محمد بن غالب تمتام اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد نے اس کے بارے میں یہ فرمایا ہے: یہ جہمی ہے اور اگر یہ ایسا نہیں ہے تو یہ اُن لوگوں میں سے ہوگا جو تساہل کا شکار ہوتے ہیں اور اُن کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جاتا اور یہ اُن کا مقام نہیں ہے' یہ بات خطیب بغدادی نے بیان کی ہے۔

۴۱۷ - سعد بن عبداللہ اغطش (د):

ایک قول کے مطابق اس کا نام سعید ہے' اس کے حوالے سے امام ابوداؤد نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' جس میں یہ مذکور ہے کہ حیض والی عورت کا کون سا حلال ہوتا ہے؟ اس کے حوالے سے اسماعیل بن عیاش' بقیہ' ابوبکر عبداللہ بن ابو مریم نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے' عبدالحق کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے اور اس کا نام سعید بیان کیا ہے۔

۴۱۸ - سعید بن اسماعیل بن علی بن عباس ابوعطاء صوفی:

اس نے زاہد طوسی اور دیگر حضرات سے سماع کیا ہے' اس کا سماع بہت زیادہ ہے۔ عبدالغافر نے ''السیاق'' میں یہ بات بیان کی ہے' تاہم روایت کے اعتبار سے یہ ساقط الاعتبار ہے اور اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ اس نے اس بات کا دعویٰ کیا تھا کہ اس نے استاد زین الاسلام کی کتابوں کا سماع کیا تھا' جیسے کتاب الرسالہ اور دیگر کتابیں' اور وہ اس کے سامنے پڑھی بھی گئی تھیں' لیکن پھر لوگوں کے سامنے اس کا جھوٹ واضح ہوگیا اور اس کا بُرا طرزِ عمل ظاہر ہوگیا تو لوگوں نے اس کی روایت کو ترک کر دیا۔

۴۱۹ - سعید بن جبلہ شامی:

اس نے طاؤس کے حوالے سے یہ مُرسل حدیث نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ان اللہ بعثنی بین یدی الساعۃ وجعل رزقی تحت ظل رمحی الحدیث.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے قیامت سے پہلے مبعوث کیا ہے اور میرا رزق میرے نیزے کے سائے کے نیچے مقرر کیا ہے'' الحدیث۔

یہ حدیث اس سے امام اوزاعی نے روایت کی ہے۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ شامی ہے' وہ اس کے حوالے سے زیادہ نہیں جانتے تھے جو اس حدیث میں مذکور ہے کہ اس نے یہ روایت طاؤس کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس سے یہ روایت امام اوزاعی نے نقل کی ہے۔ امام محمد بن خفیف شیرازی کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

۴۲۰ - سعید بن حفص بن عمرو بن نفیل (س):

ایک قول کے مطابق یہ سعید بن حفص بن عمر بن نفیل ہذلی حرانی ہے' جس کی کنیت ابوعمرو ہے' یہ ابوجعفر عبداللہ بن محمد نفیلی کا ماموں

ہے۔اس نے موسیٰ بن اعین، شریک بن عبداللہ نخعی، زہیر بن معاویہ اور دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے احمد بن سلیمان رہاوی، بقی بن مخلد، حسن بن سفیان، زکریا بن یحییٰ سجزی، ہلال بن العلاء رقی اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ابوعروبہ حرانی نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: اس کی عمر زیادہ ہوگئی تو یہ گھر میں بیٹھ گیا اور یہ اپنی آخری عمر میں تغیر کا شکار ہو گیا تھا۔ابن قطان کہتے ہیں: میں اس کی حالت سے واقف نہیں ہوں، اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس کے حوالے سے ایسی کوئی روایت منقول نہیں ہے جس کے ذریعے اس کی حالت کا پتا چل سکے اور نہ ہی اس کا ذکر اُن جگہوں میں ملتا ہے جو رجال سے متعلق کتابوں میں گمان ہوسکتا ہے کہ اس کا ذکر وہاں ہو۔البتہ یہ اندلسی مسلمہ بن قاسم اس نے اُس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ حرانی ہے، اس کی کنیت ابوعمرو ہے اور بقیہ بن مخلد نے اس سے روایت نقل کی ہے، اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: مقصود کے حصول کے لئے اتنا کافی نہیں ہے۔(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے اور اس کے حوالے سے تیس لوگوں نے روایات نقل کی ہیں اور سفر کرنے والوں نے اس کے حوالے سے بہت زیادہ روایات نقل کی ہیں۔ابوعروبہ حرانی نے یہ بات ذکر کی ہے: اس کا انتقال 237 ہجری میں ہوا تھا' اسی طرح علی بن عثمان نفیلی نے یہ بات بیان کی ہے: اس کا انتقال اسی سال رمضان کے مہینے میں ہوا تھا' میں نے حافظ ابوعبداللہ ذہبی کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے کہ یہ ثقہ اور مشہور تھا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۴۲۱ - سعید بن ابوسعید مولیٰ مہری:

اس کی کنیت ابوالسمیط ہے اور اسم منسوب مصری ہے۔اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

ان معاذ بن جبل اراد سفرا فقال يا رسول الله اوصني فقال اعبد الله ولا تشرك به شيئا قال يا رسول الله زدني قال اذا اسات فاحسن قال يا رسول الله زدني قال استقم ولیحسن خلقك.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سفر پر جانے لگے تو اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے نصیحت کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا اور کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہرانا۔اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید ارشاد فرمایئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کوئی بُرائی کرو تو اچھائی بھی کرنا۔اُنہوں نے عرض کی: مزید عطا کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم استقامت کے ساتھ رہنا اور اپنے اخلاق کو اچھا رکھنا''۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے حرملہ بن عمران تجیبی نے نقل کی ہے۔ابن یونس نے ''تاریخ مصر'' میں یہ بات بیان کی ہے: صرف حرملہ بن عمران کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ اس کے حوالے سے اسامہ بن زید نامی راوی نے بھی روایت نقل کی ہے، جیسا کہ امام بخاری نے اس کا ذکر اپنی ''تاریخ'' میں کیا ہے اور ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔اُنہوں نے اس کا ذکر تیسرے طبقے کے افراد میں کیا ہے۔امام حاکم نے اس کے حوالے سے ''مستدرک'' میں ایک حدیث نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے جو اہلِ مصر کی روایت ہے۔خطیب بغدادی نے یہ روایت اپنی کتاب ''المتفق والمفترق'' میں نقل کی ہے۔

۴۲۲ - سعید بن سلمہ مخزومی:

یہ ابن ازرق کی آل میں سے ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ عبداللہ بن سلمہ ہے اور ایک قول کے مطابق کثیر بن سلمہ بن عبداللہ ہے۔
اس نے مغیرہ بن ابو بردہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اس کا پانی طہارت دینے والا ہوتا ہے۔
صفوان بن سلیم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں: علم حاصل کرنے کے حوالے سے یہ معروف نہیں ہے۔ عبدالحق نے کتاب ''الاحکام'' میں یہ بات بیان کی ہے: صفوان بن سلیم کے علاوہ اور ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہو۔
اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: جس شخص کی حالت یہ ہو' اُس کی حدیث سے استدلال کیسے کیا جا سکتا ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام نسائی اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ الجلاح ابو کثیر نے اس سے روایت نقل کی ہے' البتہ اُنہوں نے اس کا نام کثیر بن سلمہ بیان کیا ہے۔
اس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں سعید بن سلمہ کے نام سے ہے' اور یہ اس کے اور سعید بن سلمہ مصری کے درمیان امتیاز قائم کرنے کے لئے ہے۔ امام ذہبی نے اس کے بارے میں کوئی کلام ذکر نہیں کیا۔ میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ ابن عبدالبر اور عبدالحق نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۴۲۳ - سعید بن سلیمان بن مانع حمیری:

اس کے حوالے سے سنن دارقطنی میں ایک حدیث منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا یؤم المتیمم المتوضئین.
''تیمم کرنے والا شخص وضو کرنے والوں کی امامت نہ کرے''۔

یہ روایت امام دارقطنی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے: اس کی سند ضعیف ہے۔ ابو الحسن بن قطان کہتے ہیں: ابن المنکدر سے نیچے کا ہر راوی غیر معروف ہے۔

۴۲۴ - سعید بن عامر ضبعی بصری (ع):

اس نے شعبہ' سعید بن ابو عروبہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے امام احمد بن حنبل' اسحاق بن راہویہ' علی بن مدینی اور دیگر حضرات نے روایت نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ایک نیک شخص تھا' البتہ اس کی حدیث میں بعض غلطیاں پائی جاتی ہیں' ویسے یہ صدوق ہے۔ ابن معین' ابن سعد اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال 203 ہجری میں چھیاسی برس کی عمر میں ہوا۔

۴۲۵ - سعید بن عبیداللہ بن فطیس ابو عثمان وراق:

عبدالعزیز کتانی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ حدیث اس کے بس کا کام نہیں تھا۔ اس کا انتقال 422 ہجری میں ہوا۔

۴۲۶ - سعید بن عثمان:

اس کے حوالے سے سنن دارقطنی میں ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس میں یہ بات مذکور ہے کہ نمازِ عید میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' دعا اور تکبیر بلند آواز میں پڑھے جائیں گے۔ یہ روایت اس راوی کے حوالے سے محمد بن قاسم محاربی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ ابن القطان کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں' اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں کیا ہے اور اُنہوں نے اس کے بارے میں کسی شخص کے حوالے سے ضعیف ہونے کا قول نقل نہیں کیا۔ میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے' تاکہ اس کے بارے میں ابن قطان کے کلام کو واضح کر دوں کہ وہ اس سے واقف نہیں تھے اور حدیث کی علت کو واضح کر دوں' جیسا کہ عبدالحق نے کیا ہے اور ابن قطان کا یہ کہنا کہ اس کی علت عمرو بن شمر نامی راوی اور جابر جعفی نامی راوی یہ دونوں ہیں۔

۴۲۷ - سعید بن محمد بن اصبغ:

امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' اُنہوں نے ''غرائب مالک'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الا یعجبکم اسلام الرجل حتی تنظروا عقدۃ عقلہ۔

''خبردار! کسی بھی شخص کا اسلام تمہیں اُس وقت تک پسند نہ آئے' جب تک تم اُس کی عقل مندی کا جائزہ نہ لے لو''۔

پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت جھوٹی ہے۔ محمد بن سہل اور اُس سے اوپر امام مالک تک تمام راوی ضعیف ہیں۔

۴۲۸ - سعید بن محمد بن محمد بن ابراہیم بن حسن ابوعثمان زعفرانی:

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے ابوعمرو بن نجید اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابو صالح مؤذن اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالغافر نے اس کا ذکر ''السیاق'' میں کیا ہے اور اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ثقہ اور صالح شخص تھا' جس نے بہت زیادہ سماع کیا اور بہت سی احادیث نقل کیں اور بہت سے مشائخ سے استفادہ کیا' پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے ابوصالح کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے کہ یہ آخری عمر میں کچھ تغیر کا شکار ہو گیا تھا' پھر اُنہوں نے بعض ثقہ راویوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ اپنے کچھ سماع میں اختلاط کا شکار ہوا تھا' اس کے انتقال 427 ہجری میں ہوا۔

۴۲۹ - سعید:

اس کا اسم منسوب منقول نہیں ہوا۔ اس کے حوالے سے ''عمل الیوم واللیلہ'' کے اندر ایک حدیث منقول ہے جو حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جس میں رات کو سوتے وقت بستر پر جاتے ہوئے پڑھنے والی دعا کا ذکر ہے' اس کے حوالے سے یہ روایت عثمان بن عمرو بن ساج نے نقل کی ہے۔ اس حدیث کے بعد امام نسائی نے یہ فرمایا ہے: میں نہ تو سعید سے واقف ہوں اور نہ ہی ابراہیم سے واقف ہوں۔ حافظ ابوالحجاج مزی کہتے ہیں: سعید نامی اس راوی کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ یہ سالم قداح کا بیٹا ہے اور ابراہیم نامی راوی

کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ یہ ابراہیم بن سعد زہری ہے اُن کا کلام ختم ہوا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) سعید بن سالم القداح کا ذکر "میزان الاعتدال" میں ہوا ہے میں نے اُس کا ذکر اس لیے کیا ہے کیونکہ اس کے بارے میں امام نسائی نے یہ فرمایا ہے کہ وہ اس سے واقف نہیں ہیں اور "الیوم واللیلہ" کے بعض نسخوں میں یہ بات منقول ہے کہ اس کا نام سعید بن ابراہیم ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۴۳۰ - سلیمان بن الحجاج:

امام مسلم نے اپنی صحیح کے مقدمہ میں یہ بات بیان کی ہے: عبداللہ بن عثمان بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک سے دریافت کیا: یہ شخص کون ہے جس کے حوالے سے آپ نے عبداللہ بن عمرو سے منقول حدیث روایت کی ہے جو عید الفطر کے تقسیم انعامات کے دن کے بارے میں ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: سلیمان بن الحجاج ہے تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم نے اُس پر کیا رکھا ہے اور تم اس بات کا جائزہ لو کہ میں نے اُس کے حوالے سے تمہارے ہاتھ میں کیا رکھا ہے۔ امام ابوزرعہ کی تحریر میں یہ بات موجود ہے کہ امام احمد فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی تحقیق کی تو میں نے پایا کہ یہ سلیمان بن الحجاج ہے جس کا ذکر ابن حبان نے "الثقات" میں کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ طائفی ہے جس نے اہلِ مدینہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان کو دیکھا ہوا ہے اور عبداللہ بن مبارک نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام نووی "شرح مسلم" میں تحریر کرتے ہیں: یہ سلیمان بن حجاج کی تعریف اور مدح ہے جہاں تک مذکورہ حدیث کا تعلق ہے تو اُس کے بارے میں امام نووی فرماتے ہیں: ہم نے یہ روایت مسجد اقصیٰ کے فضائل سے متعلق کتاب "المستقصیٰ" میں روایت کی ہے جو حافظ ابومحمد بن عساکر کی تصنیف ہے۔ احمد بن علی بن حجر بیان کرتے ہیں: امام ذہبی نے اس کا ذکر "میزان الاعتدال" میں کیا ہے اور عقیلی کے حوالے سے اس کی تضعیف نقل کی ہے۔ امام بخاری نے اس کا ذکر "تاریخ کبیر" میں کیا ہے اُنہوں نے اس کی وہ روایت ذکر کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ عبداللہ بن مبارک اور عبدالعزیز دراوردی نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ پھر عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے اس راوی کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ذکر کی ہے اور دراوردی کے حوالے سے اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول یہ حدیث نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن طعام المتبارين وطعام المتباهين.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلاوے کا کھانا کھانے اور فخر ومباہات کے طور پر کھانا کھلانے والوں کا کھانا کھانے سے منع کیا ہے"۔

امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس کی کنیت ابوایوب بیان کی ہے اُنہوں نے مزید کچھ نہیں کہا۔ صرف یہ کہا ہے کہ اس نے محمد بن عبداللہ اور لیث سے جبکہ اس سے ابن مبارک اور دراوردی نے روایات نقل کی ہیں۔ اُنہوں نے اس کے بارے میں کوئی جرح ذکر نہیں کی اور اس سے یہ بات پتا چل جاتی ہے کہ سلیمان بن حجاج نامی راوی پر استدراک کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کے حالات "میزان الاعتدال" میں ذکر ہو چکے ہیں اور سلیمان بن حجاج جس کا ذکر رجال الحدیث میں ہوا ہے اُس کے حالات کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

۴۳۱ - سلیمان بن صلیع سلولی:

اس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نمازِ خوف کے بارے میں روایت نقل کی ہے کہ اُنہوں نے سعید ابن العاص سے کہا: تم اپنے ساتھیوں کے ایک گروہ کو حکم دو کہ وہ تمہاری اقتداء میں نماز ادا کریں اور ایک گروہ تمہارے پیچھے ہو' تم اُنہیں دو رکعت پڑھاؤ جس میں چار سجدے کرو۔ ابن حزم کہتے ہیں: سلیم بن صلیع سلولی نامی راوی مجہول ہے۔ المحلّٰی کا جو نسخہ میرے پاس ہے' اُس میں اسی طرح تحریر ہے' البتہ معروف یہ ہے کہ یہ سلیم بن عبد سلولی کنانی کوفی ہے' جس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابو اسحاق سبیعی نے اس سے روایت نقل کی ہے' ابن ابو حاتم نے کتاب ''الجرح والتعدیل'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: میں نے اپنے والد کو یہ بات کہتے ہوئے سنا ہے۔ امام بخاری نے تاریخ کبیر میں اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے' کہ یہ سلیم بن عبد سلولی کوفی ہے' جس سے ابو اسحاق نے روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی نے اپنی سنن میں اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ کہا ہے: ہم نے یہ حدیث ابو اسحاق کے حوالے سے سلیم بن عبد سلولی سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں طبرستان میں سعید بن العاص کے پاس موجود تھا تو سعید بن العاص نے لوگوں سے کہا کہ آپ سے کون شخص نمازِ خوف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں! پھر اُنہوں نے اُس نماز کا ذکر کیا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس نماز کے مانند تھی جو آپ نے عسفان میں ادا کی تھی۔ پھر امام بیہقی نے سلیم بن عبد سلولی کی نقل کردہ روایت کو ترجیح دی ہے' اُس روایت پر جو اس واقعہ کے بارے میں ثعلبہ بن زہدم نے نقل کی ہے اور ثعلبہ کی روایت کو سلیم کی روایت پر محمول کیا ہے' تاکہ دونوں روایتوں کو جمع کیا جا سکے۔ باوجودیکہ اس میں تمام روایات کے اندر اتفاق پایا جاتا ہے۔ ابن حبان نے اپنی کتاب ''الثقات'' میں یہ بات ذکر کی ہے: یہ سلیم بن عبد سلولی ہے' اُنہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ جنگ طبرستان میں شریک ہونے والوں میں شامل ہے۔

۴۳۲ - سلمہ بن شریح:

اس کے حوالے سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

اوصانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبع خلال فقال لا تشرکوا باللہ شیئا وان قطعتم او حرمتم او صلبتم ولا تترکوا الصلاۃ متعمدین فمن ترکہا متعمدا فقد خرج من الملۃ الحدیث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا' آپ نے فرمایا: تم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دو اور اگرچہ تمہیں کاٹ دیا جائے' یا تمہیں محروم کر دیا جائے' یا تمہیں پھانسی پر لٹکا دیا جائے اور تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرنا' کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے وہ ملت (یعنی دینِ اسلام) سے نکل جاتا ہے'' الحدیث۔

یہ روایت سیار بن عبد الرحمٰن نے یزید کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ اسے امام محمد بن نصر مروزی نے کتاب ''تعظیم قدر الصلاۃ'' میں جبکہ امام طبرانی نے ''معجم کبیر'' میں نقل کیا ہے۔ ابو سعید بن یونس نے ''تاریخ مصر'' میں سلمہ بن شریح کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے اور اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد یہ کہا ہے: اس حدیث کو صرف سیار کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ابن لہیعہ نے سیار کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: سلمہ کے حوالے سے یزید کے علاوہ اور کسی نے حدیث روایت نہیں کی۔ (امام

ذہبی فرماتے ہیں:) سلمہ بن شریح کے علاوہ بھی ثقہ راوی ہیں' یزید اور سیار بن عبدالرحمٰن اور اُن کے حوالے سے روایت کرنے والا شخص جس نے اس راوی کے حوالے سے نافع بن یزید سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے ان راویوں کا ثقہ راویوں میں کیا ہے اور امام ابوزرعہ نے یہ فرمایا ہے: سیار بن عبدالرحمٰن میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوحاتم فرماتے ہیں: نافع بن یزید میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ روایت محمد بن ربیع جیزی نے اپنی کتاب میں بھی نقل کی ہے' جو اُن لوگوں کے بارے میں ہے جو صحابہ کرام مصر میں داخل ہوئے تھے اور یہ ابن لہیعہ کے حوالے سے سیار بن عبدالرحمٰن سے منقول ہے۔

۴۳۳ - سلام بن صدقہ:

امام بیہقی نے اسے مجہول قرار دیا ہے' اُنہوں نے اس کے حوالے ''شعب الایمان'' میں ایک حدیث نقل کی ہے جو بقیہ بن ولید نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے' آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

ان الابقاء علی العمل اشد من العمل ان الرجل ليعمل العمل فيكتب له عمل صالح معمول به في السر يضعف اجره سبعين.

''عمل کو کرتے رہنا عمل کرنے سے زیادہ مشکل ہے' ایک شخص کوئی عمل کرتا ہے اور اُس کے لئے نیک عمل کا ثواب نوٹ کر دیا جاتا ہے' جس پردہ پوشیدگی میں بھی عمل کرتا ہے' تو اُس کا اجر ستر گنا ہو جاتا ہے''۔

امام بیہقی کہتے ہیں: یہ بقیہ کی نقل کردہ اُن منفرد روایات میں سے ہے جو اُس نے اپنے مجہول اساتذہ سے نقل کی ہے۔

۴۳۴ - سنان بن ابوسنان:

اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

ان السواك ليزيد الرجل فصاحة.

''مسواک آدمی کی فصاحت میں اضافہ کرتی ہے''۔

یہ روایت عقیلی اور ابن عدی نے اپنی اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابن عدی نے یہ روایت معلی بن میمون کے حالات میں نقل کی ہے جو متروک راویوں میں سے ایک ہے' جبکہ عقیلی نے یہ روایت عمرو بن داؤد کے حالات میں نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: عمرو بن داؤد اور سنان بن ابوسنان دونوں مجہول ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: یہ حدیث منکر اور غیر محفوظ ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والوں میں' میں ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہوں جس کا نام سنان بن ابوسنان بیان کیا گیا ہو صرف سنان بن ابوسنان دؤلی ایسا شخص ہے جس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اور وہ ثقہ ہے' جس سے شیخین نے استدلال کیا ہے۔ عجلی اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اگر تو یہ وہ نہیں ہے تو پھر یہ مجہول ہے' جیسا کہ عقیلی نے اس کے بارے میں کہا ہے۔

۴۳۳۵ - سہل بن عطیہ اعرابی:

امام حاکم نے اس کے حوالے سے متدرک کے کتاب الاحکام میں یہ روایت نقل کی ہے' جو حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

کنت بالطائف فجاء الدعل فشکا الیه ان اهل الطائف لا یؤدون الزکاۃ فبعث بلال یعنی ابن ابی بردۃ رجلا یسال عما یقولون فوجد الرجل یطعن فی نسبه فرجع الی بلال فاخبرہ فکبر بلال وقال حدثنی ابی عن ابی موسی قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من سعی بالناس فهو لغیر رشدہ او فیه شیء منه.

''میں طائف میں موجود تھا' وہاں دعل آیا اور اُس نے اُن سے شکایت کی کہ اہلِ طائف زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ہیں' تو بلال نے' یعنی بلال بن ابو بردہ کو ایک شخص کو بھیجا' تاکہ وہ اس چیز کے بارے میں دریافت کرے جو لوگ کہتے ہیں' تو اُس نے اُس شخص کو پایا جس کے نسب میں طعن کیا جاتا تھا تو وہ بلال کے پاس واپس آیا اور اُنہیں اس بارے میں بیان کیا تو بلال نے تکبیر کہی اور کہا: میرے والد نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص لوگوں کے لئے (کوئی سرکاری ذمہ داری) ادا کرتا ہے تو وہ ہدایت پر نہیں ہوتا' یا اس میں کوئی چیز (بے ہدایتی کی) ہوتی ہے''۔

امام حاکم کہتے ہیں: یہ روایت بلال بن ابو بردہ نے نقل کی ہے' جو اسی سند کی مانند دیگر اسناد سے بھی منقول ہے۔

محمد بن طاہر نے اپنی کتاب ''التذکرۃ فی الاحادیث المعلولہ'' میں اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد یہ کہا ہے: اس کی کوئی اصل نہیں ہے' اُنہوں نے سہل نامی راوی کی وجہ سے اسے معلول قرار دیا ہے اور کہا ہے: اس روایت کے حوالے سے یہ منکر ہے۔ ابن طاہر کی وہ کتاب جس کا ذکر ہوا ہے' اس میں اُنہوں نے وہ احادیث ذکر کی ہیں جو ابن حبان کی کتاب ''الضعفاء'' میں ہیں اور ابن حبان نے سہل بن عطیہ کا ذکر ثقہ راویوں کے طبقے میں کیا ہے اور یہ بات ذکر کی ہے: اس نے ابوالولید سے روایات نقل کی ہیں جو قریش کا آزاد کردہ غلام تھا اور اس نے مرحوم بن عبدالعزیز سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم نے بھی اس کے ذکر اسی طرح کیا ہے کہ اس نے ابوالولید سے روایات نقل کی ہیں اور مرحوم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ وہ اس کے حوالے سے خاموش رہے ہیں تو یہ مجہول شمار ہوگا۔ طبرانی نے یہ حدیث مرحوم کے حوالے سے سہل نامی اس راوی کے حوالے سے ابوالولید کے حوالے سے بلال بن ابو بردہ سے نقل کی ہے اور یہ اُس چیز کے موافِق نہیں ہے' جس کو ابن ابوحاتم اور ابن حبان نے بیان کیا ہے۔

۴۳۳۶ - سہل بن یوسف بن سہل بن مالک بن عبید انصاری:

اس کی کنیت ابو ہمام ہے۔ ہم نے اس کے حوالے سے ''خلعیات'' کے چوتھے جزء میں ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ اپنے دادا سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم من حجة الوداع صعد المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال ايها الناس ان ابا بكر لم يسؤني قط فاعرفوا له ذلك الحديث.

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے تشریف لائے تو آپ منبر پر چڑھے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: اے لوگو! ابوبکر نے کبھی میرے ساتھ کوئی بُرائی نہیں کی تو تم اسے اس حوالے سے پہچان لو'' الحدیث۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے محمد بن علی بن یوسف نے بھی نقل کی ہے۔ ابن عبدالبر نے یہ روایت ''استیعاب'' میں نقل کی ہے جو سہل بن مالک کے حالات میں نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ حدیث منکر اور موضوع ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: خالد بن عمرو منکر الحدیث اور متروک الحدیث ہے اور اس حدیث کی سند میں اور بھی مجہول اور ضعیف راوی ہیں' جو معروف نہیں ہیں۔ اس کا وبال سہل بن یوسف نامی راوی کے سر ہے جس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے حدیث نقل کی ہے اور یہ تمام راوی غیر معروف ہے۔ ضیاء مقدسی نے اپنی کتاب ''المختارہ'' میں یہ بات بیان کی ہے: علی بن محمد بن یوسف اور سہل بن یوسف اور ان کا والد' میں نے ان کا ذکر امام بخاری کی کتاب میں یا ابن ابوحاتم کی کتاب میں نہیں پایا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) سہل بن یوسف کے حوالے سے سیف بن عمر نے بھی روایت نقل کی ہے۔

﴿حرف شین﴾

۴۳۷ - شاہ بن قرع:

اس کی کنیت ابوبکر ہے۔ اس نے فضیل بن عیاض کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا اراد الله ان يدخل اهل الجنة الجنة.

''جب اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرے گا کہ اہلِ جنت کو جنت میں داخل کردے''۔

ابن ماکولا نے اس کا ذکر ''الاکمال'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ابوسعید ادریسی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے' اس روایت کو تنوخی نے ادریسی کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس میں ابن ماکولا کی طرف سے اضافہ منقول ہے۔

حرف صاد مہملہ

۴۳۸ - صالح بن بیان:

امام دارقطنی نے اس کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

لا یؤم المتیمم المتوضئین.

"تیمم کرنے والا شخص وضو کرنے والوں کی امامت نہ کرے"۔

ابن قطان کہتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) "میزان الاعتدال" میں صالح بن بیان کا ذکر ہوا ہے لیکن بظاہر یہ لگتا ہے کہ وہ اس کی بجائے کوئی اور شخص ہے کیونکہ جس شخص کا "میزان الاعتدال" میں ذکر ہوا ہے اُس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس راوی نے ابن المنکدر سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۳۹ - صالح بن رزیق معلم:

اس نے محمد بن جابر کے حوالے سے وہ حدیث نقل کی ہے جو آگے اس کے حالات میں آئے گی یہ روایت اس راوی سے عباد بن ولید نے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: صالح بن رزین معلم کی اصل کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۴۴۰ - صالح ناجی قاری:

امام بزار اور عقیلی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ بیمار شخص کے سر پر مسح کیا جائے گا۔ یہ روایت اس راوی کے حوالے سے محمد بن مرزوق بن بکیر نے نقل کی ہے اور یہ روایت خطیب بغدادی نے "تاریخ بغداد" میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی سے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: صالح نامی راوی کی حالت کی شناخت نہیں ہوسکی اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: ابوعاصم نبیل نے اس راوی سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۴۱ - صالح بن حبیب بن صالح بن صالح سواق مدینی:

اس نے اپنے والد حبیب بن صالح کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اسماعیل بن ابواویس ہارون بن عبداللہ اور محمد بن عوف نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے اُنہوں نے اس کا ذکر اس کے والد حبیب بن صالح کے حالات کے ضمن میں کیا ہے اور اس کے حالات میں اس کے حوالے سے خاموشی اختیار کی ہے۔

۴۴۲ - صالح بن درہم (د):

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جو مسجد عشار کے شہداء کے بارے میں ہے۔ اس کے حوالے سے اس کے بیٹے ابراہیم نے روایت نقل کی ہیں۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: یہ اور اس کا والد حدیث نقل کرنے کے حوالے سے مشہور نہیں ہیں۔ امام دار قطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۴۳ - صالح بن عبداللہ بن صالح (ق):

اس نے عبدالرحمٰن کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جو عروہ کا غلام ہے' جبکہ اس سے ابن ابی فدیک نے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ مجہول ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں صالح بن عبداللہ بن صالح کا ذکر کیا ہے اور اس کے بارے میں امام بخاری کا قول نقل کیا ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کے حوالے سے صرف ابن منذر حزامی نے روایت نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے ایک کے حالات دوسرے کے ضمن میں ملا دیئے ہیں' حالانکہ یہ دونوں دو الگ لوگ ہیں۔ ابن ابوحاتم نے ''الجرح والتعدیل'' میں ان دونوں کا ذکر کیا ہے۔ اُن میں سے ایک پہلے والا شخص ہے جس کے بارے میں امام بخاری نے یہ کہا ہے: یہ منکر الحدیث ہے اور اس کے بارے میں ابوحاتم نے یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔ جبکہ دوسرا صالح بن عبداللہ ہے جو بنو عامر کا آزاد کردہ غلام ہے' اس نے یعقوب بن عبداللہ بن زبیر سے روایت نقل کی ہے جبکہ ابراہیم بن منذر حزامی نے روایت نقل کی ہے اور یہ وہ شخص ہے جس کا ذکر ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں کیا ہے۔ اسکے بارے میں امام بخاری نے کوئی کلام نہیں کیا اور مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' صرف امام بیہقی نے کیا ہے' کیونکہ اُنہوں نے اپنی کتاب ''شعب الایمان'' میں کتاب المنازل میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ راوی قوی نہیں ہے۔

۴۴۴ - صالح بن قطن بخاری:

اس نے محمد بن عمار بن محمد بن عمار بن یاسر سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے محمد بن یحییٰ بن مندہ' اسحاق بن ابراہیم بن یونس نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے نقل کردہ حدیث مغرب اور عشاء کے درمیان چھ رکعت ادا کرنے کے بارے میں ہے۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب ''العلل'' میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ راوی مجہول ہے۔

۴۴۵ - صدقہ بن یزید:

اس نے ابراہیم بن صائغ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس کی حدیث میں مشغول نہیں ہوا جائے گا۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور ''میزان الاعتدال'' میں اس سے پہلوتہی کی ہے۔

۴۴۶ - صعق بن زبیر:

اس نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔

حرف ضاد معجمہ

۴۴۷ - ضرغامہ بن علیہ غنوی:

ابن مدینی نے کتاب "العلل" میں یہ کہا ہے: عمرو بن خالد کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۴۴۸ - ضمرہ بن ربیعہ ابوعبداللہ رملی (خ):

اس نے بہت سے لوگوں سے روایات نقل کی ہیں جن میں سری بن یحییٰ بھی شامل ہے' جبکہ اس سے بھی بہت سے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں جن میں دحیم شامل ہیں۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب' جس میں اُنہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کی حیات کا انکار کیا ہے' اُس میں یہ بات بیان کی ہے کہ شیخ ابن منادی نے اس کے بارے میں مذمت کی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یہ ایک نیک بزرگ ہے اور ثقہ راویوں میں سے صالح الحدیث ہے اور مامون ہے' شام میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اس کے مشابہ ہو۔ آدم بن ابوایاس بیان کرتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو اس کے زمانے میں اس سے زیادہ عقلمند ہو۔ ابن سعد بیان کرتے ہیں: یہ ثقہ' مامون اور بہتر تھا' یہاں کوئی بھی اس سے زیادہ فضیلت والا شخص نہیں تھا۔ ابن یونس کہتے ہیں: یہ اپنے زمانے میں اُن لوگوں کا فقیہ تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) تو جس شخص کی اس علم کے ماہرین کے نزدیک یہ حالت ہو' اُس کا محاسبہ ایسا شخص کیسے کرسکتا ہے جو متاخرین سے تعلق رکھتا ہو اور وہ اُس کے بارے میں کلام کیسے کرسکتا ہے۔

حرف طاء مہملہ

۴۴۹ - طلحہ بن محمد بن جعفر ابوالقاسم شاہد:

اس نے بغوی ٗ ابن صاعد اور ابن مجاہد سے جبکہ اس سے ازہری ٗ ابومحمد خلال اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ محمد بن ابو الفوارس کہتے ہیں: یہ معتزلی تھا اور داعی تھا ٗ یہ بات ضروری ہے کہ اس سے روایت نقل نہ کی جائے۔ ازہری کہتے ہیں: یہ اپنی روایت میں اور اپنے مذہب میں ضعیف ہے ٗ اس کا انتقال 308 ہجری میں ہوا۔

۴۵۰ - طلحہ بن عبیداللہ بن کریز بن رجاء بن ربیعہ ابوالمطرف کعبی خزاعی:

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر ٗ سیدہ عائشہ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہم سے جبکہ اس سے امام مالک ٗ ابن اسحاق ٗ موسیٰ بن ثروان اور عنبسہ نے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے کہا: موسیٰ بن ثروان کو ابن سروان بھی کہا گیا ہے ٗ اس نے طلحہ بن عبیداللہ کے حوالے سے کریز کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے ٗ اُنہوں نے جواب دیا: یہ ایک مجہول سند ہے جسے لوگوں نے حاصل کر لیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) طلحہ بن عبیداللہ نامی راوی کے حوالے سے امام مسلم نے روایت نقل کی ہے۔ اسے امام احمد ٗ امام نسائی اور یحییٰ بن معین نے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے ٗ تاہم طلحہ کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت مرسل ہے۔

۴۵۱ - طلحہ بن ابوقنان دمشقی:

اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت نقل کی ہے:

انه كان اذا اراد ان يبول اخذ عودا.

''جب آپ پیشاب کرنے کے لئے جانے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ ٹہنی پکڑ لیتے تھے''۔

اس راوی سے یہ روایت ولید بن سلیمان بن ابوالسائب نے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ راوی اس روایت کے علاوہ معروف نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے ابوقلابہ اور قاسم بن محمد سے نقل کی ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۴۵۲ - طلحہ:

اس کی نسبت ذکر نہیں ہوئی۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من صلی خلف الامام فان قراءۃ الامام له قراءۃ۔

''جو شخص امام کے پیچھے نماز ادا کرے تو امام کی قرأت اُس کی قرأت شمار ہوگی''۔

یہ روایت عبدالملک بن شعیب نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابوعبیداللہ نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے اور وہ زیادہ سمجھ رکھتے ہیں اور زیادہ عمدہ ہیں۔ اُنہوں نے یہ روایت اپنے چچا کے حوالے سے لیث نامی راوی کے حوالے سے قاضی ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے موسیٰ بن ابوعائشہ نامی راوی سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے اپنی کتاب ''الافراد'' میں نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: عبیداللہ کا یہ کہنا ہے کہ یہ روایت محمد سے منقول ہے' یہ درست ہونے کے زیادہ قریب ہے' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: طلحہ نامی یہ راوی مجہول ہے۔ ابوبکر بن ابوداؤد کہتے ہیں: طلحہ نامی یہ راوی معروف نہیں ہے۔

حرف عین

۴۵۳ - عاصم بن عمیر عنزی (د ق):

یہ عاصم بن ابوعمرہ ہے، جس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور نافع بن جبیر بن مطعم سے جبکہ اس سے عمرو بن مرہ اور محمد بن ابواسماعیل سلمی نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے حوالے یہ حدیث نقل کی ہے:

انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فقال الله اکبر کبیرا الله اکبر کبیرا الحدیث.

''اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' آپ نے یہ پڑھا: اللہ اکبر کبیرا' اللہ اکبر کبیرا''۔

امام بخاری نے اس راوی کے حوالے سے اپنی تاریخ میں اس حدیث کے مختلف طرق بیان کیے ہیں اور اس بارے میں عمرو بن مرہ پر ہونے والے اختلاف کا تذکرہ کیا ہے۔ شعبہ نے یہ کہا ہے کہ یہ عمرو بن عاصم عنزی سے منقول ہے' جبکہ عبداللہ بن ادریس اور عبثر نے یہ کہا ہے: یہ حصین یعنی حصین بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے عمرو کے حوالے سے عباد بن عاصم سے منقول ہے' جبکہ ابوعوانہ یہ کہتے ہیں: یہ حصین کے حوالے سے عمرو سے منقول ہے کہ اُنہوں نے عمار بن عاصم کو سنا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ روایت مستند نہیں ہے۔ امام دارقطنی نے اپنی ''العلل'' میں اس کی مانند نقل کیا ہے اور مزید یہ کہا ہے: ابن فضیل اور سوید بن عبدالعزیز نے یہ روایت حصین کے حوالے سے عمرو کے حوالے سے نافع بن جبیر سے نقل کی ہے' اُنہوں نے عمرو اور نافع کے درمیان کسی چیز کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: زید بن ابوانیسہ نے اسے عمرو کے حوالے سے نافع بن جبیر سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ امام دارقطنی نے یہ بھی کہا ہے: اس بارے میں درست وہ ہے جو عاصم عنزی کے حوالے سے نافع بن جبیر کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ ابوبکر بن منذر بیان کرتے ہیں: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث کو عباد بن عاصم اور عاصم عنزی نے نقل کیا ہے' یہ دونوں مجہول ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ دونوں کون ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن منذر نے یہ گمان کیا کہ شاید یہ دو آدمی ہیں' حالانکہ یہ ایک ہی شخص ہے' جس کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' جیسا کہ امام بخاری نے ذکر کیا ہے۔ ابن حبان نے اس راوی کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' اُنہوں نے اس کے حوالے سے اپنی صحیح میں ایک حدیث بھی نقل کی ہے۔

۴۵۴ - عاصم بن حمید سکونی حمصی (م د س ق):

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے راشد بن سعد اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن

قطان کہتے ہیں: یہ توثیق کے حوالے سے معروف نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' امام مسلم نے اس کے حوالے سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

۴۵۵ - عامر بن یحییٰ صریمی:

اس نے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا رایتم معاویة علی منبری الحدیث.

''جب تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو'' الحدیث۔

بکر بن ایمن قیسی نے اس راوی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں اور یہ حدیث منکر ہے۔

۴۵۶ - عائذ بن ربیعہ:

اس نے اپنی سند کے ساتھ زید بن معاویہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں روایت نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کے زید کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے کہ شاذ کونی کی نقل کردہ روایت معتبر نہیں ہے اور میرے علم کے مطابق اُس کے علاوہ کسی اور نے اسے روایت نہیں کیا۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: یزید بن عبدالملک نمیری' عائذ بن ربیعہ اور عباد بن زید یہ سب معروف نہیں ہے۔ ذہبی نے یزید بن عبدالملک اور عباد بن زید کا ذکر کیا ہے' لیکن اُنہوں نے ان کا ذکر ان سے متعلق باب میں نہیں کیا اور ان دونوں کے حالات میں کسی خاص قسم کی تنبیہ نہیں کی۔

۴۵۷ - عباد بن دورقی:

ابن عدی نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الاثنان جماعة الحدیث.

''دو آدمی بھی جماعت ہوتے ہیں'' الحدیث۔

ابن عدی کے بعض مشائخ سے بھی یہ روایت منقول ہے اور وہ عبدالرحمن بن سعید بن خلیفہ ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: عباد نامی راوی کا ذکر میں نے کہیں نہیں پایا اور نہ ہی میں نے اس کے علاوہ کہیں اور اس سے واقفیت حاصل کی ہے۔ ابن عدی اور عبدالحق نے سعید بن رزین کے حوالے سے اس حدیث کو معلل قرار دیا ہے۔

۴۵۸ - عباس بن سلیم:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا یتقدم الصف الاول اعرابی ولا اعجمی. ''کوئی دیہاتی یا عجمی شخص پہلی صف میں کھڑا نہ ہو''۔

یہ روایت محمد بن غالب نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: عباس نامی اس راوی کا ذکر میں نے کہیں نہیں

پایا' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: عبید اللہ بن سعید نامی راوی کا ایک جماعت کے درمیان تعین نہیں ہو سکا' جن کا نام بھی یہی ہے' تو اس حوالے سے یہ راوی بھی مجہول ہوگا۔

۴۵۹ - عباس بن عبد الکریم:

امام دار قطنی نے اس راوی کے حوالے سے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے جو مسجد میں قصاص لینے کی ممانعت کے بارے میں ہے۔ یہ روایت اس سے محمد بن عبید اللہ شعیثی نے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

۴۶۰ - عباس بن محمد بن نصر بن سری بن عبد اللہ بن سہل بن ایوب رقی رافقی ابو الفضل:

اس نے ہلال بن العلاء کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ ابن طحان نے ''ذیل الغرباء بمصر'' کے اندر یہ بات بیان کی ہے: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' اس کا انتقال 356 ہجری میں مصر میں ہوا۔ اور اس کے بعد اللہ کی مدد سے اُن لوگوں کا نام شروع ہوگا جن کا نام عبد اللہ ہے' اور یہ حرف عین سے متعلق باب میں شامل ہے۔

۴۶۱ - عبد اللہ بن احمد بن ذکوان قاضی بعلبکی:

اس نے ابن جوصا اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ عبد العزیز کتانی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ابو الحسین بن منادی کہتے ہیں: اس کا انتقال رجب کے مہینے میں 380 ہجری میں ہوا۔

۴۶۲ - عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حبیب دامغانی معمری ابو محمد بن ابو بکر:

یہ حاکم' سید علوی اور سربادی کے شاگردوں میں سے ہے' قرأت میں مہارت رکھتا تھا اور اس کی نسبت اس چیز کی طرف کی گئی ہے کہ اس نے مشائخ کے اجزاء حاصل کیے اور پھر اُن کے مالکان کو وہ واپس نہیں کیے۔ اس کا انتقال 516 ہجری میں ہوا' اس نے مشائخ کے اجزاء کو حاصل کیا جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے' یہ بات عبد الغافر نے ''تاریخ نیشاپور'' پر اپنے ذیل میں بیان کی ہے۔

۴۶۳ - عبد اللہ بن احمد دورقی:

ابن حزم نے کتاب ''حجۃ الوداع'' میں یہ بات بیان کی ہے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۴۶۴ - عبد اللہ بن اسود قرشی:

اس نے سالم بن عبد اللہ بن عمر اور عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے جبکہ اس سے ابن وہب نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابو حاتم بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ایک بزرگ ہے' میرے علم کے مطابق ابن وہب کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' جو عامر بن عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے اُن کے والد سے منقول ہے اور جس کے الفاظ یہ ہیں:

اعلنوا النکاح ''نکاح کا اعلان کرو''۔

۴۶۵ - عبداللہ بن اعسر ہمدانی:

خطیب نے اس کا ذکر ''الکفایہ'' میں کیا ہے کہ ابواسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۴۶۶ - عبداللہ بن بدیل:

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے رباح اور ابوسعید نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ابن ابوحاتم نے اس بات کا تذکرہ رباح کے حالات میں کیا ہے۔

۴۶۷ - عبداللہ بن بکر طبرانی:

اس کی کنیت ابواحمد ہے۔ اس نے دعلج' ابوبکر شافعی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالعزیز کتانی کہتے ہیں: اس میں تشیع پایا جاتا تھا' ویسے یہ ثقہ ہے۔ اس کا انتقال 399 ہجری میں ہوا' یہ بات ابوعلی مقری نے بیان کی ہے۔

۴۶۸ - عبداللہ بن حسن بن عبدالرحمٰن ابوالقاسم براد:

اس نے علی بن قاسم کے حوالے ابوزید نحوی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک واقعہ نقل کیا ہے جو مُردوں کے ساتھ بات چیت کرنے کے بارے میں ہے۔ امام بیہقی اور امام دارقطنی فرماتے ہیں:

۴۶۹ - عبداللہ بن رشید جندیشاپوری:

اس نے اپنی سند کے ساتھ یہ حدیث نقل کی ہے' جس کا متن یہ ہے:

الصبی علی شفعته حتی یدرك الحدیث.

''بچے کو شفعہ کا حق حاصل ہوتا ہے اُس وقت جب وہ بالغ ہو جائے'' الحدیث۔

یہ روایت اس راوی سے سری بن سہل جندیساپوری نے نقل کی ہے' میں نے اسکی حدیث کو سہل کے حالات میں بھی نقل کیا ہے۔ امام بیہقی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ثقہ راویوں کے چوتھے طبقے میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: عبداللہ بن رشید ابوعبدالرحمٰن کا تعلق جندیساپور سے ہے' اس نے ابوعبیدہ مجاعہ بن زبیر سے جبکہ اس سے جعفر بن محمد بن حبیب ذراع اور اہلِ اہواز نے روایات نقل کی ہیں' یہ مستقیم الحدیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن قانع نے اس کے حوالے سے اپنی معجم میں ایک حدیث نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت مہاجر بن قنفذ سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

انه سلم علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فلم یرد علیه حتی توضا ثم رد علیه والحدیث.

''اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ آپ نے

پہلے وضو کیا اور پھر اُنہیں سلام کا جواب دیا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے سعید بن ابوعروبہ کے حوالے سے قتادہ کے حوالے سے حسن کے حوالے سے ابو ساسان حصین بن منذر کے حوالے سے مہاجر بن قنفذ کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہی درست ہے۔

۴۷۰ - عبداللہ بن روزبہ سہروردی:

اس نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اسماعیل بن علی بن مثنیٰ نے روایت نقل کی ہے۔

میں نے امام ابومیمون عبدالوہاب بن عتیق بن وردان کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے کہ حافظ ابوعمرو یعنی عثمان بن ابراہیم بن خلدک موصلی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ بیان کرتا ہے: میں نے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

طوبی لمن رآنی او رای من رآنی.

"اُس شخص کو مبارک ہو جس نے میری زیارت کی یا جس نے اُس کی زیارت کی جس نے میری زیارت کی ہوئی ہو"۔

اسی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی منقول ہے:

"جو"۔

ابوعمرو کہتے ہیں: یہ سند بڑی عجیب وغریب ہے ہم نے یہ سند صرف اسی بزرگ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ عبداللہ اس راوی سے ہم واقف نہیں ہیں۔ ابن وردان نے اس کلام کی نسبت اسی طرح ابوعمرو کی طرف کی ہے لیکن شاید یہ ابوطاہر انماطی کا کلام ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اسماعیل بن علی بن مثنیٰ واعظ کے بارے میں خطیب نے کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے اور اسماعیل کا ذکر "میزان الاعتدال" میں بھی ہوا ہے میں نے یہ حدیث ترجمے میں اس لیے نقل کی ہے تا کہ ذکر کردہ تجمیل کو واضح کیا جا سکے۔

۴۷۱ - عبداللہ بن سبرہ اسدی:

یہ مجہول ہے اس کا ذکر "الحافل" میں اس کے بیٹے ابراہیم بن عبداللہ بن سبرہ کے حالات میں ہوا ہے۔

۴۷۲ - عبداللہ بن شیماء مؤذن:

یہ عبدالعزیز کتانی کا استاد ہے اُس نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ اس کی یہ اوقات نہیں تھی کہ یہ حدیث کا عالم ہو۔ اس کا انتقال 421 ہجری میں ہوا۔

۴۷۳ - عبداللہ بن شداد مدنی ابوالحسن اعرج:

اس نے ابوعذرہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے جو حمام میں اندر داخل ہونے کے بارے میں ہے۔ یہ روایت اس راوی سے حماد بن سلمہ نے نقل کی ہے۔ ابن قطان بیان کرتے ہیں: اس حدیث کی علت یہ ہے کہ عبداللہ بن شداد کی حالت مجہول ہے اور وہ واسط میں تاجروں کے اکابر مشائخ میں سے ایک تھا۔ حماد بن سلمہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں

کی۔ اُس نے اس کے معاملہ کو واضح کیا ہے' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ عباس دوری کی روایت کے مطابق یحییٰ بن معین اور اس کے علاوہ امام بخاری نے بھی اور دیگر حضرات نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) حماد کے ہمراہ سفیان ثوری نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۷۴ - عبداللہ بن شعران:

یا شاید عبداللہ بن سفران۔ یہ اہل موصل سے تعلق رکھتا ہے' یہ مصر آ گیا تھا اور وہاں اس نے حدیث بیان کی۔ ابن یونس کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: ایک قول کے مطابق اس کا انتقال مصر میں 273 ہجری میں ہوا۔

۴۷۵ - عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ازہر (د):

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے زہری اور جعفر بن ربیعہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم نے کتاب ''الایصال'' میں یہ بات بیان کی ہے: حالت کے اعتبار سے یہ مشہور نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۴۷۶ - عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن رافع بن خدیج:

بعض حضرات نے یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس راوی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من احیا ارضا میتة. ''جو شخص بنجر زمین کو آباد کرتا ہے''۔

پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے: اُس روایت کا تذکرہ جو اُس شخص کے قول کو پرے کرتی ہے جو اس گمان کا قائل ہے کہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نامی یہ راوی مجہول ہے' یہ معروف نہیں ہے اور اس کا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع بھی معروف نہیں ہے۔ پھر اُنہوں نے وہی حدیث ایک اور سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اُس میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن رافع بن خدیج ہے۔

۴۷۷ - عبداللہ بن عبدالرحمٰن:

اس نے ایک صحابی کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص ہڈی یا لید یا چمڑے کے ذریعے طہارت حاصل کرے۔ یہ روایت موسیٰ بن ابو اسحاق انصاری نے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ راوی مجہول ہے۔

۴۷۸ - عبداللہ بن عبدالرحمٰن:

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من احیا ارضا میتة الحدیث. ''جو شخص بنجر زمین کو آباد کرتا ہے'' الحدیث۔

یہ روایت اس سے ہشام بن عروہ نے نقل کی ہے۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس راوی کو مجہول قرار دیا گیا ہے' اس نے یہ حدیث دوسندوں سے نقل کی ہے' جس میں ایک سند سے پہلے یہ ترجمۃ الباب قائم کیا ہے: ''اُس روایت کا تذکرہ جو اُس شخص کے مؤقف کو پرے کرتی ہے جو اس گمان کا قائل ہے کہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نامی یہ راوی مجہول ہے' یہ معروف ہے اور اس کا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے''۔

۴۷۹ - عبداللہ بن عبدالقدوس ابوصالح کرخی:

ہم نے بی بی کے جزء میں یہ روایت نقل کی ہے کہ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لکل شیء زکاۃ وزکاۃ الدار بیت الضیافۃ.

''ہر چیز کی کوئی زکوٰۃ ہوتی ہے اور گھر کی زکوٰۃ یہ ہے کہ اُس میں ضیافت کے لئے کمرہ مخصوص ہو''۔

امام ذہبی نے اس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں احمد بن عثمان کے حالات میں کیا ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے: نقاش نے ''الموضوعات'' میں یہ بات بیان کی ہے: اسے احمد نامی راوی یا اُس کے استاد نے ایجاد کیا ہے۔ ذہبی نے عبداللہ بن عبدالقدوس کا ذکر اس سے متعلق باب میں نہیں کیا ہے' اُنہوں نے اس کے بارے میں عبداللہ بن عبدالقدوس کوفی نقل کیا ہے اور وہ اس کے علاوہ کوئی اور شخص ہے' کیونکہ کوفی نامی راوی طبقہ کے اعتبار سے اس سے پہلے کا ہے' کیونکہ اُس نے اعمش اور اُس کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۸۰ - عبداللہ بن عبید:

ابوحاتم نے سعید بن عنبسہ کے حالات میں اسے مجہول قرار دیا ہے۔

۴۸۱ - عبداللہ بن عصمہ جشمی حجازی (س):

اس نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے یوسف بن ماہک' صفوان بن موہب اور عطاء بن ابی رباح نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم نے ''المحلّٰی'' کی کتاب البیع میں یہ بات بیان کی ہے: یہ متروک ہے۔ عبدالحق نے یہ کہا ہے: یہ انتہائی ضعیف تھا۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' کئی حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور مجھے جرح وتعدیل کے ائمہ میں سے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اسکے بارے میں کلام کیا ہو۔

۴۸۲ - عبداللہ بن عمران بن رزین عابدی (ت):

اس نے ابراہیم بن سعد اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے امام ترمذی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں یہ کہا ہے: یہ غلطی کرتا ہے اور دوسرے کے برخلاف نقل کرتا ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔

۴۸۳ - عبداللہ بن عمرو بن غیلان ثقفی:

ایک قول کے مطابق یہ عمرو بن غیلان ثقفی ہے۔اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے قتادہ یحییٰ بن ابوکثیر اور ابوبشر جعفر بن ایاس نے روایات نقل کی ہیں۔اسماعیلی نے یہ بات نقل کی ہے: اس نے یحییٰ بن ابوکثیر کی روایات کو جمع کیا تھا۔اُس نے یہ بات ذکر کی ہے: اس راوی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ کہا ہے کہ آپ کی نقل کردہ یہ حدیث کیا جنوں کے وفد کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی رات کیا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے دریافت کیا: اُس وقت آپ کہاں تھے؟ تو اُس کے جواب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوری حدیث ذکر کی جس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا: تم اس سے آگے نہ جانا۔اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: یہ نصیبین کے جن تھے اُنہوں نے مجھ سے ساز وسامان مانگا' ساز وسامان سے مراد زادِراہ ہے۔اُس کے بعد اس نے بقیہ حدیث نقل کی ہے جو ہڈی اور لید کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت کے بارے میں ہے۔

ابن ابوحاتم نے کتاب ''العلل'' میں یہ بات بیان کی ہے کہ اُنہوں نے اپنے والد اور امام ابوزرعہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جو نبیذ کے ذریعے وضو کرنے کے بارے میں ہے۔اُنہوں نے کہا: معاویہ بن سلام نے اپنے بھائی کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے ابن غیلان کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو حدیث نقل کی ہے' وہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے اور ابن غیلان نامی راوی مجہول ہے اور اس بارے میں مستند طور پر کوئی بھی چیز منقول نہیں ہے۔

اس حدیث کو امام دارقطنی اپنی سنن میں اپنی سند کے ساتھ فلاں بن غیلان ثقفی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اُس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجن بوضوء فجئتہ باداوۃ فاذا فیہا نبیذ فتوضا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

''جنات کی حاضری والی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا اور مجھ سے وضو کے پانی کے لئے دریافت کیا تو میں ایک مشکیزہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' جس میں نبیذ موجود تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی کے ذریعے وضو کرلیا''۔

امام دارقطنی کہتے ہیں: ثقفی شخص جس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ مجہول ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام عبداللہ بن عمرو بن غیلان ہے (یہ وہی راوی ہے جس کے حالات یہاں بیان ہو رہے ہیں)۔

۴۸۴ - عبداللہ بن عمیرہ ابوالمہاجر قیسی:

اس نے حضرت عمر اور حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے سماک بن حرب نے روایات نقل کی ہیں۔ابراہیم حربی

کہتے ہیں: میں عبداللہ بن عمیرہ سے واقف نہیں ہوں' جس سے میں واقف ہوں وہ عمیرہ بن زیاد کندی ہے' جس کے حوالے سے عبداللہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اگر تو یہ اُس کا بیٹا ہے تو پھر ٹھیک ہے' ورنہ میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں عبداللہ بن عمیرہ کا ذکر کیا ہے کہ اُس نے احنف کے حوالے سے سماک سے روایات نقل کی ہیں۔ تو یعقوب بن سفیان یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ راوی یہی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۴۸۵ - عبداللہ بن عیسیٰ بن عبداللہ بن شعیب بن حبیب بن ہانی ابوموسیٰ:

یہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا غلام ہے اور ابومصعب کے معتمد کے نام سے معروف ہے۔ اس نے ابومحمد بن محمد بن موسیٰ تیمی کے حوالے سے واقدی سے اُس کی تعریف روایت کی ہے۔ ابن یونس کہتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرتا تھا' اس کا انتقال 282 ہجری میں مصر میں ہوا' جبکہ ایک قول کے مطابق 287 ہجری میں ہوا' اس کی پیدائش 195 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی تھی۔

۴۸۶ - عبداللہ بن عیسیٰ:

اس نے موسیٰ بن عبداللہ بن زیاد خطمی کے حوالے سے جبکہ اس سے زہیر بن معاویہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہوسکی' یہ ابن ابولیلیٰ نہیں ہے۔ ابن وکیل نے اُن کی پیروی کرتے ہوئے یہ کہا ہے: عیسیٰ بن ابولیلیٰ کے حالات محدثین نے اس کے ترجمے میں نقل کیے ہیں کہ اُس نے موسیٰ بن لیلیٰ سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے زہیر نے روایات نقل کی ہیں تو شاید ابن قطان کو یہ اندازہ نہیں ہوسکا کہ یہ اُس کی بجائے کوئی اور شخص ہے۔

۴۸۷ - عبداللہ بن قیس:

یہ ایک بزرگ ہے جس سے ابراہیم بن عبداللہ کوفی نے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ دونوں (استاذ شاگرد) مجہول اور کذاب ہیں۔ ان کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ نباتی نے اس کے حوالے سے ''الحافل'' میں ابراہیم کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے: اُس نے عبداللہ بن قیس کے لئے الگ سے حالات نقل نہیں کیے۔

۴۸۸ - عبداللہ بن محمد بن جعفر:

اس نے ابوبکر بن ابوعاصم سے جبکہ اس سے ابونعیم نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ ابوالشیخ ہے' جو ثقہ ہے' امام ہے' حافظ ہے' اس کی مانند شخص کو مجہول قرار نہیں دیا جاسکتا۔

۴۸۹ - عبداللہ بن محمد بن حسن صفار ابوبکر بن امام ابوعلی:

عبدالغافر نے کتاب ''السیاق'' میں یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے اپنے والد اور دیگر مشائخ کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے' اس کا جوانی ہی میں انتقال ہوگیا تھا۔ اس کی نسبت گواہی دینے میں اختلاط کا شکار ہونے کی طرف کی گئی ہے اور اس جیسے شخص کے بارے میں گمان یہی ہے کہ یہ اس سے لاتعلق ہوگا۔ اس کا انتقال جمادی الاوّل کے مہینے میں 512 ہجری میں ہوا۔

۴۹۰ - عبداللہ بن محمد بن سعید مقری:

یہ ابن الجمال کے نام سے معروف ہے'اس کی کنیت ابومحمد ہے۔ یہ امام دارقطنی کے مشائخ میں سے ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: خطیب بغدادی نے اس کا ذکر کیا ہے'وہ اس کی روایت سے واقف تھے'اُنہوں نے اس کی تاریخِ وفات بھی ذکر کی ہے اور اس کی حالت کے حوالے سے تعرض نہیں کیا۔

۴۹۱ - عبداللہ بن محمد بن یوسف بن حجاج بن مصعب بن سلیم عبدی ابوغسان:

اس نے قلزم میں رہائش اختیار کی تھی۔ ابن یونس کہتے ہیں: اس نے حدیث بیان کی'لیکن یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ یہ کچھ معروف اور کچھ منکر ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال ربیع الاوّل کے مہینے میں 311 ہجری میں ہوا۔

۴۹۲ - عبداللہ بن محمد بن یوسف:

یہ ابوعمر بن عبدالبر کا استاد ہے۔ ابن قطان نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ ابوالولید فرضی ہے جو بڑا حافظ ہے اور اس جیسے شخص کو مجہول قرار نہیں دیا جا سکتا۔

۴۹۳ - عبداللہ بن محمد بلوی:

اس نے عمارہ بن زید کے حوالے سے امام مالک سے ایک حدیث نقل کی ہے'جسے امام دارقطنی نے محمد بن سہل عطار کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ بلوی نامی راوی حدیث ایجاد کرتا ہے۔

۴۹۴ - عبداللہ بن ابومریم:

یہ بنوساعدہ کا غلام ہے۔ اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور قبیصہ بن ذؤیب سے روایات نقل کی ہیں'جبکہ اس سے وہب بن منبہ'بکر بن سوادہ اور ابراہیم بن سوید مدنی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: میرے نزدیک اسکی حالت معروف نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔ امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں عبداللہ بن ابومریم غسانی کا ذکر کیا ہے'جو ابوبکر کا والد ہے اور اُنہوں نے یہ کہا ہے: اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ ابن ابوحاتم نے ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے الگ سے حالات نقل کیے ہیں اور ایسا اس لیے کیا ہے تاکہ یہ گمان نہ ہو کہ وہ شخص یہی ہے۔

۴۹۵ - عبداللہ بن مرہ معری:

ابن طحان کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔

۴۹۶ - عبداللہ بن معبر:

اس کا ذکر ابومسعر کے نام کے تحت آئے گا۔

۴۹۷ - عبداللہ بن مغیرہ بن ابوبردہ ابوالمغیرہ کنانی افریقی:

اس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے سعید بن وہب اور سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے یحییٰ بن سعید

انصاری، خالد بن میمون خولانی، عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم اور مقدام بن داؤد رعینی نے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ان بعض اوصیاء عیسی بن مریم حی وھو بارض العراق فان انت لقیتہ فاقراہ منی السلام وسیلقاہ قوم من امتی یوجب اللہ لھم الجنۃ.

''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ایک وصی ابھی بھی زندہ تھا، وہ عراق کی سرزمین پر موجود ہے، جب تمہارے اُس سے ملاقات ہو تو اُسے میری طرف سے سلام کہہ دینا، میری اُمت کے کچھ لوگ عنقریب اُس سے ملاقات کریں گے اور اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے لئے جنت کو واجب کر دے گا''۔

یہ روایت ابن عدی نے اپنی کتاب ''الکامل'' میں عبدالعزیز بن ابورواد کے حالات کے تحت نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ یہ روایت عبداللہ بن مغیرہ کے حوالے سے منقول ہے۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ابن ابورواد کے حالات کے تحت کیا ہے اور پھر ابن عدی پر تنقید کی ہے کہ اُنہوں نے اس کے حالات کہاں ذکر کیے ہیں۔ اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ ابن عدی کی کتاب ''الکامل'' کی خامیوں میں سے یہ بات ہے کہ وہ ایک شخص کے حالات میں ایک جھوٹی روایت نقل کر دیتے ہیں جو اُس نے کبھی بیان نہیں کی ہوتی۔ وہ روایت تو اُس کے بعد کے کسی شخص نے ایجاد کی ہوئی ہوتی ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ روایت جھوٹی ہے اور اس کی سند تاریک ہے۔ ابن مغیرہ نامی راوی ثقہ نہیں ہے، اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔ اب مجھے نہیں پتا کہ عبداللہ بن مغیرہ کو ضعیف قرار دینے میں مقدم کون ہے، کیونکہ ابن یونس نے ''تاریخ مصر'' میں کیا ہے اور اس کے بارے میں کوئی کلام نہیں کیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ثقہ راویوں کے چوتھے طبقے میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ اہلِ مصر سے تعلق رکھتا ہے، پھر اُنہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے: یہ غریب روایت نقل کرتا ہے اور دوسروں کے برخلاف نقل کرتا ہے۔ امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں ابن مغیرہ نامی اس راوی کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸ - عبداللہ بن ہارون بن عنترہ:

برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ جھوٹ بولتا ہے۔

۴۹۹ - عبداللہ بن وصیف جندی:

یہ بنو ہاشم کا غلام ہے۔ اس نے مکہ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا:

من دخل یوم الجمعۃ المسجد فصلی اربع رکعات یقرا فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب وخمسین مرۃ قل ھو اللہ احد فذلک مائتین مرۃ لم یمت حتی یری مقعدہ من الجنۃ او یری لہ.

''جو شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہو کر چار رکعت ادا کرے، جن میں سے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور پچاس مرتبہ سورۂ اخلاص کی تلاوت کرے تو (چار رکعت میں اس سورت کی تلاوت) دو سو مرتبہ ہو جائے گی، ایسا شخص اُس وقت تک نہیں مرے

گا جب تک وہ جنت میں اپنے مخصوص ٹھکانے کو نہیں دیکھ لیتا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جنت میں اُس کا مخصوص ٹھکانہ اُسے دکھا نہیں دیا جاتا''۔

یہ روایت امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں نقل کی ہے جو اس راوی کے حوالے سے منقول ہے' اُنہوں نے اس روایت میں اُن روایات میں ذکر کیا ہے جو نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہیں اور یہ دو سو چھیالیسویں حدیث ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا ہے: نہ تو یہ روایت مستند ہے اور عبداللہ بن وصیف نامی راوی مجہول ہے۔ اس روایت کو خطیب نے بھی امام مالک سے روایت کرنے والے افراد سے متعلق کتاب میں نقل کیا ہے اور یہ انتہائی غریب ہے' وہ یہ کہتے ہیں: مجھے اس کے علاوہ اس کی کسی اور سند کا علم نہیں ہے۔ علی بن زیاد لحجی نامی راوی کو امام ابن حبان اور دیگر حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ محمد بن خالد جندی کو یحییٰ بن معین نے ثقہ قرار دیا ہے۔ جیسا یونس بن عبدالاعلیٰ نے یحییٰ بن معین کا قول نقل کیا ہے۔ امام حاکم اور امام بیہقی فرماتے ہیں: یہ راوی مجہول ہے۔

۵۰۰ - عبداللہ بن ولید (دس):

اس نے ابوالخیر اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن حجیرہ سے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے اس راوی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ مصری ہے' اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا' سعید بن ابوایوب اور رشدین بن سعد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۰۱ - عبداللہ بن یحییٰ بن زید:

اس نے عکرمہ بن غسان اور عبدالحمید بن ربیع یمامی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے' اُنہوں نے اس کا ذکر عبدالحمید بن نافع کے حالات میں کیا ہے۔

۵۰۲ - عبداللہ بن یحییٰ ابوبکر طلحی:

یہ امام دارقطنی کا استاد ہے' اس نے مطین سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: میں اس کی حالت سے واقف نہیں ہوں۔

۵۰۳ - عبداللہ بن یزید:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے جو شراب نوشی کرنے والے شخص کے بارے میں ہے کہ تم لوگ اُسے اسّی کوڑے لگاؤ۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ تینوں راوی کون ہیں۔

۵۰۴ - عبداللہ بن یزید بن ہرمز:

یہ بنولیث کا آزاد کردہ غلام ہے اور اس کی کنیت ابوبکر ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس نے ابن عجلان اور امام مالک سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یحییٰ بن عمر بن صالح' ابن ابویزید اور ناجیہ بن بکر نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' یہ مدینہ منورہ کے فقہاء میں سے ایک ہے۔ ابن یونس نے ''تاریخ مصر'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کا انتقال 148 ہجری میں ہوا۔

۵۰۵ - عبداللہ بن یعقوب بن اسحاق (د):

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سونے والے شخص اور بات چیت کرنے والے شخص کے پیچھے (یعنی اس کی طرف رخ کر کے) نماز ادا کرنے کی ممانعت سے متعلق حدیث نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ سرے سے ہی معروف نہیں ہے' اسی طرح اس سے روایت نقل کرنے والا شخص عبدالملک بن محمد بن محمد بن ایمن بھی معروف نہیں ہے۔

۵۰۶ - عبداللہ بن یعقوب (ت):

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے احرام سے پہلے تنہائی میں جا کر غسل کیا۔ یہ روایت زبیری نے عبداللہ بن ابوزیاد قطوانی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: میں نے اپنی پوری کوشش کر لی کہ عبداللہ بن یعقوب کی شناخت ہو سکے لیکن مجھے کسی ایسے شخص کا پتا نہیں چلا' جس نے اس کا ذکر کیا ہو۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے: مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ یہ اس سے پہلے والا شخص ہے یا اس کے بعد والا شخص ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ''الکمال'' کے مصنف نے ان دونوں کے حالات ایک ہی جگہ نقل کر دیئے ہیں۔ امام مزی نے ''تہذیب الکمال'' میں اسی طرح کیا ہے۔

۵۰۷ - عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب قرشی عدوی مدنی اعرج (ع):

یہ اُن افراد میں سے ایک ہے' جن سے شیخین نے استدلال کیا ہے' اس کے حوالے سے امام ابوداؤد اور امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی روایات نقل کی ہیں' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں' جو حیض کے دوران اپنی بیوی سے صحبت کرنے والے شخص کے بارے میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اُسے ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے۔ یہ ایک ایسی حدیث ہے' جس میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام بیہقی نے اپنی سنن میں اس کے تمام طرق جمع کر دیئے ہیں' پھر ان سب کو ضعیف قرار دیا۔ پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابوبکر احمد بن اسحاق ضبعی کا یہ قول نقل کیا ہے: اس بارے میں منقول تمام مرفوع اور موقوف روایات عطاء عطار' عبدالحمید' عبدالکریم بن ابوامیہ کی طرف لوٹتی ہے اور ان تینوں میں غور و فکر میں گنجائش ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس حدیث کا ضعیف ہونا اس کے اضطراب کی وجہ سے سامنے آتا ہے اور اس بارے میں اختلاف کی وجہ سے کہ کیا یہ مرفوع ہے یا موقوف ہے یا موصول ہے یا مرسل ہے' اسی طرح اس کے الفاظ میں بھی اضطراب پایا جاتا ہے۔ یہ حدیث عبدالحمید کی حالت کی وجہ سے ضعیف نہیں ہے کیونکہ اُسے امام نسائی' عجلی' ابن حبان' ابوبکر بن ابوداؤد اور امام حاکم نے ثقہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ثقہ اور مامون ہے' اور راویوں کی تعدیل اور اُن کی جرح میں علمِ حدیث کے ائمہ پر اعتماد کیا جائے گا' فقہاء پر اعتماد نہیں کیا جائے گا اور امام بیہقی نے جن صاحب کا قول نقل کیا ہے وہ غور و فکر کا محتاج ہے۔

جی ہاں! اس راوی کے بارے میں امام احمد بن حنبل کا قول مختلف طور پر نقل ہوا ہے جو اس حدیث کی نسبت کے حوالے سے ہے' تو خلال نے اپنی کتاب ''العلل'' میں ابوداؤد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: امام احمد بن حنبل سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنی بیوی سے اُس کے حیض کے دوران صحبت کر لیتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اس بارے میں عبدالحمید کی نقل کردہ حدیث کتنی عمدہ ہے' اُنہوں سے دریافت کیا گیا: کیا آپ اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

خلال نے ہی میمونی کے حوالے سے امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے: عبدالحمید میں کوئی حرج نہیں ہے' لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ایک مرتبہ اُن سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کے ذہن میں اس حدیث کے حوالے سے کچھ اُلجھن ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کیونکہ یہ فلاں کی نقل کردہ حدیث ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ کہا تھا: یہ عبدالحمید کی نقل کردہ حدیث ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: اگر اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر کوئی حدیث منقول ہوتی تو پھر ہم یہ رائے رکھتے کہ ایسے شخص پر کفارے کی ادائیگی لازم ہوگی۔ امام حاکم اور ابوالحسن قطان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے جبکہ جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ جیسا کہ میں نے ''مستخرج علی المستدرک'' میں یہ بات بیان کی ہے۔

۵۰۸ - عبدالحمید بن محمود معولی:

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے جبکہ اس سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالحق کہتے ہیں: عبدالحمید اُن راویوں میں سے نہیں ہے جن سے استدلال کیا جائے۔ ابن القطان نے اس کا انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے: مجھے نہیں معلوم کہ یہ بات کس نے بتائی ہے' کیونکہ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے ضعیف راویوں کے بارے میں کوئی تصنیف کی ہو اور اُس میں اس راوی کا بھی ذکر کیا ہو۔ اس راوی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ یہ چیز پائی جاتی ہے جو اس کے ضعیف ہونے کا وہم پیدا کرتی ہے' وہ امام ابوحاتم کا یہ قول ہے کہ یہ ایک بزرگ ہے' لیکن یہ چیز ضعیف قرار دینا شمار نہیں ہوگا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ ابن ابوحاتم نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں اسے توثیق کے الفاظ میں شمار کیا ہے۔ اسی طرح خطیب بغدادی نے ''الکفایہ'' میں یہ بات بیان کی ہے: ابن القطان کہتے ہیں: امام نسائی نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ یہ اپنی بزرگی کے باوجود ثقہ ہے' اُن کے الفاظ یہی ہیں۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ شخص بصری ہے جس سے یحییٰ بن ہانی نے روایات نقل کی ہیں جو ثقہ راویوں میں سے ایک ہے۔ اس کے علاوہ عمرو بن ہرم نے اور اس کے بیٹے حمزہ بن محمود نے بھی روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کا بیٹا سیف بن محمود بھی ہے' اُس نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' امام دارقطنی نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے' جیسا کہ مزی نے کتاب ''التہذیب الکمال'' میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے بعض محدثین کو دیکھا ہے وہ یہ کہتے ہیں: امام دارقطنی نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: کوفی سے استدلال نہیں کیا جائے گا' تو اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۵۰۹ - عبدالجلیل مری:

ابوطاہر مقدسی نے اس کے حوالے سے حبہ عرنی کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما حضرت ابا بكر الوفاة قال لي يا علي اذا انا مت فغسلني فذكر القصة.

''جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے فرمایا: اے علی! جب میں مر جاؤں تو آپ مجھے غسل دینا'' اس کے بعد پورا واقعہ مذکور ہے۔

ابن عساکر کہتے ہیں: یہ روایت منکر ہے اور اس کو نقل کرنے والے شخص ابو طاہر موسیٰ بن محمد بن عطاء مقدسی ہے جو کذاب ہے اور عبدالجلیل نامی راوی مجہول ہے' تو محفوظ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اُن کی اہلیہ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے غسل دیا تھا۔

۵۱۰ - عبدربہ بن سیلان:

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے زید بن مہاجر نے روایت نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت مجہول ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔ امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں جابر بن سیلان کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے: سیلان کے بیٹے کا نام ایک قول کے مطابق عیسیٰ اور ایک قول کے مطابق عبدربہ ہے' تو یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ یہ تینوں آدمی ایک ہی فرد ہوں گے' لیکن امام بخاری اور ابوحاتم اور دیگر حضرات نے ان تینوں کے درمیان فرق کیا ہے۔

ابن ماکولا نے جابر اور عیسیٰ کا ذکر کیا ہے' اُنہوں نے عبدربہ کا ذکر نہیں کیا۔ ابن قطان نے ابن الرضی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب اُنہوں نے عبدربہ کا ذکر کیا تو یہ کہا ہے کہ میرا یہ گمان ہے کہ یہ عیسیٰ بن سیلان کا بھائی ہے۔

۵۱۱ - عبدالرحمٰن بن بجیر بن محمد بن معاویہ بن ریان:

امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں اس کے حوالے سے جبکہ خطیب بغدادی نے امام مالک سے روایات نقل کرنے والوں کے اسماء سے متعلق کتاب میں اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما احسن احدا الصدقة الا احسن الله الخلافة على تركته.

''جو شخص اچھے طریقے سے صدقہ ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس کے بدلے میں اُسے بہترین نعم البدل عطا کرتا ہے''۔

یہ روایت اس راوی سے اس کے بیٹے محمد بن عبدالرحمٰن بن بجیر نے نقل کی ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن بجیر اور اس کا بیٹا دونوں مجہول ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کا بیٹا محمد بن عبدالرحمٰن ہے' جس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں ہوا ہے۔

۵۱۲ - عبدالرحمٰن بن ابوبکر:

اس نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دس آدمیوں کے جنت ہونے سے متعلق حدیث نقل کی ہے' جسے عکرمہ بن ابراہیم نے جو ضعیف راویوں میں سے ایک ہے' اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کتاب ''العلل'' میں یہ فرماتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۵۱۳ - عبدالرحمٰن بن جوشن غطفانی بصری:

اس نے حضرت ابوبکرہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے صرف اس کے بیٹے عیینہ بن عبد الرحمٰن نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ذہبی نے ''التذہیب'' میں اسی طرح بیان کیا ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ اس سے ابوبشر جعفر بن ایاس نے روایت نقل کی ہے جسے امام دارقطنی کی سنن میں کتاب القضاء میں نقل کیا گیا ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابن حبان نے اس راوی کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۵۱۴ - عبدالرحمٰن بن ابوذیاب:

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ برقانی امام دارقطنی کا یہ قول نقل کرتے ہیں: اس کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث منقول نہیں ہے۔

۵۱۵ - عبدالرحمٰن بن خلاد انصاری (د):

اس نے سیدہ اُم ورقہ بنت نوفل رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیه وسلم ان یؤذن لها اهل دارها.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کے لئے اُس کے گھر میں اذان دی تھی''۔

ابن قطان کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن خلاد کی حالت مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنے والا شخص ولید بن عبداللہ ہے، جس کی سرے سے شناخت نہیں ہوسکی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام مسلم نے اس راوی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین، امام ابوحاتم، امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اکابرین نے اس سے روایات نقل کی ہیں، جیسے یحییٰ قطان، ابونعیم اور دیگر حضرات۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں کیا ہے اور یہ بات ذکر کی ہے کہ امام ابن حبان اور امام حاکم نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۵۱۶ - عبدالرحمٰن بن صخر:

اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان منقول ہے:

امر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لشارب الخمر قال اجلدوه ثمانین.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے کے متعلق یہ فرمایا تھا: تم لوگ اسے اسّی کوڑے لگاؤ''۔

ابن حزم نے اپنی کتاب ''الایصال'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ پتا نہیں چل سکا کہ عبدالرحمٰن بن صخر کون ہے اور نہ یہ پتا چل سکا ہے کہ جمیل بن جریر کون ہے۔

۵۱۷ - عبدالرحمٰن بن صخر بن عبدالرحمٰن بن وابصہ بن معبد وابصی (د):

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو نمازی کے عصا سے ٹیک لگانے کے

بارے میں ہے۔ یہ روایت اس سے اس کے بیٹے سلام نے نقل کی ہے جو رقہ اور بغداد کا قاضی رہا ہے۔ عبدالحق بیان کرتے ہیں: وابصی کے بارے میں مجھے یہ علم نہیں ہے کہ اس کے بیٹے عبدالسلام کے علاوہ کسی اور نے بھی اس سے روایت نقل کی ہو۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ راوی معروف نہیں ہے۔

۵۱۸ - عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز حلبی ابوالقاسم سراج:

یہ ابن الطبیر کے نام سے معروف ہے۔ اس نے جعابی ابن علاف اور دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ عبدالعزیز کنانی نے اس سے سماع کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ تشیع کی طرف میلان رکھتا تھا' اُنہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے: اس کی پیدائش 303 ہجری میں ہوئی اور اس کا انتقال 421 ہجری میں ہوا۔

۵۱۹ - عبدالرحمٰن بن عطیہ بن عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ انصاری:

اس نے اپنے والد عطیہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یعقوب بن محمد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بزار نے اپنی مسند میں ہجرت سے متعلق ہجرت نقل کی ہے جس میں اُم معبد کا واقعہ منقول ہے' اسے اس نے اپنی سند کے ساتھ اپنی نانی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اُنہوں نے یہ بات بھی نقل کی ہے کہ کسی نے اس سے حدیث روایت کی ہو' صرف یعقوب نے اس سے حدیث روایت کی ہے' اگرچہ نسب کے اعتبار سے یہ شخص معروف ہے۔

۵۲۰ - عبدالرحمٰن بن عمر بن شیبہ:

اس کے حوالے سے ایک حدیث امام حاکم نے "مستدرک" میں نقل کی ہے۔

۵۲۱ - عبدالرحمٰن بن علقمہ (دس):

اس کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے' ایک قول کے مطابق یہ روایت مرسل ہے' اس کے علاوہ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت نقل کی ہے۔ ابوضمرہ جامع بن شداد اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کا صحابی ہونا ثابت بھی نہیں ہے اور معروف بھی نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ یہ راوی معروف ہے' اس سے عون بن ابوجحیفہ' عبدالملک بن محمد بن بشیر اور عبداللہ بن ولید نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر صحابہ کرام کے طبقے میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ایک قول کے مطابق اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل کیا ہے' پھر اُنہوں نے اس کا ذکر ثقہ تابعین میں بھی کیا ہے۔

۵۲۲ - عبدالرحمٰن بن عمر ابواسحاق کوفی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قول اللہ تعالی (لهم البشری فی الحیاة الدنیا وفی

الآخرۃ) قال ما سالنی عنها احد قبلك هی الرؤیا الصالحة یراها الرجل او یری له.

''ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا: ''اُن لوگوں کے لئے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی خوشخبری ہے''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم سے پہلے کسی نے بھی مجھ سے اس سے پہلے دریافت نہیں کیا' یہ سچے خواب ہیں جو کوئی شخص دیکھتا ہے یا اُسے دکھائے جاتے ہیں''۔

امام نسائی نے یہ روایت کتاب ''الکنیٰ'' میں یحییٰ بن ایوب کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: ابو اسحاق نامی اس راوی سے میں واقف نہیں ہوں اور یہ حدیث غلطی پر مبنی ہے۔

۵۲۳ - عبدالرحمٰن بن عمرو بن عبسہ سلمی (دت ق):

اس نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم ثم اقبل علینا فوعظنا موعظة بلیغة الحدیث.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی' پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے ہمیں ایک بلیغ وعظ کیا'' الحدیث۔

یہ روایت اس راوی سے خالد بن معدان نے نقل کی ہے جو حجر بن حجر کے حوالے سے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ راوی مجہول ہے اور یہ روایت مستند نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' ان سے اس کے بیٹے جابر' اس کے علاوہ ضمرہ بن حبیب' عبدالاعلیٰ بن ہلال اور محمد بن زیاد الہانی نے روایات نقل کی ہیں۔ تو یہ شخص ذات اور حالت دونوں کے اعتبار پر معروف ہے۔

۵۲۴ - عبدالرحمٰن بن مبارک عیشی (خ د س):

اس نے فضیل بن سلیمان سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ایک جماعت نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' امام بخاری نے اس سے استدلال کیا ہے۔

۵۲۵ - عبدالرحمٰن بن مسعود:

اس نے ابن صیاد کے غلام حارث کے حوالے سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب ''العلل المتناہیہ'' میں یہ بات بیان کی ہے: یحییٰ کہتے ہیں: اس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ لیکن ابن جوزی نے ''الضعفاء'' میں اور امام ذہبی نے اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں اس کا ذکر نہیں کیا۔

۵۲۶ - عبدالرحمٰن بن معبد:

امام حاکم کہتے ہیں: عمرو بن دینار کے علاوہ اس سے روایت کرنے والا اور کوئی شخص نہیں ہے۔ امام ذہبی نے یہ بات ''میزان الاعتدال'' میں عبداللہ بن فروخ کے حالات میں ذکر کی ہے۔

۵۲۷ - عبدالرحمٰن بن میسرہ حضرمی:

اس نے حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے حریز بن عثمان نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: حالت کے اعتبار سے یہ مجہول اور معروف نہیں ہے' اس سے صرف حریز بن عثمان نے روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ایسا نہیں ہے بلکہ اس سے ثور بن یزید اور صفوان بن عمرو نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ عجلی اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۲۸ - عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن عبدالباقی بن عبدالواحد زہری ابو محمد بن شقران بغدادی:

حافظ ابو عبداللہ دبیثی نے ''تاریخ بغداد'' کے ذیل کے ذیل میں یہ بات بیان کی ہے کہ قاضی ابوالمحاسن عمر بن علی بن خضر قرشی اور ابو بکر محمد بن مبارک بن مشق البیع نے یہ بات بیان کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن یحییٰ نے یہ روایت ان دونوں حضرات کے سامنے عبدالغفار سروی کے حوالے سے نقل کی اور یہ کہا ہے کہ میں نے بغداد میں اس سے سماع کیا تھا۔ قرشی کہتے ہیں: ابن شقران ضعیف ہے۔ امام ذہبی کہتے ہیں: ابن شقران کے اس بیان کی متابعت نہیں کی گئی' اس نے سری اور دیگر اہلِ بغداد سے روایات نقل نہیں کی ہیں اور نہ ہی اس کا بغداد آنے کا ذکر کیا ہے اور نہ ہی ابن شقران اُن راویوں میں سے ایک ہے جن کے ذریعے حجت قائم ہو اور نہ ہی ان کے بیان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے' باقی توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے نصیب ہوتی ہے' اُن کی بات ختم ہوگئی۔ یہ ساری باری عبدالغفار کے حالت میں بیان کی ہے۔

ابن دبیثی نے ابن شقران کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے: ابوالفضل بن شافع نے اس کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے' جس میں اس پر تنقید کی ہے۔ ابوالمحاسن قرشی نے یہ بات بیان کی ہے: اس کا انتقال ذی الحجہ کے مہینے میں 562 ہجری میں ہوا' میں نے ابوالفضل بن شافع کی تحریر میں اُن کی تاریخ میں اس کی وفات کا ذکر اسی طرح پایا ہے۔ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: اس نے اپنے آپ کو اختلاط کا شکار کیا اور یہ علمِ حدیث کے اندر مہارت نہیں رکھتا' اس کے مشائخ میں ابوالفضل بن حمدون اور خیر بن محمد سراج شامل ہیں' اس سے روایت کرنے والوں میں ابو محمد بن اخضر شامل ہے۔

۵۲۹ - عبدالرحیم بن سلیم بن حبان:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من یعمل سوءا یجز به.

''جو شخص بُرائی کرے گا' اُسے اُس کا بدلہ مل جائے گا''۔

ایک مرتبہ اس نے یہ کہا ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ امام دارقطنی نے اس کا ذکر ''العلل'' میں کیا ہے اور اس حدیث کو ضعیف قرار دینے کے بعد یہ کہا ہے: سلیم نامی راوی ثقہ ہے' ابن عون نے اس کی نسبت وہم کی طرف کی ہے جو اس کے بیٹے کی طرف سے ہے' پھر اُنہوں نے دوبارہ اس کا ذکر ''مسند زبیر'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: عبدالرحیم نامی راوی ضعیف ہے۔

۵۳۰ - عبدالسلام بن محمد بن عبدالسلام بن محمد بن مخرمہ بن عباد بن عبیداللہ بن مخرمہ بن شریح حضرمی:

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب اموی بصری اور اس کی کنیت ابو محمد ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اُن کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

هدية الله الى المؤمن السائل على ما به.

''اللہ تعالیٰ کی طرف سے مؤمن کے لئے تحفہ یہ ہے کہ وہ سائل جو اُس کے دروازے پر آ جائے''۔

امام دارقطنی نے یہ روایت ''غرائب مالک'' میں اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور پھر یہ بات بیان کی ہے: ابن ابومریم نامی راوی ثقہ ہے اور امام مالک سے یہ روایت مستند طور پر منقول نہیں ہے۔ ہمارا استاد ثقہ اور فاضل ہے' تو اس روایت میں سارا ملبہ عبدالسلام نامی راوی پر آئے گا اور وہ منکر الحدیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اُنہوں نے ابراہیم بن حماد کے حالات میں اس کا ذکر بھی کیا ہے۔

۵۳۱ - عبدالعزیز بن ابوبکرہ نفیع بن حارث (د ت ق):

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے بکار' اس کے علاوہ سوار بن داؤد ابوحمزہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام حاکم نے ''المستدرک'' میں یہ کہا ہے: اس کے بیٹے بکار کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ اس سے سوار بن داؤد ابوحمزہ صیرفی اور ابوکعب نے اور بحر بن کنیز سقاء نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ کسی بھی حالت میں معروف نہیں ہے۔

۵۳۲ - عبدالعزیز بن ابورزمہ:

رزمہ کا نام غزوان ہے' اس کا اسم منسوب یشکری ہے اور اس کی اُن کے ساتھ نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے۔ (اس کا دوسرا اسم منسوب) مروزی ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

انه قال ليلة الجن امعك ماء قال لا معي نبيذ فدعا به فتوضا.

''جنات کی حاضری والی رات آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی نہیں! میرے پاس نبیذ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ہی منگوایا اور اُس کے ساتھ ہی وضو کر لیا''۔

یہ روایت احمد بن منصور رمادی نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن سعد اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ تاہم امام بیہقی نے اپنی کتاب ''الخلافیات'' میں علی بن زید کے حوالے سے اس روایت کو معلل قرار دیا ہے اور یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ حجت نہیں ہے۔ اُنہوں نے اور امام دارقطنی نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ حدیث حماد بن سلمہ کی مصنفات میں نہیں ہے۔

۵۳۳ - عبدالعزیز بن رماح:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے وہ شعر نقل کیا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کی

طرف منسوب ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

البلاد ومن علیها.

''شہر اور اُن کے رہنے والے لوگ تبدیل ہو گئے''۔

یہ روایت ابوبختری عبداللہ بن محمد بن شاکر نے احمد بن محمد مخرمی کے حوالے سے عبدالعزیز نامی اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس میں خرابی کی جڑ یا تو مخرمی ہے یا اس کا استاد عبدالعزیز نامی یہ راوی ہے' اس بات کا ذکر اُنہوں نے مخرمی کے حالات میں کیا ہے۔

۵۳۴ - عبدالعزیز بن زیاد:

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک مرسل روایت نقل کی ہے' اس نے قتادہ سے بھی روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے مضاء بن جارود دینوری نے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۵۳۵ - عبدالعزیز بن ابوالصعبہ مصری (س ق):

اس نے اپنے والد' عبداللہ بن زوبر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے صرف یزید بن ابوحبیب نے روایت نقل کی ہے' یہ بات ابن یونس نے بیان کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس سے عمران بن موسیٰ نے بھی روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے اور صحیح میں جو منقول ہے وہ یہ ہے کہ اس کے حوالے سے یزید بن ابوحبیب نے روایت نقل کی ہے جو حمید بن صعبہ ہے۔

۵۳۶ - عبدالعزیز بن عبداللہ بن حمزہ:

حمزہ وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں

امام برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ حمصی ہے اور متروک ہے۔

۵۳۷ - عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابومحذورہ قرشی:

یہ محمد بن عبدالملک اور اسماعیل بن عبدالملک کا بھائی ہے۔ اس نے اپنے دادا' اس کے علاوہ حضرت ابومحیریز رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اذان سے متعلق حدیث نقل کی ہے' جبکہ اس سے اس کے بیٹے ابراہیم نے روایت نقل کی ہے۔ ابن قطان نے اس حدیث کے بعد یہ بات نقل کی ہے: امام اُس جگہ پر نماز ادا نہیں کرے گا جہاں وہ پہلے نماز ادا کر چکا ہو' بلکہ وہاں سے دوسری جگہ منتقل ہو جائے گا۔ عبدالعزیز بن عبدالملک قرشی مجہول ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: میں نے یہ بات دیکھی ہے کہ جس نے اس کے بارے میں یہ اعتقاد رکھا کہ عبدالعزیز بن عبدالملک' ابن ابومحذورہ ہے تو اُنہوں نے کہا: بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ اس طبقے میں قرشی ہے اور مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس کے باپ کا نام بھی یہی ہے اور اُس کا اسم منسوب بھی یہی ہو' تو یہ وہی ہے' یعنی ہم یہ نہیں چاہتے لیکن یہ مجہول الحال ہے' جیسا کہ ہم نے اذان سے متعلق حدیث میں یہ بات بیان کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اذان سے متعلق اذان میں صرف عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابومحذورہ کا ذکر ہے اور اس سے پہلے اس کا ذکر نہیں' یہاں اس کے بھائی محمد بن عبدالملک کا ذکر ہے۔ اُنہوں نے یہ کہا ہے: حالت کے اعتبار سے یہ مجہول ہے' پھر اُنہوں نے یہ گمان کیا ہے کہ اُنہوں نے اس کا ذکر یہاں کیا ہے۔

۵۳۸ - عبدالعزیز بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عوف:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے استسقاء کے بارے میں روایت نقل کی ہے' یہ روایت اس سے محمد بن عبدالعزیز نے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) حدیث کی علت اس کا بیٹا محمد ہے اور اسی کی وجہ سے عبدالحق اور دیگر حضرات نے اس روایت کو معلل قرار دیا ہے۔ یہ روایت امام دارقطنی نے بھی نقل کی ہے اور عبدالعزیز نامی راوی وہ شخص نہیں ہے جس کے حوالے سے امام ترمذی نے روایت نقل کی ہے اور جس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں ہوا ہے' کیونکہ وہ دونوں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ عبدالعزیز بن عمران بن عبدالعزیز بن عمر ہے' تو وہ یہ ہے اور یہ ضعیف ہے۔

۵۳۹ - عبدالعزیز بن معاویہ بن عبدالعزیز ابوخالد عتبی قرشی بصری:

اس نے شام میں سکونت اختیار کی تھی۔ اس نے ابن ابوعاصم ضحاک بن مخلد نبیل' محمد بن عبداللہ انصاری' ابوالولید ہشام بن عبدالملک طیالسی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابوداؤد نے ''المراسیل'' میں' اس کے علاوہ احمد بن عمیر بن جوصا اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے ایک منقول ہے جو اس نے حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

یؤم القوم اقرؤهم لکتاب الله الحدیث.

''لوگوں کی امامت وہ شخص کرے گا جو اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ عالم ہو''۔

یہ روایت ابن حبان نے ثقہ راویوں کے چوتھے طبقے میں ابن جوصا اور دیگر راویوں کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ اُنہوں نے اس کا ذکر عبدالعزیز نامی راوی کے حالات میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ حدیث منکر ہے' اس کی کوئی اصل نہیں ہے' شاید یہ روایت اُس پر داخل کی گئی تھی تو اُس نے بیان کردی۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس حدیث کے علاوہ اس کی نقل کردہ جو دیگر روایات ہیں جو ثبت راویوں کی احادیث سے مشابہت رکھتی ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔ امام ابوداؤد نے اس راوی کے حوالے سے ''المراسیل'' میں ابوالولید طیالسی کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا اتی بالباکورة قبلها ولم یوردہ.

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نئے موسم کا پھل لایا جاتا تو آپ اسے قبول کر لیتے تھے''۔

مزی نے اس کا ذکر ''تہذیب الکمال'' میں نہیں کیا' اُنہوں نے اس کے حوالے سے یہ حدیث ''المراسیل'' کے اطراف میں نقل کی ہے۔

۵۴۰ - عبدالکریم بن بدر بن عبداللہ بن محمد مشرقی کوفی:

سمعانی نے اس کا ذکر اپنی شیوخ کی معجم میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ قاضی بنا تھا لیکن یہ قابلِ تعریف ذات کا مالک نہیں تھا۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: یہ نمازیں کم ادا کرتا تھا اور اس کی نمازوں میں خلل پایا جاتا تھا' اس نے میرے دادا سے اور اسماعیل بن محمد ابوالقاسم سے اور ابومحمد کامکار بن عبدالرزاق ادیب سے سماع کیا ہے' اس کا انتقال 505 ہجری میں محرم کے مہینے میں ہوا۔

۵۴۱ - عبدالملک بن حبیب:

اس کے حوالے سے امام مالک اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث منقول ہے:

اخبرونی بشجرة مثلها مثل الرجل المسلم لا یسقط ورقها الحدیث.

''مجھے اُس درخت کے متعلق بتاؤ جس کی مثال مسلمان کی مانند ہے' جس کا کوئی پتہ نہیں گرتا'' الحدیث۔

یہ روایت محمد بن عمرو بن موسیٰ عقیلی نے محمد بن زکریا غلابی کے حوالے سے عبید بن یحییٰ افریقی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں یہ بات بیان کی ہے: امام مالک اور اس راوی کے درمیان کے راویوں میں ضعف پایا جاتا ہے' اُنہوں نے عبدالملک بن حبیب کے غرائب میں بھی یہ روایت نقل کی ہے جو فقہاءِ مالکیہ میں سے ایک ہیں اور وہاں پر اس کے اور امام مالک کے درمیان ایک واسطہ ہے۔

۵۴۲ - عبدالملک بن حکم:

اس نے امام مالک اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

آخر من یدخل الجنة رجل من جهینة یقال له جهینة فیقول اهل الجنة عند جهینة الخبر الیقین الحدیث.

''جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص جہینہ قبیلے سے تعلق رکھتا ہوگا' جسے جہینہ کہا جائے گا۔ اسی لیے اہلِ جنت کہیں گے: جہینہ کے پاس یقینی اطلاع ہوگی'' الحدیث۔

یہ روایت جامع بن سوادہ نے احمد بن حسین لہبی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: جامع ضعیف ہے' اسی طرح عبدالملک بن حکم بھی ضعیف ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ حدیث جھوٹی ہے۔

۵۴۳ - عبدالملک بن عبدالرحمٰن ذماری صنعانی:

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ اثرم نے امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کے صنعاء میں آنے سے پہلے ہم اس کے پاس گئے تھے تو اس کے پاس سفیان کے حوالے سے منقول روایات تھیں' جس میں بہت بڑی بڑی غلطیاں تھیں تو اس میں تصحیف پائی جاتی تھی۔ یہ کہتا تھا: حارث بن حصیرہ' اسی طرح اور بھی غلطیاں تھیں۔ فلاس کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ''میزان الاعتدال'' کے مصنف نے عبدالملک بن عبدالرحمٰن شامی کا ذکر کیا ہے' جس نے بصرہ میں رہائش کی تھی۔ اور یہ بات نقل کی ہے کہ فلاس نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ تو وہ اس کے علاوہ کوئی اور راوی ہے۔ امام ابوحاتم رازی نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے' جبکہ امام بخاری نے ان دونوں کو اکٹھا کر دیا ہے' تو اس کا معاملہ آزاد ہو جائے گا۔

۵۴۴ - عبدالملک بن قریر عبدی بصری:

یہ عبدالعزیز کا بھائی ہے۔ اس نے محمد بن سیرین سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی نے ''المتفق والمفترق'' میں یہ بات بیان کی ہے: میرے علم کے مطابق امام مالک کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: لوگ پہلے یہ گمان کرتے تھے کہ مالک نے عبدالملک بن قریر بصری سے جو روایت نقل کی ہے وہ وہم پر مشتمل ہے۔ کیونکہ اس نے عبدالعزیز بن قریر سے سماع کیا ہے' جو عسقلان میں رہتا تھا۔ جہاں تک یحییٰ بن معین کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: مالک نے عبدالملک سے روایات نقل کی ہیں' یہ عبدالملک بن قریر اصمعی ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس بارے میں یحییٰ بن معین نے ایسی غلطی کی ہے جو واضح طور پر غلطی کی ہے اور ایسی خطاء کی ہے جو فحش خطاء ہے۔

۵۴۵ - عبدالملک بن محمد بن ایمن (د):

اس نے عبداللہ بن یعقوب بن اسحاق کے حوالے سے وہ حدیث نقل کی ہے جو اس کے حالات میں پہلے گزر چکی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: عبداللہ بن یعقوب کی سرے سے شناخت نہیں ہو سکی' اسی طرح عبدالملک بن محمد بن ایمن کی بھی نہیں ہو سکی۔ مزی نے ''تہذیب الکمال'' میں یہ بات بیان کی ہے: بعض حضرات اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کر دیتے ہیں۔ انہوں نے امام ابوداؤد سے اس کا ضعیف ہونا بھی نقل کیا ہے۔ حیرانگی ذہبی پر ہوتی ہے کہ انہوں نے ''مختصر التہذیب'' میں اس کا ذکر کر دیا اور ''میزان الاعتدال'' میں اس سے غافل رہ گئے۔

۵۴۶ - عبدالملک بن مسلمہ مصری:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث نقل کی ہے جو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے منقول ہے:

ان هذا الدين ارتضيته لنفسي الحديث. ''میں نے اس دین کو اپنے لیے پسندیدہ قرار دے دیا ہے''۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے اور قوی نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اور منکر الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے مدینہ منورہ کے ثقہ راویوں سے منکر احادیث نقل کی ہیں۔

۵۴۷ - عبدالملک بن ہشام ابومحمد نحوی اخباری:

اس نے ابن اسحاق کی سیرت کی ترتیب و تہذیب کی تھی' یہ ثقہ تھا' تاہم میں نے حافظ عبدالغنی بن سرور مقدسی کو دیکھا ہے کہ انہوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور یہ کہا ہے: ابن ہشام اور زیاد بن عبداللہ بکائی محدثین کے نزدیک ثبت نہیں ہیں۔ انہوں نے یہ

ایک سوال کے جواب میں کہا ہے جو اس کے حوالے سے اس سے منقول ہونے کے بارے میں کیا گیا تھا۔ اُنہوں نے ابن مخلص کو جواب دیا تھا جو عبدالکریم بن معز شافعی ہے۔

۵۴۸ - عبدالملک کوفی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اقل الحیض ثلاثة ایام واکثرہ عشر۔

''حیض کی سب سے کم مدت تین دن اور سب سے زیادہ مدت دس دن ہے''۔

یہ روایت حسان بن ابراہیم کرمانی نے اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی فرماتے ہیں: مکحول کے حوالے سے اس روایت کو صرف العلاء بن کثیر نے نقل کیا ہے اور امام طبرانی کی ''المعجم الکبیر'' میں اس راوی کا نام العلاء بن حارث منقول ہے اور یہ حدیث سنن دارقطنی میں منقول ہے۔ اُنہوں نے اس کی سند میں یہ بیان کیا ہے کہ یہ عبدالملک کے حوالے سے العلاء سے منسوب ہے۔ اُنہوں نے اس کی سند میں العلاء نامی راوی کی وضاحت نہیں کی (کہ اس کے باپ کا نام کیا ہے) پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عبدالملک نامی یہ شخص مجہول ہے اور العلاء نامی راوی علاء بن کثیر ہے جو انتہائی ضعیف ہے اور مکحول سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کسی حدیث کا سماع نہیں کیا۔

۵۴۹ - عبدالوہاب بن سعید بہلول قضاعی مصری:

ابن مواق نے ''بغیة النقلہ'' کے اندر یہ بات بیان کی ہے: اس کی حالت مجہول ہے' اس کا انتقال 264 ہجری میں ہوا۔

۵۵۰ - عبدالوہاب بن سعید دمشقی (س ق):

ابن مواق نے اسے بھی مجہول قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' اس کا انتقال 213 ہجری میں ہوا۔

۵۵۱ - عبدالسلام:

اس نے ابوداؤد ثقفی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' جبکہ اس سے سعید بن بشیر نے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان کتاب ''الثقات'' میں فرماتے ہیں: اگر یہ ابوسلیم نہیں ہے تو مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن ابوحاتم نے ان دونوں کے الگ سے حالات نقل کیے ہیں تو بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ دونوں دو الگ آدمی ہیں۔

۵۵۲ - عبدالسلام بن محمد حضرمی:

اس اعرج کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نصیبین کی فضیلت کے بارے میں حدیث نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ متن سلیمان بن سلم خبایری کی روایت کے حوالے سے معروف ہے جو کذاب راویوں میں سے ایک ہے۔ اُس نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو امام مالک سے منسوب ہے۔ ابن حبان نے ''الضعفاء'' میں اور خطیب بغدادی نے امام مالک سے روایات نقل کرنے والوں کے اسماء سے متعلق کتاب میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔ امام دارقطنی نے اس روایت کو ''غرائبِ مالک'' میں نقل کیا ہے اور اس راوی کے حوالے سے منقول روایت کو پہلی سند کے حوالے سے مستقیم قرار دیا ہے' البتہ اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ راوی کا نام سعید بن موسیٰ اردنی ہے جبکہ درست وہ ہے جو میں نے ذکر کیا ہے۔ جہاں تک عبدالسلام بن محمد حضرمی کا تعلق ہے جس کا ''میزان الاعتدال'' میں امام ذہبی نے کیا ہے تو وہ اس راوی کے پہلے کسی طبقے سے تعلق رکھتا ہے' کیونکہ اُس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اُس سے ابوحاتم رازی نے روایات نقل کی ہیں۔ بظاہر یہ لگتا ہے کہ وہ اس راوی کا دادا ہے اور ابن عدی کے بارے میں جو منقول ہے کہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: اس کی شناخت نہیں ہوسکی تو اُن کے اس بیان کے بارے میں ابن جوزی نے اُن کی پیروی کی ہے۔ میں نے ابن عدی کی کتاب ''الکامل'' میں اس کے حالات نہیں پائے۔ امام ابوحاتم نے اس راوی کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ صدوق ہے۔

۵۵۳ - عبدالصمد بن ابوسکینہ حلبی:

اس نے عبدالعزیز بن ابوحازم کے حوالے سے جبکہ اس سے ابن وضاح نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوبکر بن مفوز معافری نے یہ بات بیان کی ہے: یہ ذات کے اعتبار سے مجہول ہے اور نام کے اعتبار سے مجہول ہے' یہ منکر الحدیث ہے اور روایت کرنے کے حوالے سے نہ تو یہ عادل ہے اور نہ ہی ثقہ ہے۔ یہ ابن وضاح کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے معروف ہے۔

۵۵۴ - عبدالوہاب بن عیسیٰ بن ابوحیہ ابوالقاسم وراق جاحظ:

اس نے اسحاق بن ابواسرائیل' ابوہشام رفاعی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام دارقطنی اور ابن شاہین نے روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے' تاہم اس پر یہ الزام ہے کہ یہ (قرآن کے مخلوق ہونے کے بارے میں) توقف سے کام لیتا تھا' اس کے علاوہ اس پر دیگر الزامات بھی ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ اپنی ذات کے اعتبار سے صدوق ہے' لیکن قرآن کے بارے میں توقف کا نظریہ رکھتا تھا۔ ابن قانع کہتے ہیں: اس کا انتقال شعبان کے مہینے میں 319 ہجری میں ہوا۔

۵۵۵ - عبیداللہ بن عامر مکی:

یہ عبدالرحمٰن بن عامر اور عروہ بن عامر کا بھائی ہے۔ اس نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن ابو نجیح نے روایت نقل کی ہے اور وہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس راوی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لیس منا من لم یرحم صغیرنا ویعرف حق کبیرنا.

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کے حق کو پہچانتا نہیں ہے''۔

''مسند الحمیدی'' میں سفیان بن عیینہ کے حوالے سے یہ روایت اسی طرح منقول ہے جبکہ امام بخاری کی ''الادب المفرد'' میں علی بن مدینی اور محمد بن سلام کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ اُن دونوں نے ان دونوں روایات کو الگ الگ کیا ہے اور یہ دونوں سفیان سے منقول ہیں۔ امام بخاری نے اپنی ''التاریخ'' اور ابن ابوحاتم نے ''الجرح والتعدیل'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے کہ اُن کے والد یہ کہتے ہیں: جس راوی سے ابن ابونجیح نے روایات نقل کی ہیں وہ عبیداللہ بن عامر ہے اور وہ حدیث جو امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' جو ابوبکر بن ابوشیبہ اور ابوطاہر بن سرح کے حوالے سے منقول ہے اور پھر ان دونوں کے حوالے سے سفیان بن عیینہ اور ابن ابونجیح کے حوالے سے ابن عامر سے منقول ہے' اُس کے بارے میں راوی نے نام ذکر نہیں کیا کہ ابن عامر کا نام کیا ہے؟ ہم نے لؤلؤی کے حوالے سے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے اور ابن داسہ اور ابن عبد کے نسخے میں امام ابوداؤد کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے یہ فرمایا تھا کہ یہ عبد الرحمٰن بن عامر ہے۔ مزی بیان کرتے ہیں: بظاہر یہ لگتا ہے کہ امام ابوداؤد کو وہم ہوا ہے جو اُنہوں نے اس راوی کا نام عبدالرحمٰن بن عامر بیان کیا ہے۔ اس بارے میں درست قول امام بخاری کا اور اُن کی پیروی کرنے والوں کا ہے کہ اس راوی کا نام عبیداللہ بن عامر ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس مقام پر ائمہ اور حافظانِ حدیث کی ایک جماعت کو وہم ہوا ہے' جیسے امام ابوداؤد ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ امام حاکم نے ''مستدرک'' میں اور امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں (یہی غلطی کی ہے)۔ امام حاکم نے اس روایت کو ''مستدرک'' کے کتاب الایمان میں حمیدی کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور راوی کا نام عبداللہ بن عامر بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ حدیث صحیح مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' کیونکہ اُنہوں نے عبداللہ بن عامر یحصبی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' تو امام حاکم نے راویٔ حدیث کا نام عبداللہ بن عامر نقل کر دیا ہے جو قرأت کے ساتھ بڑے اماموں میں سے ایک تھے۔ تو یہ امام حاکم کا وہم ہے کیونکہ اس راوی کا نام عبیداللہ بن عامر مکی ہے۔ جہاں تک امام ذہبی کا تعلق ہے تو اُنہوں نے ''میزان الاعتدال'' میں اس کا نام عبد الرحمٰن بن عامر نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ ابن ابونجیح اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس بارے میں اُنہوں نے امام ابوداؤد نے پیروی کی ہے جیسا کہ ابن داسہ اور ابن العبد کے نسخے میں یہ بات منقول ہے۔ اُنہوں نے عبدالرحمٰن بن عامر کے حوالے سے سفیان بن عیینہ سے روایت نقل کی ہے جیسا کہ امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: ابن عیینہ کہتے ہیں: یہ تین بھائی تھے تو ابن ابونجیح نے عبیداللہ سے روایت نقل کی ہے اور عمرو بن دینار نے عروہ بن عامر سے روایت نقل کی ہے اور اُس نے عبدالرحمٰن بن عامر کا زمانہ بھی پایا ہے۔ ابن ابوحاتم نے اسی طرح ان تینوں بھائیوں کا ذکر کیا ہے اور ان میں سے ہر ایک کا ذکر اُس کے نام سے متعلق مخصوص باب میں کیا ہے۔ عثمان بن سعید دارمی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے سوال کیا' میں نے اُن سے کہا: ابن ابونجیح نے عبیداللہ بن عامر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے تو یہ عبیداللہ ہے کون؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ ثقہ ہے۔ پھر امام ذہبی نے یہ بات بیان کی ہے جو اس باب میں ہے: جن کا نام عبیداللہ بن عامر ہے تو اُنہوں نے اس میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اور اس کے حوالے سے عبداللہ بن ابونجیح کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ ایک قول یہ ہے کہ اس راوی کا درست نام عبیداللہ ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہو گئی۔ اُنہوں نے جو نام ذکر کیے ہیں' اُن میں عبیداللہ کا ذکر نہیں کیا' یہی وجہ ہے کہ میں نے اُس کا ذکر یہاں کر دیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۵۵۶ - عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن رافع (دت س):

ایک قول کے مطابق اس کے والد کا نام عبدالرحمٰن کی جگہ عبداللہ ہے' اور ایک قول کے مطابق اس کا نام عبداللہ بن عبداللہ بن رافع ہے اور ایک قول کے مطابق عبداللہ کی بجائے عبدالرحمٰن ہے' تو اس حساب سے اس کا نام عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن رافع ہوگا۔ ابن قطان نے یہ اختلاف ذکر کیا ہے اور پھر یہ کہا ہے: جس شخص کا یہ عالم ہوگا تو اُس کی حالت اور اُس کے چال چلن کے بارے میں کیا پتا چل سکتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بضاعہ نامی کنویں کے بارے میں روایت نقل کی ہے' اسے امام احمد نے صحیح قرار دیا ہے' ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں جن میں محمد بن کعب قرظی' ہشام بن عروہ' سلیط بن ایوب اور دیگر حضرات شامل ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۵۵۷ - عبیداللہ بن قاسم:

یہ احمد بن سعید حمصی کا استاد ہے۔ امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں احمد بن سعید کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے جس میں خرابی کی جڑ یا تو احمد بن سعید ہے یا اس کا استاد عبیداللہ ہے۔

۵۵۸ - عبیداللہ بن منذر بن ہشام بن منذر بن زبیر بن عوام:

اس نے اور اس کے بھائی محمد بن منذر نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے عبداللہ بن جعفر کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشر خدیجة ببیت فی الجنة من قصب اللؤلؤ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتی سے بنے ہوئے گھر کی بشارت دی تھی''۔

امام دارقطنی کہتے ہیں: صاحب ''میزان الاعتدال'' نے محمد بن منذر کا ذکر کیا ہے' انہوں نے اس کے بھائی کا ذکر نہیں کیا۔

۵۵۹ - عبید بن عمرو حنفی:

اس نے عطاء بن سائب سے جبکہ اس سے زید بن حریش اور عمر بن حفص شیبانی نے روایات نقل کی ہیں' یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔ انہوں نے عطاء کے حوالے سے ابوعبدالرحمٰن سلمی کے حوالے سے حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے نماز کے دوران دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: عبید بن عمرو حنفی جس نے عطاء بن سائب سے روایت نقل کی ہے' وہ ضعیف ہے' وہ روایت جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے اور یہی درست ہے۔

۵۶۰ - عبید بن محمد نساج:

اس نے احمد بن شعیب سے جبکہ اس سے باغندی نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مشہور نہیں ہے' نباتی نے یہ بات احمد بن شعیب کے حالات میں نقل کی ہے۔

۵۶۱ - عبید بن یحییٰ افریقی:

اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک مرفوع حدیث منقول ہے' جبکہ اس سے محمد بن زکریا غلابی نے حدیث روایت کی ہے۔ وہ حدیث اس سے پہلے عبدالملک بن حبیب کے حالات میں نقل ہو چکی ہے۔

امام دارقطنی کہتے ہیں: غلابی اور امام مالک کے درمیان موجود تمام راوی ضعیف ہیں۔

۵۶۲ - عتیق بن محمد بن حمدان بن عبدالاعلیٰ بن عیسیٰ ابوبکر صواف:

ابن طحان بیان کرتے ہیں: اس نے سماع کیا اور روایات نوٹ کیں لیکن یہ علمِ حدیث کے ماہرین میں سے نہیں ہے۔ اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث روایت کی ہے جو ابوالحسین بن ابوالحدید کے حوالے سے منقول ہے' اس راوی کا انتقال 367 ہجری میں رمضان کے مہینے میں ہوا۔

۵۶۳ - عثمان بن سائب جمحی:

یہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ اس نے اپنے والد اور اُم عبدالملک بن ابومحذورہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن جریج نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ معروف ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۵۶۴ - عثمان بن عبداللہ شامی:

اس نے امام مالک سے جبکہ اس سے حماد بن مدرک نے روایت نقل کی ہے۔ خطیب بغدادی اور ابن جوزی نے اس کے اور عثمان بن عبداللہ اموی کے درمیان فرق کیا ہے' ویسے ان دونوں نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: شامی نے امام مالک سے منکر احادیث نقل کی ہیں' جبکہ امام ذہبی نے ان دونوں کے حالات ایک ہی راوی کے ضمن میں نقل کر دیئے ہیں۔

۵۶۵ - عثمان بن عمرو:

اس نے عاصم بن زید سے جبکہ اس سے ہشام بن سعد نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۵۶۶ - عثمان بن سعید:

امام دارقطنی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ ایک حدیث نقل کی ہے جو اس سے پہلے سعید کے حالات میں گزر چکی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کے کاتب کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۵۶۷ - عصمہ بن زامل طائی:

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے وکیع اور جمیل بن حماد طائی نے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی فرماتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے کہا: جمیل بن حماد جس نے عصمہ بن زامل سے روایات نقل کی ہیں (وہ کون ہے؟)

پھر اُنہوں نے یہ سند ذکر کی تو امام دار قطنی نے فرمایا: یہ دیہاتی سند ہے جسے ثانوی شواہد کے طور پر نقل کیا جاسکتا ہے۔

۵۶۸ - عصمہ بن عبداللہ:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اذا اختلف البيعان والبيع مستلم فالقول قول البائع ورفع الحديث الى النبى صلى الله عليه وسلم۔

''جب سودے کرنے والے دونوں فریقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور بیع سَتلم ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا'' اُنہوں نے اس حدیث کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اُن سے یہ روایت احمد بن مسلم حمال نے نقل کی ہے۔ عبدالحق کہتے ہیں: عصمہ نامی راوی ضعیف ہے۔

۵۶۹ - عطاء بن دینار ابوطلحہ شامی:

یہ قریش کا غلام ہے۔ امام اوزاعی اور ابن جابر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس نے ''تاریخ مصر'' میں اور خطیب بغدادی نے کتاب ''المتفق والمفترق'' میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ منکر الحدیث ہے اور یہ عطاء بن دینار ہذلی کے علاوہ کوئی اور شخص ہے جس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں ہوا ہے۔ ابن یونس اور خطیب بغدادی نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ خطیب بغدادی نے ''المتفق والمفترق'' میں ابوعبداللہ صوری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جو شخص طلحہ بن دینار اس راوی کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ یہ ہذلی ہے تو وہ وہم کا شکار ہوا ہے۔

۵۷۰ - عطیہ بن قیس کلاعی:

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب کلابی ہے' یہ ابو یحییٰ حمصی ہے اور ایک قول کے مطابق یہ دمشقی ہے۔ اس نے حضرت ابی بن کعب' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے سعید بن عبدالعزیز' داؤد بن عمرو اودی اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ معروف تھا۔ خلیفہ بن خیاط نے اہلِ شام کے دوسرے طبقے میں اس کا ذکر کیا ہے' جبکہ ابوزرعہ دمشقی نے تیسرے طبقے میں کیا ہے جبکہ ابن سمیع اور ابن سعد نے چوتھے طبقے میں اس کا ذکر کیا ہے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہجرت کے ساتویں سال پیدا ہوا تھا اور اس کا انتقال 110 ہجری میں ہوا' یہ بات امام ابوزرعہ نے بیان کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 121 ہجری میں ہوا' اُس وقت اس کی عمر 104 برس میں ہوا۔

۵۷۱ - عقبہ بن عبدالواحد:

یہ مجہول ہے' یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔ ''الحافل'' کے مصنف نے اس کا ذکر جریر بن عقبہ کی صاحبزادی کے حالات کے ضمن میں کیا ہے۔

۵۷۲ - العلاء بن سالم:

اس نے خالد بن اسماعیل ابوالولید سے روایات نقل کی ہیں۔امام دارقطنی نے اس کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان یسرکم ان تزکوا صلاتکم فقدموا اخیارکم.

''اگر تمہاری یہ خواہش ہو کہ تم اپنی نمازوں کو پاکیزہ کرلو تو اپنے نیک لوگوں کو آگے کرو''۔

ابن قطان کہتے ہیں: یہ سرے سے معروف نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) خالد بن اسماعیل نامی راوی انتہائی ضعیف ہے' جس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں ہوا ہے۔

۵۷۳ - العلاء بن عبداللہ بن رافع حضرمی جزری (د،س):

اس نے حنان بن خارجہ اور سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن عبداللہ بن علاثہ' ابوسعید محمد بن مسلم بن ابو الوضاح اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ابن قطان کہتے ہیں: یہ ایک جزری بزرگ ہے' جس کی حالت کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۵۷۴ - علی بن ابراہیم بن اسماعیل ابوالحسن شرفی:

یہ شافعی فقیہ ہے اور نابینا تھا' اس کی نسبت شرف کی طرف ہے جو مصر میں ایک جگہ ہے۔اس نے امام مزنی کی کتاب صابونی کے حوالے سے اُن سے نقل کی ہے اور اس نے ابومحمد عبداللہ بن جعفر بن ورد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ابوالفتح احمد بن بابشاذ اور ابواسحاق حبال نے اس سے روایات نقل کی ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: مجھے اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے' البتہ میں نے اس کے حوالے سے ایک منکر حدیث دیکھی ہے۔اس کا انتقال 408 ہجری میں ہوا۔ابن ماکولا نے اس کا ذکر ''الاکمال'' میں کیا ہے۔

۵۷۵ - علی بن احمد بن سہل ابوالحسن انصاری:

اس نے عیسیٰ بن یونس کے حوالے سے امام مالک سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جسے اس سے محمد بن صالح بن سمرہ نے نقل کیا ہے۔امام دارقطنی فرماتے ہیں: امام مالک سے اس روایت کو نقل کرنے والے لوگ مجہول ہیں۔

۵۷۶ - علی بن امیل بن عبداللہ بن امیل مصیصی:

اس نے محمد بن یعقوب اصم سے جبکہ اس سے ابوالقاسم بن طحان نے روایات نقل کی ہیں' اُنہوں نے اس کا ذکر ''تاریخ الغرباء'' کے ذیل میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس نے علمِ فقہ حاصل کیا تھا اور اس میں تشیع بھی پایا جاتا تھا۔ابن ابراہیم نے اس کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الوضوء من کل دم سائل. ''ہر بہنے والے خون کی وجہ سے وضو کرنا پڑے گا''۔

۵۷۷ - علی بن حمید:

اس نے اسلم بن سہل واسطی کے حوالے سے جبکہ اس سے ابونعیم اصبہانی نے روایت نقل کی ہے۔ابن قطان کہتے ہیں: میں اس سے

واقف نہیں ہوں۔

۵۷۸ - علی بن سعید بن عثمان بغدادی:

اس نے ابوالاشعث عجلی اور یعقوب دورقی اور دیگر حضرات سے منکر احادیث نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: احمد بن مروان دینوری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۷۹ - علی بن سعید ابوالحسن قاضی اصطخری:

اس نے اسماعیل صفار سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ معتزلہ کے متکلمین میں سے ایک تھا اور فقہ میں اس کی نسبت امام شافعی کے مذہب کی طرف تھا' اس کا انتقال 404 ہجری میں 87 سال کی عمر میں ہوا۔

۵۸۰ - علی بن عبداللہ ابوالحسن فرضی:

یہ طرسوس کا رہنے والا تھا' مصر آیا تھا اور وہاں اس نے حدیث بیان کی تھیں۔ ابن یونس کہتے ہیں: لوگوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اس کا انتقال 263 ہجری میں ہوا۔

۵۸۱ - علی بن عبیداللہ بن شیخ:

اس نے ابن فضالہ' خرقی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبدالعزیز کتانی نے روایات نقل کی ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں: حدیث اس کے بس کا کام نہیں تھا' اس کا انتقال پندرہ رمضان المبارک میں 418 ہجری میں ہوا۔

۵۸۲ - علی بن عثمان بن خطاب ابوالدنیا:

یہ کذاب اور دجال ہے' یہ مصر آیا تھا اور اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث روایت کی تھی۔ ابوالقاسم بن طحان نے اپنی ذیل میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ مراکش سے مصر 310 ہجری میں آیا تھا اور اس نے یہ بات ذکر کی کہ اس نے حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت معاویہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہوئی ہے اور اس کو تین سو سال سے زیادہ کی عمر عطا کی گئی ہے۔ ابن طحان نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

من كذب علي متعمدا دخل النار.

''جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنم میں داخل ہوگا''

امام ذہبی نے اس کا ذکر اُن لوگوں میں کیا ہے جن کا نام عثمان ہے اور یہ کہا ہے: اس کا نام عثمان بن خطاب ہے اور یہی معروف ہے۔

۵۸۳ - علی بن علی بن سائب بن یزید بن رکانہ قرشی کوفی:

اس نے ابراہیم نخعی سے ایک مرسل روایت نقل کی ہے' اس کے علاوہ سالم بن عبداللہ سے بھی روایت نقل کی ہے۔ عباس دوری نے

یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کے حوالے سے صرف شریک نے روایت نقل کی ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنے میں قیس بن ربیع' شریک کا حصے دار ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۵۸۴ - علی بن ابوالفخار ہبۃ اللہ بن ابومنصور' ابوتمام ہاشمی بغدادی خطیب:

اس نے امام ابوزرعہ مقدسی اور ابن بطی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن نقطہ نے ''اکمال الاکمال'' میں تکملہ میں یہ بات بیان کی ہے: اس کی تعریف کرنا کوئی اچھا کام نہیں ہے (یا اس کی بُرائی بیان کی گئی ہے)۔

۵۸۵ - علی بن قاسم بن موسیٰ بن خزیمہ ابوالحسن:

خطیب بغدادی نے ''تاریخ'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس نے حسن بن عرفہ کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے' جسے اس سے محمد بن عبیداللہ بن محمد قرشی نے نقل کیا ہے۔

۵۸۶ - علی بن محمد بن سعید بصری:

یہ علی بن جہضم کا استاد ہے۔ ابن جہضم نے اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی ہے:

ذکر صلاة الرغائب فی اول لیلة جمعة من رجب.

''جو شخص رجب کے پہلے جمعہ کی رات میں نمازِ رغائب پڑھ لے گا''۔

یہ ایک جھوٹی اور موضوع حدیث ہے' جسے ابوموسیٰ مدینی نے کتاب ''وظائف اللیالی والایام'' میں جبکہ ابن جوزی نے ''الموضوعات'' میں نقل کیا ہے اور دونوں حضرات نے اسے ابن جہضم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ابوموسیٰ مدینی نے اس کے بعد یہ کہا ہے: یہ ایک غریب حدیث ہے۔ مجھے علم نہیں ہے' میں نے اس روایت کو نوٹ کیا ہے لیکن یہ صرف ابن جہضم کے حوالے سے منقول ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حمید تک اس کی سند کے تمام راوی غیر معروف ہیں۔ ابن جوزی کہتے ہیں: یہ موضوع حدیث ہے' لوگوں نے اس کے ایجاد کا الزام ابن جہضم پر عائد کیا ہے اور اُس کی نسبت جھوٹ کی طرف کی ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: ہم نے اپنے استاد عبدالوہاب حافظ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اس کے رجال مجہول ہیں' میں نے تمام کتابوں میں ان کی تحقیق کی ہے' لیکن یہ مجھے کہیں نہیں ملے۔

۵۸۷ - علی بن محمد بن یوسف بن سنان بن مالک بن مسمع:

اس نے سہل بن یوسف بن سہل کے حوالے سے اُن کے والد اور اُن کے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ایها الناس ان ابا بکر لم یسؤنی قط فاعرفوا له ذلك الحدیث.

''اے لوگو! ابوبکر نے میرے ساتھ کبھی کوئی بُرائی نہیں کی تو تم اُسے اس حوالے سے پہچان لو' الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے "المعجم الاوسط" میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ حافظ ضیاء الدین مقدسی نے یہ بات بیان کی ہے: علی بن محمد بن یوسف اور سہل بن یوسف اور ان کے والد ان سب کے حالات میں نے امام بخاری کی کتاب میں یا ابن ابوحاتم کی کتاب میں نہیں پائے ہیں۔

۵۸۸ - علی بن یوسف بن دواس بن عبداللہ بن مطر بن سلام ابوالحسن قطیعی مرادی:

ابو القاسم بن طحان کہتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے' لوگوں نے اس کے حوالے سے احادیث ہمیں بیان کی ہیں۔ اس کا انتقال 343 ہجری میں مصر میں ہوا۔

۵۸۹ - عمار بن سعد قرظ مدنی (ق):

اس نے اپنے والد اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے سعد نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر "الثقات" میں کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ اس کے بیٹے محمد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کی کتاب میں یہ تحریر ہے کہ عمر بن عبدالرحمٰن بن اسید بن زید بن خطاب نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا ذکر "میزان الاعتدال" میں ہوا ہے کہ عمار بن سعد نے ابوعبیدہ بن محمد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' وہ اس کی بجائے کوئی اور شخص ہے۔ وہ عمار بن سعد بن عابد بن سعد قرظ ہے۔

۵۹۰ - عمار بن سعد تجیبی مصری:

اس نے حضرت ابوالدرداء اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ضحاک بن شرحبیل غافقی اور عطاء بن دینار نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے کتاب "الثقات" میں تبع تابعین کے طبقے میں یہ بات بیان کی ہے: عمار بن سعد تجیبی نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں' اس سے بکیر بن عبداللہ اشج نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کی کتاب میں یہ بات تحریر ہے کہ بکیر بن عبداللہ عطاء بن دینار اور عیاش بن عباس نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۹۱ - عمار بن محمد بن عمار بن یاسر:

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے محمد نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے جو مغرب اور عشاء کے درمیان نماز ادا کرنے کی فضیلت کے بارے میں ہے۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب "العلل" میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ راوی مجہول ہے۔

۵۹۲ - عمار بن محمد بن مخلد بن جبیر ابوذر بغدادی:

اس نے جعفر بن محمد اصبہانی سے روایات نقل کی ہیں' اس کا لقب حمل ہے۔ شیرازی نے کتاب "الالقاب" میں اس کے حوالے سے

ایک حدیث نقل کی ہے اور پھر یہ کہا ہے: اس کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ اسے اس روایت کے بارے میں گمان ہوا ہے اور یہ علم حدیث کے ماہرین میں سے نہیں ہے۔

۵۹۳ - عمر بن حبیب:

اس نے اسحاق سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ''العلل'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس کا حافظہ خراب تھا۔ ''میزان الاعتدال'' میں عمر بن حبیب کا ذکر کیا ہے' یہ دونوں دو آدمی ہیں اور وہ والا اس سے مقدم ہے۔

۵۹۴ - عمر بن زرارہ ابوحفص حرثی:

اس نے شریک بن عبداللہ' عیسیٰ بن یونس اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے امام بغوی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ صالح بن محمد کہتے ہیں: یہ ایک بزرگ ہے جو غفلت کا شکار شخص تھا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے لیکن اس کی نسبت غفلت کی طرف کی گئی ہے۔

۵۹۵ - عمر بن سعد نضری:

اس نے ایک غریب روایت کے ساتھ واقعۂ معراج نقل کیا ہے جو اس نے عبدالعزیز اور لیث بن ابوسلیم اور اعمش اور عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے' اسے اس راوی کے حوالے سے اسماعیل بن موسیٰ قراری نے نقل کیا ہے۔ امام بیہقی نے ''دلائل النبوۃ'' میں اسے مجہول قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے: اس حدیث کو روایت کرنے والا شخص مجہول ہے اور اس کی سند منقطع ہے۔ اس کو روایت کرنے والے شخص سے امام بیہقی کی مراد عمر بن سعد نامی راوی ہے' کیونکہ اس روایت کے بقیہ تمام راوی معروف ہیں' یا ثقہ ہونے کے حوالے سے یا ضعیف ہونے کے حوالے سے معروف ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: موسیٰ بن اسماعیل منقری نے بھی اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۹۶ - عمر بن یحییٰ بن عمر بن ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری:

اس نے امام مالک سے جبکہ اس سے موسیٰ بن معاذ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اس کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے' اُنہوں نے ''غرائب مالک'' میں احمد بن صالح مکی کے حوالے سے موسیٰ بن معاذ کے حوالے سے عمر بن یحییٰ نامی اس راوی کے حوالے سے امام مالک اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث نقل کی ہے جسے ہمیں موسیٰ بن معاذ کے حالات میں نقل کریں گے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث منکر ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: احمد بن صالح اور اُس سے اوپر کے راوی ضعیف ہیں۔ خطیب بغدادی نے امام مالک سے روایت کرنے والوں کے اسماء کی کتاب میں یہ کہا ہے: اس نے ربیعہ کے حوالے سے اعرج کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الصدقة تقرب من الله. ''صدقہ اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرتا ہے''۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس کی سند میں کئی راوی مجہول ہیں۔

۵۹۷ - عمر دمشقی:

یہ ایک بزرگ ہے جس نے سیدہ اُم الدرداء صغریٰ سے جبکہ اس سے سعید بن ابو ہلال نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کتاب ''الثقات'' میں فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے اور کس کا بیٹا ہے' اُنہوں نے اس کا ذکر تبع تابعین میں کیا ہے۔

۵۹۸ - عمران بن زیاد:

اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

خلق الله الايمان فحفه بالحياء وخلق البخل فحفه بالكفر.

''اللہ تعالیٰ نے ایمان کو پیدا کیا اور اُسے حیاء کے ذریعے ڈھانپ دیا اور بخل کو پیدا کیا تو اُسے کفر کے ذریعے ڈھانپ دیا''۔

یہ روایت احمد بن نصر نے موسیٰ بن عیسیٰ بن حمید کے حوالے سے احمد بن محمد سماعی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث منکر ہے اور امام مالک سے یا ابوقرہ سے مستند طور پر منقول نہیں ہے۔ سماعی اور عمران بن زیاد یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

۵۹۹ - عمرو بن ابان بن عثمان بن عفان (د):

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے امام داؤد نے حدیث نقل کی ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں: زہری اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ عبیداللہ بن علی بن ابورافع نے بھی روایات نقل کی ہیں' جن کا لقب عبادل ہے۔

۶۰۰ - عمرو بن ابوسفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی مدنی (خ م د س):

امام حاکم نے ''علوم الحدیث'' میں یہ بات بیان کی ہے: زہری کے علاوہ اس سے روایت کرنے والے کسی شخص کا علم نہیں ہوسکا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں' جن میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوحسین بھی شامل ہے اور اس کے حوالے سے امام بخاری نے ''الادب المفرد'' میں ایک روایت نقل کی ہے۔ اس کے حوالے سے ضمرہ بن حبیب نے بھی روایت نقل کی ہے۔

۶۰۱ - عمرو بن سری:

اس نے اپنے والد کے حوالے سے گدی پر مسح کرنے کے بارے میں حدیث نقل کی ہے' اس کا ذکر اس کے بیٹے مصرف کے حالات میں آگے آئے گا۔ اس کے حوالے سے اس سے بیٹے نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۶۰۲ - عمرو بن غیلان ثقفی:

یہ بصرہ کا امیر تھا۔ امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے اُن کا یہ قول سنا ہے جو اُنہوں نے کہا تھا' یہ بات سعید نے قتادہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: ابوقتیبہ نے یہ بات بیان کی ہے' ہلال نے قتادہ

کے حوالے سے عبداللہ بن عمرو بن غیلان کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔ اس کے حوالے سے سنن دارقطنی میں ایک حدیث منقول ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جس میں نبیذ کے ذریعے وضو کرنے کا ذکر ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: وہ ثقفی شخص' جس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' وہ مجہول ہے۔ اسی طرح امام ابوزرعہ اور ابوحاتم نے بھی اسے مجہول قرار دیا ہے' اس کا اس سے پہلے عبداللہ بن عمرو بن غیلان کے حالات میں ہو چکا ہے۔

۶۰۳ - عمرو بن مالک جنبی (خ ع):

ابومسعود دمشقی نے امام دارقطنی کے امام مسلم پر کیے جانے والے اعتراضات کے جواب میں یہ بات بیان کی ہے کہ مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے' جس نے اس راوی سے روایت نقل کی ہو' صرف ابوہانی نے نقل کی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: صرف ابوہانی کے اس روایت نقل کرنے کی وجہ سے اس سے مجہول ہونے کا اسم اُٹھا نہیں لیا جائے گا' ماسوائے اس صورت کے کہ جب یہ اپنے قبیلے میں معروف بھی ہو' یا اس سے کسی معروف راوی نے' یا اس سے ابوہانی کے ہمراہ کسی معروف راوی نے بھی روایت نقل کی ہے' پھر اس سے مجہول ہونے کا اسم اُٹھایا جائے گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کے حوالے سے محمد بن شمیر رعینی نے بھی روایت نقل کی ہے' جس کا ذکر ابن یونس اور دیگر حضرات نے ''تاریخ مصر'' اور دیگر کتابوں میں کیا ہے۔

۶۰۴ - عمرو بن نبہان بصری:

امام دارقطنی نے ''المؤتلف والمختلف'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس کے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے غریب روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوقتیبہ اور مسلم بن قتیبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۰۵ - عمرو بن یعقوب بن زبیر:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

انه ليستغفر لطالب العلم كل شيء حتى الحيتان في البحر.

''طالب علم کے لئے ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہیں یہاں تک کہ سمندر میں موجود مچھلیاں بھی دعائے مغفرت کرتی ہیں''۔

اس راوی کے حوالے سے یہ حدیث یحییٰ بن مندہ نے نقل کی ہے۔ ابونعیم نے ''تاریخ اصبہان'' میں یہ بات بیان کی ہے کہ اس راوی نے اپنے والد سے منکر روایات نقل کی ہیں۔

۶۰۶ - عمیر بن سعید نخعی:

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم نے ''الایصال'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ معروف نہیں ہے' البتہ اس کے نام اور اس کے والد کے نام اور اس کے اسم منسوب کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۰۷ - عمیرہ بن ابوناجیہ (س):

اس کا نام ابوناجیہ حریث ابویحییٰ رعینی مصری ہے جو حجر بن رعین کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس نے اپنے والد کے حوالے سے اور بکر بن سوادہ اور یزید بن ابوحبیب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے لیث بن سعد' ابن وہب اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ عطاء بن یسار سے یہ مرسل حدیث نقل کی ہے:

ان رجلین خرجا فی سفر۔ فذکر الحدیث فی صلاتها بالتیمم ثم وجد الماء فی الوقت الحدیث

''دو آدمی سفر پر نکلیں''۔ اس کے بعد اُس حدیث کا ذکر ہے جو تیمم کے ذریعے اُن کے نماز ادا کرنے کے بارے میں ہے اور پھر اُنہیں وقت کے دوران ہی پانی بھی مل جاتا ہے۔

ابن قطان کہتے ہیں: یہ راوی حالت کے اعتبار سے مجہول ہے۔ گویا کہ اُنہوں نے اس کی تحقیق کا ارادہ نہیں کیا' ورنہ امام نسائی نے ''التمییز'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ ثقہ ہے' اسی طرح یحییٰ بن بکیر نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اس کا انتقال 151 ہجری میں ہوا تھا۔ ابن یونس کہتے ہیں: 153 ہجری میں ہوا تھا۔ یہ عبادت گزار اور فضیلت والا شخص تھا۔

۶۰۸ - عنبسہ بن خارجہ ابوخارجہ غافقی قیروانی:

اس نے امام مالک سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے جسے ہم نے اس سے روایت نقل کرنے والے شخص کے حالات میں نقل کر دیا ہے اور وہ شخص احمد بن یحییٰ بن مہران قیروانی ہے۔ امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ مراکشی سند ہے اور اس کے رجال مجہول ہے اور یہ روایت مستند نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) نامی اس راوی کو ابوالعرب نے ثقہ قرار دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور مامون ہے۔ اس کو امام مالک اور سفیان ثوری سے سماع کا شرف حاصل ہے۔ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اس نے لیث بن سعد اور سفیان بن عیینہ سے سماع کیا ہے۔ اس کا انتقال 220 ہجری میں ہوا۔

۶۰۹ - عون بن یوسف:

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے جو اس سے اس کے بیٹے یحییٰ بن عون نے نقل کی ہے۔ اس کا ذکر اس کے بیٹے یحییٰ کے حالات میں آئے گا۔ امام دارقطنی نے اس راوی کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۱۰ - عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک (د س ق):

اس نے زید بن وہب اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے ابن اسحاق' محمد بن عمرو بن عطاء اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۱۱ - عیسیٰ بن قیس:

اس نے سعید بن مسیّب اور زید بن ارطاۃ سے جبکہ اس سے لیث بن ابوسلیم اور ابوبکر بن ابومریم نے روایات نقل کی ہیں۔ امام طبرانی کی ''معجم کبیر'' میں اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے جبیر بن نوفل سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ما اذن الله تعالى لعبد في شيء افضل من ركعتين او اكثر والبر يتناثر فوق راس العبد ما كان في صلاة وما تقرب عبد الى الله عزوجل بافضل مما خرج منه يعني القرآن.

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندے کی طرف سے کوئی بھی چیز سے دو رکعت یا اس سے زیادہ رکعت سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتی اور جب تک آدمی نماز کی حالت میں ہوتا ہے اُس وقت تک بندے کے سر کے اوپر نیکی گر رہی ہوتی ہے اور کوئی بھی بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب اُس سے زیادہ افضل چیز سے حاصل نہیں کرتا جو اُس کی طرف سے آئی ہے یعنی قرآن''۔

طبرانی کی روایت میں عیسیٰ نامی راوی کے والد کا نام ذکر نہیں ہوا۔ بارودی نے اس کا ذکر صحابہ میں کیا ہے اور اس کے بارے میں ابوحاتم نے یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) زید بن ارطاۃ کا کسی بھی صحابی سے روایت نقل کرنا مستند طور پر ثابت نہیں ہے' کیونکہ ابن حبان نے اس کا ذکر تبع تابعین کے طبقے میں کیا ہے۔ اس نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرسل روایت نقل کی ہے' جس میں اس میں اور ان دونوں حضرات کے درمیان جبیر بن نفیر ہے۔ اس کے حوالے سے اور کوئی ایسی روایت معروف نہیں ہے جو کسی دوسرے سے نقل ہوئی ہو۔ تو ہو سکتا ہے یہ حدیث بھی جبیر بن نفیر کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل ہوئی ہو اور بعض راویوں نے تصحیف کر دی ہو۔ لیکن بارودی اور طبرانی نے جبیر بن نوفل کا شمار صحابہ کرام میں کیا ہے۔ ابن حبان نے صحابہ کرام کے طبقے کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: یہ بات کہی گئی ہے کہ اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' البتہ لیث بن ابوسلیم کی نقل کردہ روایت میں اس کا ذکر ہے۔

۶۱۲ - عیسیٰ بن میمون بصری:

اس نے نافع اور سالم کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مہر زیادہ مقرر کرنے کی ممانعت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ''العلل'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ راوی متروک ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مستند طور پر منقول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام ذہبی میں ''میزان الاعتدال'' میں عیسیٰ بن میمون نامی کے کئی لوگوں کا ذکر کیا ہے' لیکن اُن میں کوئی بھی بصری نہیں ہے' تو اس حوالے سے یہ آزاد شمار ہوگا۔

حرف فاء

۶۱۳ - فاید بن زیاد بن ابو ہند داری:

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' اس نے اپنے والد زیاد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جو زیاد کے بیٹے سعید بن زیاد نے اپنے والد سے نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر سعید بن زیاد کے حالات میں ضعیف راویوں میں کیا ہے اور اس کی نقل کردہ یہ ہے:

نعم الطعام الزبیب یشد العصب الحدیث.

''کشمش بہترین کھانا ہے جو پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے''۔

امام ابن حبان نے یہ کہا ہے: مجھے یہ نہیں معلوم کہ خرابی کی جڑ یہ ہے یا اس کا باپ ہے یا اس کا دادا ہے۔

۶۱۴ - فتح بن سلمویہ بن حمران:

اس کی کنیت ابو بشر ہے اور یہ اہلِ جزیرہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے حویزی اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے اہلِ جزیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔ محمد بن طاہر نے کتاب ''ذخیرۃ الحفاظ'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

استر ما بین اعین الجن وعورات بنی آدم الحدیث.

''جنات کی آنکھوں اور اولادِ آدم کے پردوں کی جگہوں سے چھپ کے رہو''۔

اُنہوں نے یہ کہا ہے: فتح بن سلمویہ نامی راوی ضعیف ہے اور شاید خرابی کی جڑ یہی شخص ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس حدیث کو کئی راویوں نے ثقہ راویوں کے حوالے سے سعید بن مسلمہ سے نقل کیا ہے۔ ابن عدی نے یہ روایت ''الکامل'' میں سعید کے حالات میں نقل کی ہے جو دحیم نے اُس سے نقل کی ہے۔ یہ روایت ابو علی حسن بن علی بن شبیب معمری نے ''عمل الیوم واللیلہ'' کے اندر اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے تو اس حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں فتح نامی راوی منفرد نہیں ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اس کا انتقال 250 ہجری میں ہوا تھا۔

۶۱۵ - فزع:

اس کا کوئی اسم منسوب نہیں ہے۔ منقع نے اس کے حوالے سے دو حدیثیں روایت کی ہیں جنہیں سیف بن ہارون نے اپنی سند کے

ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے اُن میں سے ایک روایت امام بخاری نے ''تاریخ کبیر'' میں نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: مالک بن اسماعیل اور سعید بن سلیمان یہ کہتے ہیں: سیف بن ہارون نے ہمیں یہ بات بتائی کہ اُنہوں نے عصمہ بن بشیر کو فزع کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا کہ اُنہوں نے حضرت منقع کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی آپ یہ پڑھ رہے تھے:

اللّٰھم انی لا احل لھم ان یکذبوا علی ثلاثا.

''اے اللہ! میں نے ان کے لئے یہ بات حلال قرار نہیں دی کہ یہ میری طرف جھوٹی بات منسوب کریں'' یہ بات آپ نے تین مرتبہ پڑھی۔

امام طبرانی نے اس کے تمام طرق کے ہمراہ اُس حدیث سے نقل کی ہے:

من کذب علی.

''جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے''۔

جبکہ اس سے منقول دوسری روایت کو ابوعبداللہ بن مندہ نے ''معرفۃ الصحابہ'' میں ایک جماعت کے حوالے سے مذکورہ سند کے ساتھ حضرت منقع سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

اتیت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بصدقۃ ابلنا فقلت یا رسول اللّٰہ ھذہ صدقۃ ابلنا قال فامر بھا فقبضت فقلنا ان فیھا ناقتین ھدیۃ لك.

''میں اپنے اونٹوں کی زکوٰۃ کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ میرے اونٹوں کی زکوٰۃ ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے قبضے میں لے لیا گیا۔ ہم نے عرض کی: اس میں دو اونٹنیاں ایسی بھی تھیں جو آپ کے لئے تحفہ تھیں''۔

امام بخاری نے ''تاریخ'' میں یہ کہا ہے: فزع نامی راوی جنگِ قادسیہ میں شریک ہوا ہے۔ ابن حبان نے بھی اسی طرح ذکر کیا ہے۔

امام ذہبی نے فزع نامی راوی کا ذکر عصمہ بن بشیر کے حالات میں کیا ہے اور امام دار قطنی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: عصمہ اور فزع دونوں مجہول ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے ان دونوں کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے اور فزع کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس نے حضرت منقع سے روایات نقل کی ہیں اور ایک قول کے مطابق حضرت منقع کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے وہ یہ کہتے ہیں: میں فزع یا منقع سے یا ان دونوں کے شہر سے یا ان دونوں کے ماں باپ سے واقف نہیں ہوں میں نے ان دونوں کا ذکر معرفت کے لئے کیا ہے ان دونوں کی نقل کردہ روایت پر اعتماد کی وجہ سے نہیں کیا۔

ابن حبان نے سیف بن ہارون کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے اور ''الضعفاء'' میں بھی کیا ہے۔ یحییٰ بن معین امام نسائی اور امام دار قطنی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں اس کے مخصوص مقام پر کیا ہے۔ تاہم ابونعیم فضل بن

دکین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: سیف بن ہارون نے جو ایک ثقہ راوی ہے اُس نے جحاف کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر ''الجرح والتعدیل'' میں کیا ہے۔

۶۱۶ - فضل اللہ بن عبدالرحمٰن ابوعلی دہان مقری:

عبدالغافر نے ''السیاق'' میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ شخص قاری ہونے کے حوالے سے معروف ہے اور خبازی کے طریقے کے مطابق قرأت کی مختلف صورتوں کے بارے میں واقف ہے۔ اس نے قرآن بھی اُن سے پڑھا تھا اور شیخ ابوسعید خشاب سے بہت سی احادیث کا سماع کیا ہے' اس کے علاوہ اس نے زین الاسلام اور دیگر لوگوں کی امالی کا علم بھی حاصل کیا ہے' ہم نے قرآن اس سے دیکھا ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ آخری عمر میں خلل کا اور اختلاط کا شکار ہو گیا تھا تو اس کی حالت کے اختلاط کی وجہ سے 470 ہجری کے آس پاس میں اس سے کوئی حدیث روایت نہیں کی گئی۔

۶۱۷ - فضل بن صالح بن عبداللہ قیروانی:

اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے امام مالک اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

لا تذهب الدنيا حتى تخرج الضعينة من الحيرة بغير جوار.

''دنیا اُس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک ایک عورت حیرہ سے کسی پناہ کے بغیر روانہ نہیں ہوگی''۔

امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں جبکہ خطیب بغدادی نے امام مالک سے روایات نقل کرنے والوں کے اسماء میں یہ روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ مستند نہیں ہے' امام مالک سے نیچے کے تمام راوی ضعیف ہے۔ خطیب کہتے ہیں: عمر نامی راوی ضعیف ہے جبکہ صالح اور اُس کا بیٹا فضل یہ دونوں مجہول ہیں۔ ''میزان الاعتدال'' کے مصنف نے اس کے باپ صالح بن عبداللہ کے حالات میں خطیب بغدادی کا کلام نقل کیا ہے' اُنہوں نے فضل بن صالح کا ذکر اُس سے متعلق مخصوص باب میں نہیں کیا ہے۔

﴿حرف قاف﴾

۶۱۸ - قاسم بن عبید اسدی:

ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں یہ کہا ہے: یہ غریب روایت نقل کرتا ہے اور غلطی کرتا ہے۔

۶۱۹ - قاسم بن عمر عتکی:

اس نے بشر بن ابراہیم کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے جو شادی کے موقعہ پر کوئی چیز باٹنے (یا لوٹانے) کے بارے میں ہے۔ عقیلی نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں ازہر بن زفر حضرمی کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے کیا ہے۔ ابن قطان نے ''الوہم والایہام'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۶۲۰ - قدامہ بن عبداللہ بن عبدہ عامری (س ق):

ابن قطان کہتے ہیں: بعض اوقات عبدالحق اس کی حدیث کو ثانوی شواہد کے طور پر قبول کر لیتے ہیں' کیونکہ اس کے حوالے سے کئی لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ ثابت نہیں ہوسکا کہ اس نے کس سے روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس سے کسائی اور اسماعیل بن ابو خالد' ثوری' ابن مبارک' یحییٰ قطان اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۲۱ - قردوس واسطی:

یہ امام بزار کے مشائخ میں سے ایک ہے۔ امام بزار کہتے ہیں: قردوس واسطی نے مہدی بن عیسیٰ کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی۔ اس کا ذکر مہدی کے حالات میں آئے گا۔ ابن قطان کہتے ہیں: قردوس واسطی کے حالات سے میں واقف نہیں ہوں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) مجھے نہیں علم نہیں کہ کیا یہ قردوس ہے جس میں قاف پر پیش اور دال پر بھی پیش پڑھی جاتی ہے' یا فردوس ہے جس میں فاء پر زیر پڑھی جاتی ہے اور دال پر پیش پڑھی ہے۔

ابن ماکولا نے اس کا ذکر ''الاکمال'' میں کیا ہے اور پہلے کی مانند کیا ہے' جبکہ دوسرے کا ذکر دوسرے کی مانند کیا ہے۔ وہ امام بزار کا استاد نہیں ہے' یعنی ان دونوں میں سے ایک اُن کا استاد نہیں ہے۔

۶۲۲ - قیس بن ثعلبہ:

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

كنا نسلم على النبى صلى الله عليه وسلم وهو فى الصلاة.

''پہلے ہم نماز کے دوران آپ کو سلام کر دیا کرتے تھے''۔

یہ روایت ابوکدینہ نے یحییٰ بن مہلب نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام دارقطنی نے ''العلل'' میں یہ بات بیان کی ہے: علی بن مدینی نے اس حدیث کا ذکر مسند میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: میں اسے متصل قرار کرتا رہا' یہاں تک کہ میں نے ابن کدینہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے یہ روایت مطرف کے حوالے سے نقل کی ہے اور اُس نے رضراض اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک شخص کا ذکر کر دیا جس کا نام قیس بن ثعلبہ ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا: قیس نامی یہ راوی معروف نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ابوکدینہ کا وہم ہے' درست اس بارے میں وہ ہے جو اُنہوں نے کہا ہے کہ یہ رضراض کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ابوحمزہ سکری نے اس حدیث کی روایت میں یہی بات بیان کی ہے کہ یہ مطرف سے منقول ہے اور اس کا سبب یہ وہم ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ ابوجہم کے حوالے سے رضراض کے حوالے سے منقول ہے کہ ایک شخص قیس بن ثعلبہ کے علاقے میں سے گزرا' تو یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور اس بارے میں ابوحمزہ کا قول ہی معتبر ہوگا' جو اُس چیز سے متابعت کے بارے میں ہے جس کا ذکر مطرف کے حوالے سے میں پہلے کر چکا ہوں۔

۶۲۳ - قیس بن کرکم احدب مخزومی کوفی:

خطیب بغدادی نے ''الکفایہ'' میں یہ بات بیان کی ہے: ابواسحاق سبیعی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۶۲۴ - قیس بن محمد بن اشعث بن قیس کندی:

اس نے عدی بن حاتم اور کثیر بن شہاب سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے عثمان نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ثقہ تابعین میں کیا ہے۔ ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں' جن میں اس کے دونوں بیٹے عبدالرحمٰن اور عثمان اور اس کے علاوہ ابواسحاق شیبانی شامل ہیں۔

۶۲۵ - قیس بن ابومسلم:

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں محمد بن داؤد بن صدقہ طبری مکی کے حالت میں یہ بات نقل کی ہے: ابونعیم فضل بن دکین نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے ابوبردہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی کے ساتھ جنگ صرف حضرت عثمان کے خوف کی وجہ سے ہے۔ ابوجعفر کہتے ہیں: ابونعیم نے اس حدیث کو ترک کر دیا تھا' وہ اس حدیث کو بیان نہیں کرتے تھے۔ ابوبکر بن ابوشیبہ اور موسیٰ خندقی نے اُن سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے ہمیں یہ روایت بیان کی کہ ابوجعفر کہتے ہیں: میں نے ابوسعید اشج کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: قیس بن ابومسلم جو قیس رمانہ ہے۔

﴿حرف کاف﴾

۶۲۶ - کثیر بن حارث حمیری:

ایک قول کے مطابق (اس کا اسم منسوب) بہرانی دمشقی اور اس کی کنیت ابوامین ہے۔ اس نے قاسم ابوعبدالرحمٰن سے جبکہ اس سے خالد بن معدان، معاویہ بن صالح اور ارطاۃ بن منذر نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ دمشقی بیان کرتے ہیں: میں نے دحیم سے اس راوی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: میں نے کہا کہ اس چیز کو یہ چیز پرے کر دیتی ہے کہ خالد بن معدان اور معاویہ بن صالح نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ تو اُنہوں نے کہا: یہ پرے نہیں ہوتا۔ امام ابو زرعہ دمشقی نے اس کی نقل کردہ حدیث جو قاسم ابوعبدالرحمٰن سے نقل کی ہے اُس کے بارے میں کلام کیا ہے اور یہ کہا ہے: کچھ مشائخ ہیں جو سب ایک ہی مرتبہ کے ہیں، علی بن یزید، کثیر بن حارث، سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی، یہ قاسم کے شاگرد ہیں اور ان کی قاسم سے نقل کردہ حدیث میں ان کا مقام بہتر ہے۔

۶۲۷ - کثیر بن کلیب جہنی:

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، اس کے حوالے سے اس کے بیٹے عثیم بن کثیر نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: عثیم، اس کا باپ اور اس کا دادا تینوں مجہول ہیں۔

۶۲۸ - کثیر بن مدرک اشجعی ابومدرک کوفی (م دس):

اس نے اسود بن یزید کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

تقدير صلاة النبي صلى الله عليه وسلم في الصيف والشتاء بالاقدام۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سردیوں اور گرمیوں کی نماز کا اندازہ اقدام کے حوالے سے کیا جاتا تھا''۔

یہ روایت عبیدہ بن حمید نے ابو مالک اشجعی کے حوالے سے کثیر نامی اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں اسے کمزور قرار دیا ہے۔ اُنہوں نے عبیدہ بن حمید کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے کہ عبدالحق نے اس حدیث کے حوالے سے حمید کو ضعیف قرار دیا ہے۔ پھر امام ذہبی نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ اُنہوں نے اس روایت کو اس کے استاد ابو مالک اشجعی کی وجہ سے بھی کمزور قرار دیا ہے جو اس نے کثیر بن مدرک سے نقل کی ہے۔ تو اُنہوں نے یہ روایت ابو مالک اور کثیر سے منقول ہونے کے طور پر نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس راوی کا ذکر "الثقات" میں کیا ہے ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام مسلم نے اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

۶۲۹ - کثیر:

اس کا کوئی اسم منسوب ذکر نہیں ہوا۔ اس نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے خمس کا نگران حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا تھا۔ یہ روایت ابوعوانہ نے مطرف بن طریف کے حوالے سے کثیر نامی راوی سے نقل کی ہے۔ ابوجعفر رازی نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے اُنہوں نے یہ روایت مطرف کے حوالے سے عبدالاعلیٰ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کتاب "العلل" میں بیان کرتے ہیں: کثیر نامی یہ راوی مجہول ہے اور مطرف نامی راوی نے ابولیلیٰ نامی راوی سے سماع نہیں کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بظاہر یہ لگتا ہے کہ کثیر نامی یہ راوی کثیر بن عبید قرشی ابوسعید ہے جسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رضاعت کے ساتھ نسبت حاصل تھی کیونکہ اُسی سے مطرف بن طریف نے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس راوی نے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر کتاب "الثقات" میں کیا ہے۔

۶۳۰ - کرز بن حکیم:

برقانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام دارقطنی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ حلب میں ہوتا اور یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۳۱ - کلیب بن شہاب جرمی (ع):

اس نے صحابہ کی ایک جماعت سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے عاصم اور اس کے علاوہ دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن سعد اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ مزی نے "تہذیب الکمال" میں یہ بات بیان کی ہے: امام ابوداؤد فرماتے ہیں: عاصم بن کلیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے جو روایت نقل کی ہے اُس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اُنہوں نے کلیب کے حالات میں یہی بات بیان کی ہے اور یہ اس چیز کا تقاضا کرتی ہے کہ مزی نے کلیب نامی راوی کے بارے میں امام ابوداؤد سے برخلاف مؤقف اختیار کیا ہے۔ حالانکہ امام ترمذی نے کلیب کی نقل کردہ حدیث کو مستند قرار دیا ہے جو سفر کے دوران قرض لینے کے بارے میں ہے۔ یہ عاصم بن کلیب نے اپنے والد کے حوالے سے وائل سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی نے اس کے حوالے سے منقول ایک اور حدیث کو بھی حسن قرار دیا ہے۔

﴿حرف میم﴾

۶۴۳۲ - مالک بن اسماء بن خارجہ:

اس کا شمار اہلِ کوفہ میں ہوتا ہے۔ اس نے اپنے والد سے اور ایک صحابی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبدالرحمن بن عبداللہ مسعودی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔ ابوالفرج اصبہانی نے اپنی ''تاریخ'' میں یہ بات نقل کی ہے: یہ حجاج کے لئے اصبہان کا والی بنا تھا اور حجاج نے اس کی بہن کے ساتھ شادی کی تھی' پھر اس کی طرف سے کچھ خیانتیں ظاہر ہوئیں' جس کے نتیجے میں اسے طویل عرصے تک قید میں رہنے پڑا۔

۶۴۳۳ - مالک بن اغر:

ابواسحاق سبیعی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' یہ بات خطیب نے ''الکفایہ'' میں بیان کی ہے۔

۶۴۳۴ - مبارک بن ابوحمزہ زبیدی:

امام ابوحاتم نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔ ابن ابوحاتم نے کتاب ''العلل'' میں یہ بات بیان کی ہے: میں نے اپنے والد سے اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جسے ہشام بن عمار نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

رکب ابن آدم علی ثلثمائة وستين مفصلا فمن قال سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر وامر بالمعروف ونهى عن المنكر وعدل اذى عن طريق المسلمين عظما او شوكة او حجرا فبلغ ذلك عدد سلاماه زحزح نفسه عن النار۔

''انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں' تو جو شخص سبحان اللہ پڑھتا ہے' الحمدللہ پڑھتا ہے' لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے یا اللہ اکبر پڑھتا ہے' یا نیکی کا حکم دیتا ہے' یا بُرائی سے منع کرتا ہے' یا مسلمانوں کے راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو جیسے ہڈی یا کانٹے یا پتھر کو ہٹا دیتا ہے (تو ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ ادا ہوتا ہے) یہاں تک کہ آدمی اپنی جوڑوں کی تعداد تک پہنچ جاتا ہے تو اپنے آپ کو جہنم سے آزاد کروالیتا ہے''۔

(ابن ابوحاتم کہتے ہیں:) تو میرے والد نے کہا: اس حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ مبارک بن ابوحمزہ اور عبداللہ بن فروخ نامی دونوں راوی مجہول ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) جہاں تک عبداللہ بن فروخ کا تعلق ہے تو وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ہے اور ثقہ ہے۔ امام مسلم نے اُس سے استدلال کیا ہے جبکہ عجلی نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے اور یہ حدیث امام مسلم نے اپنی صحیح میں اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن فروخ سے نقل کی ہے اور امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں امام ابوحاتم کا کلام عبداللہ بن فروخ کے حالات میں نقل کیا ہے' اُنہوں نے مبارک بن ابوحمزہ کا ذکر اُس سے متعلق مخصوص باب میں نہیں کیا۔

۶۳۵ - محمد بن ابراہیم ابوشہاب کنانی کوفی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لو لم یبق من الدنیا الا لیلة یملك فیھا رجل من اھل بیت النبی صلی اللہ علیه وسلم.

''اگر دنیا کے باقی رہنے میں صرف ایک رات باقی رہی ہو تو اُس رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حکمران بنے گا''۔

یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' اس کے دونوں طرق امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) شعبان نامی راوی نے عاصم کے حوالے سے زر کے حوالے سے اسے نقل کرنے میں اس کی متابعت کی ہے' باوجودیکہ اس میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اسی طرح ابن شبرمہ نے عاصم کے حوالے سے زر کے حوالے سے بھی اسے متابعت کے طور پر نقل کیا ہے۔ امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں یہ بات بیان کی ہے: میں نے مسدد کے علاوہ اور کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس نے اس راوی سے روایت نقل کی ہو۔ امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ مشہور نہیں ہے' اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۶۳۶ - محمد بن احمد بن تمیم ابوالحسین حناط بغدادی قنطری:

اس نے بغداد میں موجود قنطرۃ البردان نامی جگہ پر پڑاؤ کیا تھا۔ اس نے احمد بن عبیداللہ نرسی' ابواسماعیل ترمذی' ابوقلابہ عبدالملک بن محمد رقاشی اور دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے ابوعبداللہ حاکم' ابوالحسن بن رزقویہ اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوالفوارس کہتے ہیں: اس میں کمزور ہونا پایا جاتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام حاکم نے اس کے حوالے سے ''المستدرک'' کے کتاب العلم میں روایت نوٹ کی ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من غدا الی المسجد لا یرید الا لیتعلم خیرا او یعلمه کان له اجر معتمر تام العمرة الحدیث.

''جو شخص مسجد کی طرف جاتا ہے اور اُس کا ارادہ صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ کسی بھلائی کا علم حاصل کرے گا یا اُس کی تعلیم دے گا تو ایسے شخص کو مکمل عمرہ کرنے والے شخص کے اجر جتنا اجر ملتا ہے''۔

امام حاکم نے یہ بھی کہا ہے: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) قنطری کا ابوقلابہ سے سماع اُن کا اختلاط کا شکار ہو جانے کے بعد ہے اور یہ مستند نہیں ہے۔ ابن خزیمہ نے

اپنی صحیح میں یہ بات بیان کی ہے: ابوقلابہ نے اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے بصرہ میں ہمیں حدیث بیان کی اور پھر وہ بغداد تشریف لے گئے۔

۶۳۷ - محمد بن جریر بن رستم ابوجعفر طبری:

یہ رافضی ہے اور خبیث ہے۔ حافظ عبدالعزیز کتانی نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ رافضی ہے' اس کے حوالے سے اس کی کچھ تالیفات منقول ہیں' جن میں ایک کتاب اہل بیت سے تعلق رکھنے والے راویوں کے بارے میں ہے۔ شاید سلیمانی نے اسے ضعیف قرار دینے کا ارادہ اسی حوالے سے کیا ہے' کیونکہ اُنہوں نے اس کے حوالے سے یہ کہا ہے: یہ رافضیوں کے لئے روایات ایجاد کرتا تھا۔ ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں محمد بن جریر طبری کا ذکر کیا ہے جو مشہور امام ہیں اور پھر سلیمانی کا قول ذکر کرنے کے بعد اُسے مسترد کر دیا ہے۔ شاید وہ یہ نہیں جانتے کہ رافضیوں میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اسم' باپ کے اسم' کنیت اور اسم منسوب میں اس کے حصے دار ہیں۔ ان کے درمیان فرق صرف دادا کے نام پر ہو گا کیونکہ رافضی کے دادا کا نام رستم ہے اور جو مشہور امام ہیں اُن کے دادا کا نام یزید ہے۔ شاید اسی وجہ سے محمد بن جریر طبری کے حوالے سے یہ روایت منقول ہو گی جس میں وضو کے دوران موزوں پر مسح کرنے پر اکتفاء کرنے کا ذکر ہے۔ اور یہ روایت اس رافضی سے منقول ہے کیونکہ یہ شیعہ کا مسلک ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۶۳۸ - محمد بن احمد بن ابوعبیداللہ مصری:

اس کے حوالے سے ''مستدرک الحاکم'' میں ایک حدیث منقول ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا فاخذ ماء الاذنیہ خلاف الماء الذی مسح بہ راسہ۔

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے وضو کرتے ہوئے کانوں کے لئے اُس پانی کے علاوہ پانی لیا جس کے ذریعے آپ نے اپنے سر مبارک کا مسح کیا تھا''۔

یہ روایت امام حاکم نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ جبکہ ابن ابوعبیداللہ نامی اس راوی کے حوالے سے سلامتی ہو' کیونکہ دونوں بزرگوں (یعنی امام بخاری اور امام مسلم) نے اس روایت کے تمام راویوں سے استدلال کیا ہے۔ امام بیہقی نے یہ حدیث ''الخلافیات'' میں امام حاکم کے حوالے سے نقل کی ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے کہ امام حاکم نے اس حدیث کو ''مستدرک'' میں نقل کیا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ابن ابوعبیداللہ نامی راوی اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اُنہوں نے یہ کہا ہے: اس کی گواہی حسن بن سفیان کی حرملہ کے حوالے سے نقل کردہ حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ امام بیہقی نے یہ بھی کہا ہے کہ امام حاکم نے یہ روایت اپنی قدیم ''امالی'' میں سولہویں جزء سے نقل کی ہے۔ جو ہیثم بن خارجہ کے حوالے سے ابن وہب سے منقول ہے۔ تو عبداللہ بن وہب مصری تک اس کی سند مستند طور پر ثابت ہو جائے گی۔

۶۳۹ - محمد بن سعید بصری:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نقل کی ہے جو رجب

کی پہلی جمعرات میں روزہ رکھنے کے بارے میں ہے اور اُس سے اگلی رات میں نمازِ رغائب ادا کرنے کے بارے میں ہے جس میں بارہ رکعت ہوتی ہیں' یہ نماز مغرب اور عشاء کے درمیان ادا کی جاتی ہے اور ہر دو رکعت کے بعد فصل کیا جاتا ہے' ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے اور سورۂ قدر تین مرتبہ پڑھی جاتی ہے' الحدیث۔

یہ روایت ابوموسیٰ مدینی نے ''وظائف اللیالی والایام'' کے اندر نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: مجھے نہیں علم کہ میں نے یہ روایت ابن جہضم کے حوالے سے نوٹ کی ہے اور حمید تک اس کی سند کے راوی غیر معروف ہیں۔ یہ روایت ابن جوزی نے ''الموضوعات'' میں ابن جہضم کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت موضوع ہے' محدثین نے اس روایت کے حوالے سے ابن جہضم پر الزام عائد کیا ہے اور اُس کی نسبت جھوٹ کی طرف کی ہے۔ اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ ہم نے اپنے استاد حافظ عبدالوہاب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اس کے رجال مجہول ہیں' میں نے تمام کتابوں میں ان کی تحقیق کرلی' لیکن مجھے یہ نہیں ملے۔ اور اس راوی کا ذکر اس سے پہلے اس کے بیٹے علی بن محمد بن سعید بصری کے نام کے تحت گزر چکا ہے۔

۶۴۰ - محمد بن عباد بن جعفر قرشی مخزومی مکی (ع):

اس نے حضرت جابر' حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سمیت دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں۔

جبکہ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے حضرت عمر کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے دو قلّوں سے متعلق حدیث نقل کی ہے جسے ولید بن کثیر نے اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم نے ''مستدرک'' میں اُس کے بارے میں کلام کیا ہے جو قلتین سے متعلق حدیث کے بعد ہے۔ اُنہوں نے یہ کہا ہے: شیخین نے ولید بن کثیر اور محمد بن جعفر بن زبیران سب سے استدلال کیا ہے۔ اُنہوں نے یہ فرمایا ہے: جہاں تک محمد نامی راوی کا تعلق ہے تو اُس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ابواسامہ نے اسے محمد بن جعفر کے ساتھ ملایا ہے۔ پھر اُنہوں نے ایک مرتبہ اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اور ایک مرتبہ اُس کے حوالے سے کی ہے۔ امام بیہقی نے ''الخلافیات'' میں اس پر تعقب کرتے ہوئے یہ کہا ہے: محمد بن جعفر کے بارے میں ہمارے استادِ محترم کا یہ کہنا کہ اس سے استدلال نہیں کیا گیا' یہ اُن کی غلطی ہے' کیونکہ امام بخاری اور امام مسلم نے اس کی نقل کردہ حدیث کو اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے جو قلتین کے علاوہ ہے اور ان دونوں حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام حاکم کی مراد یہ تھی کہ صحیحین میں اس راوی سے استدلال نہیں کیا گیا تو یہ وہم ہے' کیونکہ شیخین نے اس راوی کی نقل کردہ حدیث سے استدلال کیا ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اور جمعہ کے دن روزے رکھنے کی ممانعت کے بارے میں ہے۔ امام بخاری نے اس راوی کے حوالے سے وہ حدیث نقل کی ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے شانِ نزول کے بارے میں ہے: ''الا انهم يثنون صدورهم''۔ امام مسلم نے اس کی نقل کردہ اُس حدیث کو نقل کیا ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ اس کے علاوہ اس کے حوالے سے وہ حدیث نقل کی ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے منقول ہے' تو اگر امام حاکم کی مراد یہ تھی کہ اس سے مطلق طور پر استدلال ہی نہیں کیا تو ایسا نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین' امام ابوزرعہ' امام ابوحاتم' ابن سعد اور امام ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ائمہ جیسے زہری' ابن جریج اور

امام اوزاعی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ میں نے امام حاکم کے علاوہ اور کسی کی اس کے بارے میں جرح نہیں دیکھی اور اگر یہ مراد لیا جائے کہ امام حاکم کی مراد یہ تھی کہ اُنہوں نے صحیحین میں اس سے استدلال نہیں کیا' تو پھر یہ تضعیف شمار نہیں ہوگی کیونکہ بہت سے ثقہ راویوں نے شیخین نے استدلال نہیں کیا' لیکن اُن کے بارے میں جرح کے حوالے سے کلام نہیں کیا گیا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۶۴۱ - محمد بن عبداللہ بن کریم انصاری:

اس نے ابراہیم بن محمد بن یحییٰ عدوی کے حوالے سے یہ مرسل حدیث نقل کی ہے:

ان امراة قالت یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر قال حجی عنه ولیست لاحد بعده۔

''ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد بوڑھے عمر رسیدہ شخص ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی طرف سے حج کرلو لیکن یہ اس کے بعد کسی اور کے لئے نہیں ہوگا''۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے اسماعیل بن ابواویس نے نقل کی ہے۔ ابن حزم نے اسے مجہول قرار دیا ہوئے اپنی کتاب ''المحلّی'' میں اس راوی کے بارے میں اور اس کے استاد ابراہیم بن محمد بن یحییٰ کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ دونوں مجہول ہیں اور یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ دونوں کون ہیں۔ امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں ابراہیم بن محمد بن یحییٰ عدوی کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے: یہ منکر ہے اور معروف نہیں ہے اور اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں وہ شخص منفرد ہے جو اس کی مانند ہے اور وہ محمد بن عبداللہ بن کریم ہے۔ امام ذہبی نے محمد بن عبداللہ کا ذکر اس کے مخصوص مقام پر نہیں کیا۔

۶۴۲ - محمد بن عبداللہ بن عبیداللہ بن باکو یہ شیرازی صوفی ابوعبداللہ:

عبدالغافر نے اس کا ذکر ''السیاق'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ اپنے وقت میں صوفیاء کا شیخ تھا اور اُن کے طریقے کا عالم تھا۔ یہ اُن کی حکایات اور اُن کے حالات کو جمع کرنے والا شخص تھا۔ آگے چل کے اُنہوں نے یہ کہا ہے: اس نے حدیث کا بھی سماع کیا تھا' تاہم ثقہ لوگوں نے اس کے حدیث کے سماع کے بارے میں توقف اختیار کیا ہے اور اُنہوں نے یہ چیز ذکر کی ہے: اس کے حوالے سے جو حکایات نقل کی گئی ہیں وہی بہتر ہیں۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: اس نے شیراز میں متنبّی سے ملاقات کی تھی اور اُس سے اس کا دیوان سنا تھا۔ اور پھر اس راوی سے متنبّی کا دیوان امام زین الاسلام نے اور دیگر ائمہ نے سنا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ اس کا انتقال ذی القعدہ کے مہینے میں 428 ہجری میں ہوا۔

۶۴۳ - محمد بن عبداللہ (د):

امام ابوداؤد نے اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے آداب کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت حماد بن خالد نے محمد بن عمرو انصاری کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ اس روایت میں اضطراب کا شکار ہوا ہے۔ حماد بن خالد یہ کہتے ہیں: یہ محمد بن عمرو کے حوالے سے روایت منقول ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' جبکہ عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس کے بارے میں یہ نزول کیا ہے کہ یہ محمد بن عمرو کے حوالے سے عبداللہ بن محمد سے منقول ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: میرے دادا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث روایت کی

ہے تو نہ تو محمد بن عبداللہ نے اور نہ ہی عبداللہ بن محمد نے حدیث روایت کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام ذہبی نے "میزان الاعتدال" میں عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن زید کا ذکر کیا ہے کہ اُنہوں نے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے اذان دینے سے متعلق حدیث ذکر کی ہے اور اُنہوں نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ اس راوی کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا نام محمد بن عبداللہ ہے اور یہ دونوں روایات امام ابوداؤد نے نقل کی ہیں۔ مزی کہتے ہیں: دوسرا قول ہی درست ہے۔

۶۴۴ - محمد بن عبداللہ مخزمی مکی:

ابن ماکولا کہتے ہیں: شاید یہ مخرمہ بن نوفل کی اولاد میں سے ہے۔ اس سے امام شافعی سے جبکہ اس سے عبدالعزیز بن محمد بن حسن بن زبالہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن صلاح نے علوم الحدیث کی 55 ویں قسم میں یہ بات بیان کی ہے: یہ راوی غیر مشہور ہے۔

۶۴۵ - محمد بن عبداللہ جہدی:

اس نے حماد بن خالد کے حوالے سے امام مالک سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے کتاب "العلل" میں مسند ابوبکر سے متعلق باب میں یہ بات نقل کی ہے کہ یہ راوی ضعیف ہے۔

۶۴۶ - محمد بن عبداللہ بن موذن:

یہ اہلِ رائے میں سے ایک تھا' یہ بغداد کا قاضی بنا تھا۔ امام احمد بن حنبل سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ ابن ابوداؤد کے ساتھ تھا۔

۶۴۷ - محمد بن عبداللہ ابوجعفر اسکاف:

یہ معتزلہ کے متکلمین میں سے ایک ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 240 ہجری میں ہوا۔

۶۴۸ - محمد بن عبداللہ بن محمد کلوذانی:

خطیب کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ اُنہوں نے "تاریخ بغداد" میں اسکے حالات مستقل طور پر نقل کیے ہیں اور یہ کہا ہے: بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ ابومفضل شیبانی ہے' اس راوی کا ذکر "میزان الاعتدال" میں بھی ہوا ہے۔

۶۴۹ - محمد بن عبدالرحمٰن بن سہم انطاکی (م):

اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان لکل دین خلقا وخلق هذا الدين الحياء۔

"ہر دین کا مخصوص اخلاق ہوتا ہے اور اس دین کا مخصوص اخلاق حیاء ہے"۔

ولید بن حسان رملی' عبداللہ بن محمد بغوی اور دیگر حضرات نے اس راوی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے "غرائب مالک" میں یہ بات بیان کی ہے: ابن سہم نامی راوی عیسیٰ کے حوالے سے امام مالک سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور اس بارے میں

اس کی متابعت نہیں کی گئی اور یہ روایت مستند بھی نہیں ہے۔

۶۵۰ - محمد بن عبدالرحمٰن بن عمیر:

اس نے اپنے والد' مالک اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔ خطیب بغدادی نے اسے اور اس کے والد کو مجہول قرار دیا ہے۔ مشہور یہ ہے کہ یہ محمد بن عبدالرحمٰن بن مجبر ہے جس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں بھی ہوا ہے۔

۶۵۱ - محمد بن علی بن احمد بن محمد بن عبداللہ بن احمد بن معتصم ہاشمی ابوالحسن:

اس نے ایک جھوٹی حدیث نقل کی ہے جس میں خرابی کی جڑ یہی ہے۔ یہ روایت ابوبکر محمد بن حسین نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں:

اذا رايتم النساء يجلسن على الكراسي ويقلن حدثنا واخبرنا فاحرقوهن في النار فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا كان آخر الزمان يجلس العلماء والفقهاء في البيوت وتظهر النساء ويقلن حدثنا واخبرنا فاذا رايتم شيئا من ذلك فاحرقوهن بالنار هذا حديث.

''جب تم خواتین کو دیکھو کہ وہ کرسیوں پر بیٹھ کر یہ کہتی پھرتی ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی فلاں نے اور ہمیں خبر دی فلاں نے' تو تم اُنہیں آگ میں جلا دو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب آخری زمانہ آئے گا تو علماء اور فقہاء گھر میں بیٹھ جائیں گے' عورتیں باہر نکل آئیں گی اور یہ کہتی پھریں گی: اُس نے ہمیں حدیث بیان کی اور اُس نے ہمیں خبر دی۔ تو جب تم اس طرح کی کوئی صورتِ حال دیکھو تو اُن خواتین کو آگ میں جلا دو''۔

یہ روایت منکر ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہے' صرف محمد بن علی بن احمد ہاشمی نامی راوی ثقہ نہیں ہے' جس کا ذکر ہو رہا ہے اور خرابی کی جڑ یہی شخص ہے۔ اُس نے یہ صحیح سند اس کے ساتھ ملا دی ہے۔ یہ روایت ابومنصور دیلمی نے ''مسند الفردوس'' میں ابن فنجویہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۶۵۲ - محمد بن عبدالملک بن زنجویہ ابوبکر بغدادی غزال (ع):

یہ امام احمد بن حنبل کا شاگرد ہے۔ اس نے یزید بن ہارون' امام عبدالرزاق اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے بہت سے سیرت نگاروں اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ حالت کے اعتبار سے مجہول ہے' میں نے اس کا ذکر نہیں پایا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابوالحسن پر حیرانگی ہوتی ہے کہ اُنہوں نے ابن ابوحاتم کی کتاب سے بہت زیادہ نقل کیا ہے تو ابن ابوحاتم نے اپنی کتاب میں اس راوی کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اس نے امام عبدالرزاق' حسن بن موسیٰ اشعب' جعفر بن عون' یزید بن ہارون' فریابی' عصام بن خالد' اسد بن موسیٰ اور طلق بن سمح کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ میرے والد نے اس سے سماع کیا ہے اور میں نے بھی اس سے سماع کیا ہے' یہ صدوق ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام نسائی نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ائمہ کی ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں' جن میں امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ' ابراہیم حربی' اسماعیل قاضی' امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبداللہ' ابویعلیٰ موصلی' ابن صاعد اور دیگر لوگ شامل ہیں۔ تو جس شخص کے حالات یہ ہوں تو اُس کی حالت مجہول کیسے ہوسکتی ہے۔ تاہم ابوالحسن کو اس کے بارے میں شاید یہ لگا کہ ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر نہیں کیا' یعنی اس کا اسم صفت بیان نہیں کیا جو غزال ہے۔ اُنہوں نے اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کردی ہے۔ پھر ''الکمال'' کے مصنف نے ان راویوں کے لئے دو الگ سے حالات تحریر کردیئے' ایک مرتبہ اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کردی اور ایک مرتبہ اس کا ذکر اس کے دادا کے ذکر کے بغیر کیا اور اس کا اسم صفت غزال نقل کردیا۔ تو یہ اُنہیں وہم کیا ہے۔ ابن عساکر نے ''اسماء شیوخ النبل'' میں اس کا ذکر درست طور پر کیا ہے' اُنہوں نے اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف بھی کی ہے اور اس کا اسم صفت غزال بھی ذکر کیا ہے اور امام نسائی کی اس کی توثیق بھی نقل کی ہے۔ مزی نے اپنی کتاب ''تہذیب الکمال'' میں اور امام ذہبی نے اُس کی مختصر میں اس کی پیروی کی ہے۔

۶۵۳ - محمد بن علی بن حسن بن ہارون ابوعبداللہ بجلی قیروانی:

اس نے مزنی سے ملاقات کی تھی اور ربیع بن سلیمان سے علم فقہ حاصل کیا ہے۔ ابوالعرب نے ''تاریخ افریقہ'' میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ امام شافعی کے مذہب کا عالم تھا اور بہت جلیل القدر فقیہ تھا۔ اس نے مزنی اور دیگر حضرات سے ملاقات کی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: خماش بن مروان اور محمد بن بسطام نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اس کا انتقال 315 ہجری میں ہوا۔ میں نے کتاب ''ریاض النفوس طبقات علماء القیروان'' میں جو ابوبکر عبداللہ بن محمد مالکی کی تصنیف ہے' اُس میں ابوعبداللہ بجلی کے بعض شاگردوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک دن ہم اُن کے سامنے پڑھ رہے تھے کہ اسی دوران اُنہیں اونگھ آ گئی' تو ہم خاموش ہوگئے تاکہ اُن کی آنکھ کھل جائے۔ جب وہ بیدار ہوئے تو اُنہوں نے کہا: میں نے ابھی ایک شخص کو دیکھا جو میرے اور تمہارے درمیان ٹھہرا ہوا تھا' اُس کا چہرہ انتہائی خوبصورت تھا' اُس کے کپڑے عمدہ تھے اور اُس کی خوشبو بہت بہترین تھی' اُس نے یہ شعر مجھے سنایا:

الا ذهب الوفاء فلا وفاء وباد اهليه وبقى العناء

واسلمنى الزمان الى رجال حيما تهرو موتهر سواء

اخلاء اذا استغنيت عنهم واعداء اذ نزل البلاء

۶۵۴ - محمد بن علی بن محمد بن احمد بن حبیب صفار ابوسعید:

یہ خشاب کے نام سے معروف ہے اور ابوسہل خشاب کا بھانجا ہے۔ عبدالغافر نے کتاب ''السیاق'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ ایک بزرگ ہے جو خواص سے حدیث کے حوالے سے مشہور ہے' اس نے شیخ عبدالرحمن سلمی کی خدمت کی تھی' پھر اُنہوں نے یہ بات کی: میں نے ایک ایسے شخص کو سنا جس پر میں اعتماد کرتا ہوں اور اُس کا ابوطاہر بن خزیمہ سے سماع ظاہر بھی ہوا کہ اُس نے شیخ الاسلام ابوسلیمان صابونی کی وفات کے بعد اور اُن کی زندگی میں بھی اس چیز کو ظاہر کیا۔ تو محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا اور محدثین اس سے راضی نہیں تھے' باقی اس کی حالت کے بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے۔ جہاں تک اس کے مخلطی' خفاف اور اُن کے طبقے کے افراد سے سماع کا تعلق ہے اور

اس کے آقا شیخ ابوعبدالرحمٰن کا تعلق ہے تو یہ تمام مستند ہیں' اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس راوی کا انتقال 456 ہجری میں ذی القعدہ کے مہینے میں ہوا اس کی پیدائش 381 ہجری میں ہوئی تھی۔

۶۵۵ - محمد بن علی نصیبی:

یہ عبدالعزیز کتانی کا استاد ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' البتہ یہ کسی چیز کا فہم نہیں رکھتا تھا۔ اس کا انتقال 427 ہجری میں شوال کے مہینے میں ہوا۔

۶۵۶ - محمد بن عمار بن محمد بن عمار بن یاسر:

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث نقل کی ہے جو مغرب کے بعد چھ رکعات ادا کرنے کی فضیلت کے بارے میں ہے۔ صالح بن معلیٰ سمان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب "العلل" میں اس کے مجہول ہونے اور اس کے باپ کے مجہول ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۶۵۷ - محمد بن عمر بن ایوب ابوبکر رملی:

یہ امام دارقطنی کا استاد ہے۔ اس نے محمد بن یعقوب تحطانی سے روایات نقل کی ہیں' جس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: میں اس کی حالت سے واقف نہیں ہوں۔

۶۵۸ - محمد بن عمر بن ابوسلمہ بن عبدالاسد:

اس نے اپنے والد اور اپنی دادی سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے ابوبکر نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ جہاں تک ابن حبان کا تعلق ہے تو اُنہوں نے اس کا ذکر کتاب "الثقات" میں کیا ہے' اُنہوں نے اس راوی کے حوالے سے اپنی صحیح میں ایک روایت بھی نقل کی ہے جو یعقوب بن محمد زہری نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے جو حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

كل مما يليك. "تم اپنے آگے سے کھاؤ"۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابوحمزہ نے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کرنے میں اس راوی کی متابعت کی ہے۔

۶۵۹ - محمد بن عمرو بن خلیل:

برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۶۶۰ - محمد بن عمرو بجلی:

اس کا ذکر "میزان الاعتدال" میں محمد بن سعید طبری کے حالات میں ہوا ہے۔

۶۶۱ - محمد بن فرخ بغدادی:

اس نے ابوحذیفہ اسحاق بن بشر بخاری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبدالرحیم بن عبداللہ سمنانی سے روایات

نقل کی ہیں۔ابن ماکولا نے ''الاکمال'' میں یہ بات بیان کی ہے: بغداد میں یہ معروف نہیں ہے' اس نے قیزوان میں حدیث بیان کی تھی اور اس کی نسبت محمد بن فرج ازرق کی طرف ہے' جو حدیث کو روایت کرنے والا مشہور شخص ہے اور محمد بن فرج مصری کی طرف ہے اور اس کی نسبت محمد بن فرح بن ہاشم سمرقندی کی طرف ہے اور محمد بن فرح غسانی بغدادی نحوی کی طرف ہے' ان دونوں کا ذکر حاء کے ساتھ ہے۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۶۶۲ - محمد بن کامل بن میمون زیات مصری:

اس نے عمرو بن ابوسلمہ اور زید بن حسن مصری کے حوالے سے جبکہ اس سے محمد بن اسماعیل بن اسحاق فارسی' محمد بن احمد بن علی مصری' ابوالحسن علی بن محمد بن احمد مصری اور احمد بن یحییٰ بن زکیر مصری نے روایات نقل کی ہیں۔امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔اُنہوں نے ''غرائب مالک'' میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لو ان رجلا صام نهاره وقام ليله حشره الله على نيته اما الى جنة واما الى نار.

''جو شخص (ساری زندگی) دن کے وقت نفلی روزہ رکھتا ہے' رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس کی نیت کے مطابق زندہ کرے گا' تو وہ یا تو جنت کی طرف جائے گا یا جہنم کی طرف جائے گا''۔

یہ روایت احمد بن یحییٰ بن زکیر نے نقل کی ہے۔امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ثابت نہیں ہے کیونکہ محمد بن کامل اور ابن زکیر یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔یہ روایت ابوالحسن مصری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر اس کی مانند کی ہے۔لیکن یہ دونوں روایات جھوٹی ہیں اور یہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ محمد بن کامل نامی راوی ضعیف ہے' کیونکہ اُس نے ایک مرتبہ اس روایت کو عمرو بن ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کیا' جو ایک ثقہ ہے اور ایک مرتبہ اسے زید بن حسن کے حوالے سے نقل کیا' جو ایک مجہول راوی ہے۔ایک مرتبہ اُس نے اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا اور ایک مرتبہ اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اضافہ کر دیا۔

۶۶۳ - محمد بن محمد بن یعقوب قحطانی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من صلى وحده ثم ادرك الجماعة اعاد الا الفجر والمغرب.

''جو شخص تنہا نماز ادا کر چکا ہو اور پھر وہ جماعت کو بھی پالے تو اُسے دوبارہ نماز ادا کر لینی چاہیے' البتہ فجر اور مغرب کا حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے محمد بن عمر بن ایوب رملی نے نقل کی ہے۔ابن قطان کہتے ہیں: یہ اور اس کا استاد ان دونوں کی حالت سے میں واقف نہیں ہوں اور یہ حدیث امام دارقطنی کی کتاب ''العلل'' میں منقول ہے۔

۶۶۴ - محمد بن مروان قطان:

برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ شیعہ کا بزرگ ہے اور رات کو لکڑیاں چنتا تھا' یہ کسی ثقہ راوی سے حدیث روایت نہیں کرتا' یہ متروک ہے۔

۶۶۵ - محمد بن مضر بن معن:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من کتب اربعین حدیثا الحدیث۔

''جو شخص چالیس احادیث نوٹ کرلے'' الحدیث۔

ابن جوزی نے اپنی کتاب ''العلل المتناہیہ'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ اور اس کا استاد دونوں معروف نہیں ہیں۔ امام ذہبی اس کا ذکر بوری کے حالات میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ان دونوں میں سے کسی ایک نے مذکورہ حدیث کو ایجاد کیا ہے۔

۶۶۶ - محمد بن مطلب:

میں نے ابن صیرفی کی تحریر میں اُن کے نقل کردہ ''الجرح والتعدیل'' کے نسخے میں یہ بات پڑھی ہے جو ابان بن بشیر کے حالات کے حاشیے میں ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: ابان بن بشیر سے محمد بن مطلب نے روایات نقل کی ہیں اور یہ مجہول ہے' جبکہ اس سے وہب بن بقیہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۶۷ - محمد بن مقاتل ابوبکر:

یہ محمد بن حسن کا شاگرد ہے یہ اپنی کنیت کے حوالے سے مشہور ہے' اس کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں آئے گا۔

۶۶۸ - محمد بن ابومقاتل:

اس نے امام مالک اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اوحی اللہ الی داود ان العبد من عبیدی لیاتینی بالحسنة فاحکمه الی جنتی الحدیث۔

''اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف یہ وحی کی کہ جب میرے بندوں میں سے کوئی بندہ ایک نیکی لے کر آتا ہے تو میں اُس کے بارے میں یہ حکم دیتا ہوں کہ اُسے میری جنت کی طرف لے جایا جائے''۔

یہ روایت اس راوی سے احمد بن محمد بن سلیمان بن فافا نے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ روایت جھوٹی ہے اور مستند نہیں ہے۔ ابن ابومقاتل نامی راوی مجہول ہے۔

۶۶۹ - محمد بن مکی بن سعید ابوجعفر فقیہ ساوی تاجر:

عبدالغافر نے ''السیاق'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ ایک نیک بزرگ ہے جو ساوہ سے تعلق رکھتا ہے' اس نے اصم کے بہت سے شاگردوں سے حدیث کا سماع کیا' اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ اپنے اعتقاد میں یہ کچھ چیزوں میں ظاہر کی طرف میلان رکھتا ہے

اور اسے تشبیہ کی طرف بھی منسوب کیا گیا ہے۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ یہ اس کی صراحت کرتا ہے تو اس کی حالت کے بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے۔

۶۷۰ - محمد بن موسیٰ بن فضالہ ابوعمر قرشی:

اس نے حسن بن فرج عرنی اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں۔ عبدالعزیز کتانی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ابوالحسین بن منادی یہ کہتے ہیں: اس کا انتقال جمعرات کے دن پانچ ربیع الثانی کو 362 ہجری میں ہوا۔

۶۷۱ - محمد بن موسیٰ بن ابونعیم واسطی (ق):

اس نے ابان بن یزید عطار اور سعید بن زید سے روایات نقل کی ہیں جو حماد بن زید کا بھائی ہے' اس کے علاوہ عثمان بن مخلد واسطی سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے امام ابوزرعہ' امام ابوحاتم' ابوبکر بزاز اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' میں نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ احمد بن سنان کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور صدوق ہے۔

۶۷۲ - محمد بن ہشام بن علی مروزی:

اس نے محمد بن حبیب جارودی کے حوالے سے ابن عیینہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ماء زمزم لما شرب له.

''آبِ زمزم پینے کا وہی فائدہ ہوتا ہے جس مقصد کے لئے اُسے پیا جائے''۔

ابن قطان کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام حاکم کا کلام اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ اسے ثقہ ہونے کے طور پر جانتے تھے' کیونکہ اُنہوں نے اس حدیث کے بعد یہ بات کہی ہے کہ یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔ اگر جارودی نامی راوی کی طرف سے سلامتی ہو تو یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اُن کے نزدیک اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں۔

۶۷۳ - محمد بن ہشام:

اس نے دبری سے جبکہ اس سے ابوسلیمان خطابی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۶۷۴ - محمد بن یحییٰ بن سہل بن ابوحثمہ انصاری اوسی ابوعبداللہ:

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے' اس کے علاوہ اپنے چچا ابوعفرہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابن اسحاق اور محمد بن صدقہ عدنی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۶۷۵ - محمد بن یحییٰ بن علی بن عبدالحمید بن عبید بن غسان بن یسار کنانی ابوغسان مدنی (خ):

یہ وہ شخص ہے جس نے زہری کے بھتیجے کے حوالے سے یہ مستند روایت نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اذا تغوط احدکم فلیمسح ثلاث مرات۔

''جب کوئی شخص پاخانہ کرے تو وہ تین دفعہ پونچھ لے''۔

ابن حزم کہتے ہیں: یہ راوی مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ یہ راوی ثقہ ہونے کے حوالے سے معروف ہے۔ امام نسائی یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔ ابن مفوز کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں میں سے ایک ہے۔

۶۷۶ - محمد بن یحییٰ بن ابوعمر عدنی:

یہ حافظ الحدیث ہے' اس نے ابن عیینہ اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے امام مسلم نے اپنی صحیح میں اور اُن کے علاوہ دیگر لوگوں نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ایک نیک شخص تھا' البتہ اس میں غفلت پائی جاتی تھی' میں نے اس کے پاس ایک موضوع حدیث بھی دیکھی ہے جسے اس نے ابن عیینہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' لیکن یہ راوی صدوق ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔ اس کا انتقال مکہ میں گیارہ ذوالحجہ میں 243 ہجری میں ہوا' یہ بات امام بخاری نے بیان کی ہے۔

۶۷۷ - محمد بن یحییٰ اسلمی حبیشی:

عبدالعزیز کتانی بیان کرتے ہیں: ایک قول کے مطابق یہ اعتزال کا نظریہ رکھتا تھا' یہ ایک سمجھدار بزرگ تھا۔ اس کے حوالے سے اس کے بیٹے ابوالقاسم علی بن محمد سمیاطی نے روایات نقل کی ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: میرے والد کا انتقال 402 ہجری میں ہوا۔

۶۷۸ - محمد بن یزید بن عبداللہ سلمی نیشاپوری:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

سیاتی من بعدی رجل یقال له النعمان بن ثابت یکنی ابا حنیفة لیحیی دین الله وسنتی علی یدیه.

''عنقریب میرے بعد ایک شخص آئے گا جس کا نام نعمان بن ثابت ہوگا اور اُس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی' تو اللہ کا دین اور میری سنت اُس کے ہاتھوں زندہ ہوں گے''۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت اس سند کے حوالے سے نوٹ نہیں کی ہے۔ یہ روایت جھوٹی ہے اور موضوع ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: محمد بن یزید نامی راوی متروک ہے۔ سلیمان بن قیس اور ابوالمعلی نامی راوی مجہول ہیں۔ ابان بن ابوعیاش نامی راوی پر جھوٹے ہونے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ اُنہوں نے یہ روایت محمد بن حامد بن محمد ابراہیم سلمی کے حالات میں نقل کی ہے جو محمد بن یزید کے حوالے سے منقول ہے۔ اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: اُس نے منکر احادیث نقل کی ہیں۔

۶۷۹ - مرازم بن حکیم ازدی:

اس کا ذکر اس کے بھائی حدید بن حکیم کے نام کے تحت ہو چکا ہے۔

۶۸۰ - مرداس بن محمد بن عبداللہ بن ابوبردہ:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من توضا وذكر اسم الله عليه۔

''جو شخص وضو کرے اور اس سے پہلے اللہ کا نام ذکر کرلے''۔

ابن قطان کہتے ہیں: مرداس نامی راوی کی شناخت نہیں ہوسکی ہے۔ یہ حدیث امام دارقطنی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۶۸۱ - مسعود بن سینہ بن حسین مسندی عماد الدین حنفی:

یہ مجہول ہے اور یہ پتا نہیں چل سکا کہ اس نے کس سے علم حاصل کیا ہے؟ اور اس سے کس نے علم حاصل کیا ہے؟ اس کے حوالے سے ایک مختصر منقول ہے جس کا نام اس نے ''التعلیم'' رکھا ہے' جس میں اس نے امام مالک اور امام شافعی کی طرف انتہائی قبیح جھوٹی باتیں منسوب کی ہیں' اس میں انبیاء کی تنقیص کی گئی ہے' اس میں اس نے یہ بات بیان کی ہے: امام شافعی کے حوالے سے کوئی ایسا مسئلہ معروف نہیں ہے جس میں اُنہوں نے اجتہاد کیا ہو اور نہ ہی کوئی ایسی نئی صورتِ حال میں حکم منقول ہے جس حکم کا اُنہوں نے استنباط کیا ہو' البتہ متعدد مسائل میں اُنہوں نے مختلف رائے اختیار کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ معظم بن عادل کے زمانے میں دمشق میں ہوتا تھا۔

۶۸۲ - مسعود بن محمد بن علی بن حسن بن علی ابوسعید جرجانی حنفی ادیب:

عبدالغافر کہتے ہیں: یہ فاضل' بڑا ادیب' فقیہ اور مناظر بزرگ تھا۔ اس نے ابوالعباس اصم کے حوالے سے متعدد احادیث نقل کی ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر لوگوں سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ ابوصالح کہتے ہیں: اس کا اصم سے روایت نقل کرنا' اس کے بارے میں کلام پایا جاتا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: میں نے ابومحمد بن بکر القطان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ابوسعید کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نیشاپور آیا تو اصم کا انتقال ہو چکا تھا تو باقی اللہ اُن سے حساب لے گا۔ ابوبکر محمد بن یحییٰ سجزی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ عبدالغافر کہتے ہیں: اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں اور یہ اہلِ عدل کا مذہب رکھتا تھا' اس کا انتقال ربیع الاوّل کے مہینے میں 416ہجری میں ہوا۔

۶۸۳ - مسکین ابوفاطمہ:

اس نے یمان بن یزید سے جبکہ اس سے عباس بن ولید نرسی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔

۶۸۴ - مسلم بن حارث تمیمی:

ایک قول کے مطابق اس کا نام حارث بن مسلم ہے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جبکہ اس سے عبدالرحمٰن بن حسان فلسطینی نے روایت نقل کی ہے۔ امام برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ مجہول ہے اور اس کے والد کے حوالے سے صرف اسی نے روایت نقل کی ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔ یہاں پر مقصود بیٹے کا ذکر کرنا ہے خواہ اُس کا نام مسلم ہو یا حارث ہو۔

۶۸۵ - مسلم بن سلام حنفی ابو عبد الملک (د ت س):

اس نے علی بن طلق سے جبکہ اس سے عیسیٰ بن حطان نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان بیان کرتے ہیں: یہ حالت کے اعتبار سے مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' اس کے حوالے سے اس کے بیٹے عبد الملک نے بھی روایات نقل کی ہیں۔

۶۸۶ - مسلم بن عقال' مسلم بن عمار' مسلم بن ہرمی' مسلم جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا غلام ہے:

ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں یہ بات بیان کی ہے: ان تمام حضرات نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' تاہم میں ان پر اعتماد نہیں کرتا اور ان کے ذریعے استدلال کرنا مجھے پسند نہیں ہے' کیونکہ ان کے اندر خراب مسلک پایا جاتا ہے۔

۶۸۷ - مشاش ابو ازہر سلمی بصری:

ایک قول کے مطابق واسطی اور ایک قول کے مطابق خراسانی۔ اس نے عطاء نے جبکہ اس سے شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔ شعبہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ جیسا کہ حاتم بن لیث جوہری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی نے اپنی جامع میں اس راوی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدم ضعفة اهله من جمع بلیل.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات اپنے اہلِ خانہ کے کمزور افراد کو پہلے ہی روانہ کروا دیا تھا''۔

اگر تو یہ روایت غلط ہے تو اس میں مشاش نامی راوی نے غلطی کی ہے کہ اُس نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کر دیئے ہیں کہ یہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے جب کہ ابن جریج اور دیگر راویوں نے یہ روایت عطاء کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے جبکہ اس راوی نے یہ روایت حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

۶۸۸ - مصرف بن عمرو بن کعب یامی (د):

اس نے اپنے والد کے حوالے سے ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے جو سر کے پچھلے حصے پر مسح کرنے کے بارے میں ہے اور کُلّی اور ناک میں پانی ڈالنے کے درمیان فصل کرنے کے بارے میں ہے' اس سے اس کے بیٹے طلحہ نے روایت نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: ان دونوں روایات کی علت یہ ہے کہ طلحہ کے والد مصرف بن عمرو کی حالت مجہول ہے۔

۶۸۹ - مصرف بن عمرو بن سری بن مصرف بن عمرو بن کعب (د):

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمرو بن کعب رضی اللہ

عنہ بیان کرتے ہیں:

رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح لحیتہ وقفاہ۔

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو داڑھی مبارک اور اپنی گدی پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

عبدالحق بیان کرتے ہیں: اس سند سے میں واقف نہیں ہوں' میں نے اسے اس لیے نوٹ کیا تھا' تا کہ اس کے بارے میں (اہلِ علم سے) دریافت کروں گا۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ سند مجہول اور قبیح ہے' مصرف بن عمرو بن سری اور اُس کا والد عمرو اور اُس کا دادا سری یہ تینوں معروف نہیں ہیں۔

۶۹۰ - مصعب بن خالد بن زید بن خالد جہنی:

یہ عبداللہ بن مصعب کا والد ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ مصعب بن منظور بن زید بن خالد ہے۔ اس کے حوالے سے اس کے بیٹے عبداللہ بن مصعب نے اس سند کے ساتھ تبوک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ روایت کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

اما بعد فان اصدق الحدیث کتاب اللہ واوثق العری کلمۃ التقوی وخیر الملل ملۃ ابراھیم وخیر السنن سنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم واحسن القصص ھذا القرآن وخیر الامور عزائمھا وشر الامور محدثاتھا۔

''امابعد! سب سے سچی بات اللہ کی بات ہے اور سب سے مضبوط رسّی تقویٰ کی بات ہے اور سب سے بہترین دین حضرت ابراہیم کا دین ہے اور سب سے بہترین سنت حضرت محمد کی سنت ہے اور سب سے بہترین قصے اس قرآن میں ہیں اور معاملات میں بہتر وہ ہے جن میں عظیمت ہو اور معاملات میں بدترین وہ ہیں جو نئے ایجاد شدہ ہوں''۔

بقیہ نامی راوی نے یہ طویل خطبہ روایت کیا ہے جو اُنہوں نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ حافظ ابن عساکر نے اس طویل روایت کو نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: عبداللہ بن مصعب اور اُس کا والد دونوں مجہول ہیں۔ ابن ذہبی نے ان دونوں کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ خطبہ منکر ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اُنہوں نے ان دونوں کا ذکر عبداللہ بن مصعب کے حالات میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: عبداللہ بن مصعب بن خالد' اُنہوں نے مصعب کا ذکر میم سے متعلق باب میں نہیں کیا۔ اس راوی کے حوالے سے ایک اور حدیث بھی منقول ہے جسے ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من قرا الکھف یوم الجمعۃ فھو معصوم الی ثمانیۃ ایام من کل فتنۃ تکون فان خرج الدجال عصم منہ۔

''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرتا ہے تو وہ اگلے آٹھ دن تک ہر طرح کی آزمائش سے محفوظ ہو جاتا ہے' اگر چہ اس دوران دجال بھی نکل آئے تو یہ اُس سے بھی محفوظ رہے گا''۔

امام مزی نے ''التہذیب الکمال'' میں سعید بن محمد جرمی کے مشائخ کے حالات میں اس کی نسبت اسی طرح ذکر کی ہے اور ابو ذویب

عبداللہ بن مصعب بن منظور بن زید بن خالد جہنی کے حالات میں اسی طرح نقل کی ہے۔

۶۹۱ - معان ابوعبداللہ:

اس کا کوئی اسم منسوب ذکر نہیں کیا۔ یزید بن ہارون نے اس سے روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں: ایک شخص نے مجھے حسن بصری کا یہ بیان بتایا کہ ایک مرتبہ ہم ایک صحابی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ اُن صحابی سے یہ کہا گیا: آپ اپنے گھر پہنچیں کیونکہ آپ کا گھر جل گیا ہے تو اُنہوں نے فرمایا: میرا گھر نہیں جلا۔ حافظ سعدالدین حارثی نے یزید بن ہارون کی ''عوالی'' میں یہ بات نقل کی ہے: معان نامی راوی سے میں واقف نہیں ہوں۔

۶۹۲ - معاویہ بن یحییٰ:

اس کے حوالے سے امام ابن ابوحاتم کی کتاب ''العلل'' میں ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے' آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

رب صائم حظه من صيامه الجوع ورب قائم حظه من قيامه السهر.

''کچھ روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جن کا روزے میں سے حصہ صرف بھوک ہوتی ہے اور کچھ نوافل ادا کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جن کا نوافل کی ادائیگی میں سے حصہ رات کو جاگنا ہوتا ہے''۔

ابن ابوحاتم بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: معاویہ نامی یہ راوی کون ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اس کا پتا نہیں چل سکا' البتہ اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ یہ معاویہ بن یحییٰ ابومطیع طرابلسی دمشقی ہے۔ کیونکہ اس نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت نقل کی ہے جیسا کہ مزی نے ''تہذیب الکمال'' میں ذکر کیا ہے جبکہ اس کے حوالے سے بقیہ نے روایت نقل کی ہے۔ بقیہ کی اس کے حوالے سے نقل کردہ روایت ''سنن ابن ماجہ'' میں منقول ہے اور معاویہ نامی اس راوی کو جمہور نے ثقہ قرار دیا ہے' اس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں بھی ہوا ہے۔ میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے کیونکہ امام ابوحاتم نے یہ فرمایا ہے کہ اس کے بارے میں پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے' حالانکہ امام ابوحاتم نے معاویہ بن یحییٰ ابومطیع کے بارے میں یہ کہا ہے کہ یہ صدوق اور مستقیم الحدیث ہے اور اُنہوں نے معاویہ بن یحییٰ صدفی ابو روح دمشقی کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ضعیف الحدیث ہے' اس کی حدیث میں منکر ہونا پایا تا ہے' لیکن وہ معاویہ بن یحییٰ نامی راوی سے واقف نہیں تھے جس کے حالات یہاں ذکر ہو رہے ہیں۔ تو اُن کے نزدیک یہ راوی اُن دونوں کے علاوہ کوئی اور شخص ہے' تو اسی وجہ سے میں نے اس کا ذکر یہاں کیا ہے۔ جہاں تک ابن ابوحاتم کا اپنی کتاب ''العلل'' میں یہ کہنے کا تعلق ہے کہ اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے' تو اُن کی مراد یہ ہے کہ اس سند کے ساتھ منکر ہے' ورنہ اس روایت کو امام نسائی نے اپنی ''سنن کبریٰ'' میں' اس کے علاوہ امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے ''مستدرک'' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

۶۹۳ - معروف:

اس کا کوئی اسم منسوب نہیں ہے۔ اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

اوصانی خلیلی بثلاث الحدیث.

''میرے خلیل نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی'' الحدیث۔

یہ روایت محمد بن واسع نے اس راوی سے نقل کی ہے اور اس راوی کے حوالے سے صرف ابن واسع نے ہی روایت نقل کی ہے' یہ بات امام طبرانی نے ''المعجم الصغیر'' میں بیان کی ہے۔

۶۹۴ - معلّٰی بن اسماعیل حمصی:

اس نے نافع اور ابن زبیر سے جبکہ اس سے ارطاۃ بن منذر نے روایات نقل کی ہیں' اُن کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی' یہ بات ابوحاتم رازی نے بیان کی ہے اور یہ کہا ہے: اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ صالح الحدیث ہے۔ ابن حبان نے اس راوی کے حوالے سے اپنی صحیح میں حدیث نقل کی ہے۔

۶۹۵ - مغیرہ بن ابوبردۃ (ع):

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

هو الطهور ماؤه الحل میتته. ''اس کا پانی طہارت دینے والا ہوتا ہے اور اس کا مردار حلال ہے''۔

یہ روایت اس راوی سے سعید بن سلمہ مخزومی نے نقل کی ہے۔ شیخ تقی الدین نے ''الامام'' اور ''شرح المام'' میں یہ بات بیان کی ہے: وہ تمام چیزیں جن کی بنیاد پر اس حدیث کو معلل قرار دیا جاتا ہے جن میں سعید بن سلمہ اور مغیرہ بن ابوبردہ کے مجہول ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے' تو پھر مغیرہ کے بارے میں یہ جواب دیا ہے کہ اس کے حوالے سے تین لوگوں نے روایات نقل کی ہیں: سعید بن سلمہ' یحییٰ بن سعید اور یزید بن یحییٰ قرشی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام نسائی نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے اور ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۶۹۶ - مغیرہ بن سبیع (ت س ق):

اس نے عبداللہ بن بریدہ سے روایات نقل کی ہیں۔ بزار کہتے ہیں: یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ ابوالتیاح کے علاوہ کسی اور نے اس سے روایت نقل کی ہو۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کے حوالے سے ابوفروہ ہمدانی اور ابوسنان شیبانی مکی نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۶۹۷ - مغیرہ بن فروہ (د):

ایک قول کے مطابق اس کا نام فروہ بن مغیرہ ہے' اس نے اور یزید بن ابومالک نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ

بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے لوگوں کو اُس طرح وضو کر کے دکھایا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے۔ ابن قطان بیان کرتے ہیں: اس کے راویوں میں سے ایک راوی کی حالت کا پتا نہیں چل سکا اور دوسرے راوی کا اُس سے سماع معروف نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) جس کی حالت کا پتا نہیں چل سکا اُس کے ذریعے اُن کی مراد مغیرہ نامی راوی اور یزید کا اس روایت کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرنا' یہ مرسل روایت ہے۔ امام ابوحاتم اور دیگر حضرات نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے' تو اس سے یہ بات متعین ہو جائے گی کہ اُنہوں نے مجہول کے ذریعے مغیرہ مراد لیا ہے' لیکن یہ حالت کے اعتبار سے مجہول نہیں ہے کیونکہ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے' اس راوی کے حوالے سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۹۸ - مقدام رہاوی:

اس نے حضرت ابوالدرداء' حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت حارث بن معاویہ رضی اللہ عنہم سے جبکہ اس سے حسن بصری نے روایات نقل کی ہے۔ امام بزار کہتے ہیں: حسن بصری کے علاوہ اور ایسے کسی شخص کا پتا نہیں چل سکا کہ جس نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہو۔ اسی طرح امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابن ابوحاتم نے ''الجرح والتعدیل'' میں اس سے روایت کرنے میں صرف حسن بصری کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹ - منصور بن معتمر سلمی کوفی:

اس کی کنیت ابوعتاب ہے اور یہ ثقہ آئمہ میں سے ایک ہے۔ عجلی کہتے ہیں: یہ کوفی ہے' ثقہ ہے اور حدیث میں ثبت ہے۔ یہ اہلِ کوفہ کا سب سے زیادہ ثبت شخص ہے' یہاں تک کہ اُنہوں نے یہ کہا: اس میں تھوڑا سا تشیع پایا جاتا ہے لیکن یہ غالی نہیں تھا۔ یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی اور امام ابوحاتم اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے' کیونکہ اس پر تشیع کا الزام ہے۔

۷۰۰ - مہاجر بن عکرمہ بن عبدالرحمٰن مخزومی (د ت س):

اس کے حوالے سے محدثین نے خانۂ کعبہ کی زیارت کے وقت رفع یدین کرنے کے بارے میں حدیث نقل کی ہے۔ خطابی نے ائمہ کی ایک جماعت کے حوالے سے اس کا مجہول ہونا بیان کیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔ اس کے حوالے سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۰۱ - مہاجر:

اس کا اسم منسوب ذکر نہیں ہوا۔ اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے کہ اُنہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا:

ان صلی الظهر حین تزول الشمس الحدیث۔ ''تم ظہر کی نماز اُس وقت ادا کرو جب سورج ڈھل جائے''۔

یہ روایت موقوف ہے جسے اس سے محمد بن سیرین نے روایت کیا ہے۔ حافظ سعدالدین حارثی نے یزید کے بن ہارون کے ''عوالی'' میں یہ بات بیان کی ہے: میں اس کی حالت سے واقف نہیں ہوں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: مجھے نہیں پتا چل سکا کہ یہ کون ہے اور یہ کس کا بیٹا ہے۔تو مجہول ہونا باقی رہے گا۔

۷۰۲ - مہدی بن عیسیٰ ابوالحسن واسطی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الهرة لا تقطع الصلاة.

''بلی (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز کو منقطع نہیں کرتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے اپنی ''مسند'' میں مہدی بن عیسیٰ واسطی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ابن قطان بیان کرتے ہیں: مہدی نامی اس راوی کا ابن ابوحاتم نے نہ تو جرح کے حوالے سے ذکر کیا ہے اور نہ ہی تعدیل کے حوالے سے کیا ہے۔تو اُن کے نزدیک یہ حالت کے اعتبار سے مجہول ہوگا۔ اُنہوں نے یہ فرمایا ہے: اُن کے والد اور امام ابوزرعہ کا اس سے روایت کرنا اس کے حق میں یہ فیصلہ نہیں دلواتا کہ اس کی حالت اچھی ہے۔ہم نے مزید اُس چیز کا اضافہ کیا ہے جو اُس شخص کے حوالے سے ہے جس کو کہا نہیں جاسکتا۔

۷۰۳ - موسیٰ بن ادریس:

اس نے اپنی سند کے ساتھ ایک جھوٹی حدیث نقل کی ہے جو ''السابق واللاحق'' کے چھٹے جزء میں منقول ہے۔امام ذہبی نے اس راوی کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں محمد بن عمرو حوضی کے حالات میں کیا ہے' جس نے اس سے حدیث روایت کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ اس جیسے شخص کو معروف قرار نہیں دیا جاسکتا اور وہ موسیٰ بن ادریس ہے۔

۷۰۴ - موسیٰ بن ابواسحاق انصاری:

اس نے اپنی سند کے ساتھ ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے:

انه نهى ان يستنجي احد بعظم او روثة او جلد.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص ہڈی یا مینگنی یا چمڑے کے ذریعے استنجاء کرے''۔

عمرو بن حارث نے اس راوی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ابن قطان کہتے ہیں: اس روایت کی علت یہ ہے کہ موسیٰ بن ابو اسحاق کی حالت کے بارے میں ناواقفیت پائی جاتی ہے۔

۷۰۵ - موسیٰ بن بردان (م دس):

ایک قول کے مطابق اس کا نام موسیٰ بن بروان ہے۔ایک قول کے مطابق موسیٰ بن فروان ہے۔اس نے طلحہ بن کریز کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ سند مجہول ہے' اسے لوگوں نے حاصل کیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) موسیٰ نامی راوی ثقہ ہے' امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ

قرار دیا ہے۔

۷۰۶ - موسیٰ بن سہل راسبی:

اس کے حوالے سے ''تاریخ بغداد'' میں اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ایک مرفوع حدیث منقول ہے:

من احبنی فلیحب علیا ومن ابغض علیا فقد ابغض اللّٰہ الحدیث۔

''جو شخص مجھ سے محبت رکھنی چاہیے اُسے علی سے بھی محبت رکھنی چاہیے اور جو شخص علی سے بغض رکھتا ہے' وہ گویا اللہ سے بغض رکھتا ہے'' الحدیث۔

اس روایت کو دعبل بن علی جو شاعر ہے' اُس نے اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ روایت موضوع ہے اور میرے نزدیک اس کا سار املبہ اسماعیل بن علی اور موسیٰ بن سہل پر ہوگا' جو مجہول راویوں میں سے ایک ہیں۔

۷۰۷ - موسیٰ بن معاذ:

اس نے عمر بن یحییٰ بن عمر بن ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کے حوالے سے جبکہ اس سے احمد بن صالح مکی اور یحییٰ بن عبدالعزیز نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اس کے حوالے سے ''غرائبِ مالک'' میں ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

عرض رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الخیل ذات یوم وعندہ عیینۃ بن بدر الفزاری فقال وفیہ فمن الذین یحملون اسیافھم علی اکتافھم ورماحھم علی مناسج خیولھم فقال اولئک یا رسول اللّٰہ قوم من اھل نجد من قیس فقال کذبت اولئک اھل الیمن والایمان۔

''ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھوڑا پیش کیا گیا' اُس وقت آپ کے پاس عیینہ بن بدر فزاری موجود تھا تو اُس نے کہا: اس کے بارے میں ہے کہ وہ لوگ کون ہیں جو اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر رکھتے ہیں اور اپنے نیزے اپنے گھوڑوں کے مناسج (گردن کی جڑ سے مونڈھوں تک اٹھی ہوئی جگہ) میں رکھتے ہیں' تو عیینہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اہلِ نجد سے تعلق رکھنے والا اور قیس قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک گروہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے' یہ اہلِ یمن اور اہلِ ایمان ہیں''۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ روایت اس سند کے اعتبار سے منکر ہے اور احمد بن صالح ضعیف ہیں اور اس سے اوپر کے لوگ بھی ضعیف ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) معروف یہ ہے کہ یہ متن عمرو نامی کے حوالے سے اس راوی سے منقول ہے جیسا کہ امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں اسے عبدالرحمٰن بن عابد ازدی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ روایت منکر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث کے الفاظ میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

۷۰۸ - موسیٰ بن نصر ابوعاصم حنفی:

اس نے عبدہ بن سلیمان کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتوضا برطلین۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رطل پانی کے ذریعے وضو کرلیا کرتے تھے''۔

محمد بن غالب نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے یہ روایت اپنی ''سنن'' میں اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: موسیٰ بن نصر نامی راوی اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور یہ ضعیف الحدیث ہے۔ اُنہوں نے اس حدیث کا اپنی کتاب ''العلل'' میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ راوی حافظ الحدیث بھی نہیں ہے اور قوی بھی نہیں ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت متن اور سند دونوں کے حوالے سے محفوظ نہیں ہے۔ اُنہوں نے یہ کہا ہے: موسیٰ بن نصر نامی یہ راوی ضعیف ہے اور قوی نہیں ہے۔ ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' کے چوتھے طبقے میں یہ بات بیان کی ہے: موسیٰ بن نصر رازی جو اہلِ رائی کے اصحاب میں سے ہیں اور اُن کے عقلمند ترین لوگوں میں سے ہے' یہ حدیث میں صدوق ہے' اس نے جریر بن عبدالحمید سے روایت نقل کی ہے۔ ہمارے اصحاب میں سے بعض حضرات نے ہمیں اس کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں۔ اس کا انتقال 263 ہجری میں ہوا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ موسیٰ بن نصر ثقفی کے علاوہ کوئی شخص ہے جس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں ہوا ہے۔ تو یہ مقدم ہوگا کیونکہ اس نے حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں اور اس نے سمرقند میں رہائش اختیار کی تھی۔

۷۰۹ - موسیٰ بن مناح:

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انها كانت تقول قبض رسول الله صلی الله عليه وسلم فارتدت العرب واشراب النفاق الحديث۔

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو کچھ عرب مرتد ہو گئے اور منافقت عام ہوگئی'' الحدیث۔

یہ روایت موقوف ہے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے مناقب کے بارے میں ہے۔ حافظ سعد الدین حارثی نے یزید بن ہارون کے ''عوالی'' میں یہ بات بیان کی ہے: ابن مناح نامی راوی کی حالت سے میں واقف نہیں ہوں' اُنہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ روایت عبدالعزیز بن عبداللہ کی نقل کردہ حدیث کے طور پر معروف ہے' جسے اُنہوں نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور اس کی سند میں مناح نامی یہ راوی شامل نہیں ہے۔ ابن ابوحاتم نے اپنی کتاب ''الجرح والتعدیل'' میں موسیٰ بن مناح نامی راوی کا ذکر کیا ہے اور اُنہوں نے اس کی سند میں مزید کوئی اضافہ نہیں کیا اور اس کی نقل کردہ روایت قاسم کے حوالے سے ہے جبکہ عبدالواحد نے اس راوی سے روایت نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں نے شیخ ابومحمد یربوع کی کتاب میں یہ بات پائی ہے کہ اُنہوں نے یہ فرمایا ہے: ابوعلی غسانی نے مجھ سے کہا: جو موسیٰ بن عمران بن مناح ہے۔ امام دارقطنی نے اپنی کتاب ''العلل'' میں اس کا ذکر اسی لیے کیا ہے' اُنہوں نے اس کے حوالے سے منقول ایک حدیث کو صحیح قرار دیا ہے جو روایت اسماعیل بن اسد نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ

عنہ سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی ضرورت پیش ہوتی تھی تو آپ اعلان کرواتے تھے۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ بعض حضرات نے اس راوی کو ثقہ قرار دیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اس حدیث کا مرفوع ہونا زیادہ مستند ہے۔ ابن ماکولا نے بھی اس کا ذکر ''الاکمال'' میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: جہاں تک مناح کا تعلق ہے تو یہ موسیٰ بن عمران بن مناح مدینی ہے' جس نے ابان بن عثمان اور قاسم بن محمد سے روایات نقل کی ہیں۔ اسماعیل بن علیہ اور عبدالواحد بن ابوعون نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۱۰ - موسیٰ بن ہلال:

برقانی نے امام دارقطنی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ مجہول ہے۔

۷۱۱ - میسرہ:

عبداللہ بن احمد نے اپنی کتاب ''العلل'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ میسرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ تم لوگ جادو کرو خواہ پانی کے ایک گھونٹ پر کرو۔ سفیان کہتے ہیں: میں نے مسعر سے کہا: اے ابوسلمہ! میسرہ نامی راوی کون ہے؟ تو وہ خاموش رہے' پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی: شاید یہ وہ شخص ہے جس کے بارے میں شاعر نے یہ کہا ہے:

" اذا ما قطعنا من قريش قرابة فای قسی تحفز النبل ميسرا "

عبداللہ بیان کرتے ہیں: میرے والد سے زیاد بن فیاض کے حوالے سے میسرہ کی نقل کردہ اس روایت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ تو اُن سے کہا گیا کہ یہ علی کا وہ شاگرد ہے جس کے حوالے سے عطاء بن سائب نے میسرہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُن کی بات یہاں تک ختم ہوئی۔

﴿حرف نون﴾

۷۱۲ - نابل:

یہ عباء والا شخص ہے اور ایک قول کے مطابق شمال والا شخص ہے جو شملہ کی جمع ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے بکیر بن اشج اور صالح بن عبید نے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے دریافت کیا: عباء والا شخص نابل جس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' کیا وہ ثقہ ہے؟ تو اُنہوں نے اشارہ کیا کہ نہیں!

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے' کئی لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ایک مرتبہ امام نسائی نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے' اور ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ مشہور نہیں ہے۔

۷۱۳ - نبیہ بن وہب (م ع):

امام طبرانی نے ''معجم الاوسط'' میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے محمد بن حنفیہ کے حوالے سے اُن کے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حد فی الخمر ثمانین۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کی حد میں اسی (کوڑے) لگوائے تھے''۔

ابن حزم نے اپنی کتاب ''الایصال'' میں یہ بات بیان کی ہے: نبیہ بن وہب نامی راوی کے بارے میں پتا نہیں ہے کہ یہ کون ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام نسائی' محمد بن سعد اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے۔ ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ''المجتبیٰ'' کے ذیل کے بعض نسخے میں یہ بات منقول ہے کہ اس کا نام یزید بن وہب ہے' حالانکہ یہ تصحیف ہے' اس کا نام نبیہ ہے۔

۷۱۴ - نجی بن عبید:

امام بخاری نے اس کا ذکر اپنی ''تاریخ'' میں کیا ہے۔

امام ابوحاتم رازی بیان کرتے ہیں: میں نجی بن عبید سے واقف نہیں ہوں' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ یحییٰ بن عبید بہرانی ہے۔ امام دارقطنی نے اس کا ذکر ''المؤتلف والمختلف'' میں نجی کے باب میں کیا ہے جیسا کہ امام بخاری نے کیا ہے۔ اور اُن کے صحیح کے ایک

نسخے میں بھی اسی طرح منقول ہے جس میں اسے دال کے ساتھ بدل دیا گیا ہے تو شاید یہ اسی طرح روایت ہوا ہو اور نسخہ نقل کرنے والے نے اس کی تصحیف کر دی ہو۔ ابن ماکولا نے نجی بن عبید کا ذکر نہیں کیا۔

۷۱۵ - نصر:

اس کا کوئی اسم منسوب نہیں ہے۔ یہ سعید بن بشیر کا شاگرد ہے۔ اس نے یسار بن ابوسیف کے حوالے سے حیض کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اس کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کیا ہوگی۔ سعید بن بشیر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوبکر بن خزیمہ کہتے ہیں: سعید کا شاگرد نصر اور سعید بن بشیر اور اس سے اوپر کے تمام راویوں کے بارے میں غور و فکر کی گنجائش ہے دیگر لوگ ان سے زیادہ ثقہ ہے۔

۷۱۶ - نصرویہ بن نصر بن حرم فقیہ ختلی ابو مالک بلخی:

یہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے ہے۔ عبدالغافر نے کتاب ''السیاق'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ 412 ہجری میں نیشاپور حج کرنے کے لئے آیا تھا تو اہلِ شہر نے اس سے سماع کیا تھا' جو اس سے روانگی کے وقت بھی ہوا اور اس کی واپسی کے وقت بھی ہوا۔ لوگوں نے اس سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔ اس نے ابوالحسین احمد بن ابراہیم بن ہارون علوی عباسی سے روایات نقل کی ہیں جو حضرت علی بن ابوطالب کے صاحبزادے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں' اس کے علاوہ ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد خزاعی اور ابومحمد بن طاہر بن محمد فقیہ اور دیگر حضرات سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ حسکانی کہتے ہیں: اس کے پاس ابوہدبہ اور دینار بن عبداللہ کا نسخہ تھا اور منکر اور غریب روایات تھی۔ ابوالقاسم عبداللہ بن ابومحمد قرشی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ حسکانی ہے' جس کا ذکر پہلے ہوا ہے۔

۷۱۷ - نضر بن شفی:

اس نے ابواسماء رحبی کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

لا یمس القرآن الا الطاهر والعمرة خير من الدنيا وما فيها وهي الحج الاصغر.

''قرآن کو صرف پاک شخص چھوئے اور عمرہ دنیا اور اُس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے اور یہ حجِ اصغر ہے''۔

''میزان الاعتدال'' کے مصنف نے یہ روایت خصیب بن جحدر کے حالات میں نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ یہ خصیب کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک ہے' اس نے نضر بن شفی سے روایت نقل کی ہے اور یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے' اُس نے ابواسماء سے روایت نقل کی ہے۔ پھر اُنہوں نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ یہ روایت خصیب کے حوالے سے مسعدہ بن یسع نے نقل کیا ہے اور وہ متروک ہے۔ امام ذہبی نے نضر نامی اس راوی کا ذکر اس سے متعلق مخصوص باب میں نہیں کیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) رافعی نے اپنی ''امالی'' میں تیسری مجلس میں خصیب کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان ارفعكم درجة في الجنة اشدكم رحمة للناس.

''جنت میں تم میں سے سب سے بلند درجہ اُس شخص کا ہوگا جو لوگوں میں سب سے زیادہ رحم دل ہوگا''۔

اُنہوں نے اس کی سند میں ضعیف راویوں کی ایک جماعت کو اکٹھا کر دیا ہے کیونکہ یہ روایت خالد بن ہیاج بن بسطام کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے حسن بن دینار کے حوالے سے خصیب بن جحدر سے منقول ہے اور یہ تمام راوی ضعیف ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کے ترجمہ کی نسبت نصر بن شفی کی طرف ہے جو صاد کے ساتھ ہے۔ امام بخاری نے اس کا ذکر ''تاریخ'' میں کیا ہے اور ابن ابوحاتم نے ''الجرح والتعدیل'' میں کیا ہے۔ امام بخاری نے اس راوی کے حوالے سے اپنی ''تاریخ'' میں ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عتبہ بن عبدالسلمی کے حوالے سے نقل کی ہے جس میں گھوڑوں کی دُمیں اور اُن کی پیشانیاں کھینچنے اور اُن کے اعراف کے بارے میں منع کیا گیا ہے۔ امام بخاری ابن ابوحاتم اور ابن شفی نے اس کی نسبت اسی طرح بیان کی ہے۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی سند کے ساتھ ذکر کی ہے جس میں اس کے والد کا ذکر نہیں ہوا۔ مزی نے اس کے والد کا نام عبدالرحمٰن ذکر کیا ہے۔

۷۱۸ - نعمان بن ابوعیاش زرقی انصاری (خ م س ت):

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت اور دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن عجلان نے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یحییٰ بن معین اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں جن میں ابوحازم یحییٰ بن سعید انصاری اور دیگر لوگ شامل ہیں۔ شیخین نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۷۱۹ - نملہ بن ابونملہ (د):

اس نے اپنے والد سے جبکہ زہری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ حالت کے اعتبار سے مجہول ہے اور یہ معروف نہیں ہے۔ ابن شہاب کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں جن میں زہری عاصم بن عمر بن قتادہ اور دیگر لوگ شامل ہیں۔

حرف ہاء

۷۲۰ - ہارون بن محمد:

اس نے اپنی سند کے ساتھ مرغ کی فضیلت کے بارے میں روایت نقل کی ہے' جس کا ذکر جابر نامی راوی کے حالات میں ہو چکا ہے۔ یہ روایت منکر ہے' مجھے نہیں معلوم کہ اس میں خرابی کی جڑ یہ راوی ہے یا جابر نامی راوی ہے۔

۷۲۱ - ہذیل بن ابراہیم حمامی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

طلب العلم فريضة على كل مسلم.

''علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اپنی ''معجم الکبیر'' میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب ''العلل المتناہیہ'' میں یہ بات نقل کی ہے: ہذیل نامی راوی غیر معروف ہے اور اس راوی کو اُس کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیا۔

۷۲۲ - ہزہاز بن میزن:

خطیب نے ''الکفایہ'' میں یہ بات بیان کی ہے: امام شعبی کے علاوہ اور کوئی ایسا راوی معلوم نہیں ہے۔ جس نے اس سے روایت نقل کی ہو۔ ابن صلاح نے اُن پر اعتراض کرتے ہوئے یہ کہا ہے: اس راوی کے حوالے سے سفیان ثوری نے بھی روایت نقل کی ہے۔

۷۲۳ - ہشام بن احمر:

اس نے ابوالحسن موسیٰ بن جعفر (یعنی امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ) سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے علی بن بجرہ نے روایت نقل کی ہے۔ امام دار قطنی ''المؤتلف والمختلف'' میں کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا۔

۷۲۴ - ہصان بن کاہل (س ق) ایک قول کے مطابق ہصان بن کاہن عدوی:

اس نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ حضرت ابوموسیٰ اشعری اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔ حمید بن ہلال عدوی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ نے اور امام نسائی نے ''عمل اليوم والليلة'' میں اس راوی کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

ما من نفس تموت وهي تشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله يرجع ذلك الى قلب موقن الا غفر الله لها.

''جو بھی شخص اس عالم میں مرے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں' تو وہ یقین رکھنے والے قلب کے ساتھ واپس جائے' تو اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دے گا''۔

اس راوی کے بارے میں علی بن مدینی نے یہ کہا ہے: یہ ایک مجہول شخص ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس کے نسب میں محدثین نے اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات نے اس کا نام ہصان بن کاہل اور بعض نے ہصان بن کاہن بیان کیا ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ بات روایت کی گئی ہے کہ یہ زمانۂ جاہلیت میں کاہن تھا' جبکہ بعض حضرات نے اس کا نسب بیان کیا ہے۔ امام بخاری نے ''تاریخ الکبیر'' میں اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: یہ روایت ہصان بن کاہن یا کاہن بن ہصان سے منقول ہے۔ امام حاکم نے ''مستدرک'' میں کتاب کے آغاز میں اس حدیث کے بعد یہ روایت نقل کی ہے کہ اس سے حدیث روایت کرنے میں حمید بن ہلال عدوی نامی راوی ہی معروف ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر کیا ہے کہ اس نے قرہ بن خالد سے روایت نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں نے وہ چیز نہیں دیکھی جسے اس نے ابن ابوحاتم کے حوالے سے کتاب ''الجرح والتعدیل'' میں یا ''العلل'' میں نقل کیا ہے' تاہم ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اسود بن عبدالرحمٰن عدوی نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔ حافظ ابوالحجاج مزی نے ''تہذیب الکمال'' میں اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۷۲۵ - ہیثم بن حنش:

خطیب نے ''الکفایہ'' میں یہ بات بیان کی ہے: ابواسحاق سبیعی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

﴿حرف واوٴ﴾

۷۲۶ - والان بن بیہس:

ایک قول کے مطابق یہ والان بن فرقد عدوی ہے۔ اس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کے بارے میں حدیث نقل کی ہے۔ براء بن نوفل نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ''العلل'' میں یہ بات بیان کی ہے: والان نامی راوی صرف اس حدیث کے حوالے سے مشہور ہے اور یہ حدیث ثابت کے حوالے سے منقول ہے جیسا کہ اُنہوں نے بیان کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ بصری ہے اور ثقہ ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' اُنہوں نے اپنی صحیح میں اس راوی کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے اور اس سے استدلال کیا ہے۔

۷۲۷ - وبرہ کلبی:

اس کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے کہ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے شراب نوشی کی وجہ سے اسّی کوڑے لگوائے تھے۔ ابن حزم نے اپنی کتاب ''الایصال'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ مجہول ہے۔

۷۲۸ - ولید بن ابوالنجم:

ابونعیم اصبہانی نے اپنی ''قربان المتقین'' میں سفیان ثوری کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من صلی اربع رکعات فی یوم جمعة فی دهره مرة واحدة یقرا بفاتحة الکتاب عشر مرات وقال اعوذ برب الناس عشر مرات وقل اعوذ برب الفلق عشر مرات وقل هو اللّٰه احد عشر مرات وقل یا ایها الکافرون عشر مرات وآیة الکرسی عشر مرات فی کل رکعة فاذا تشهد سلم واستغفر سبعین مرة وسبح سبعین مرة سبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولا اله الا اللّٰه واللّٰه اکبر ولا حول ولا قوة الا باللّٰه العظیم قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم صلی هذه الصلوات دفع اللّٰه عنه شر اهل الارض وشر اهل السماوات وشر الجن والانس وشر سلطان جائر قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم والذی بعثنی بالحق انه اذا صلی هذه الصلاة غفر اللّٰه له وان کان عاقا لوالدیه الحدیث ثم قال ولو انه اتی المقابر وکلم الموتی لاجابوه من قبورهم.

''جو شخص زندگی میں ایک مرتبہ جمعہ کے دن چار رکعت ادا کرے جن میں سورۂ فاتحہ دس مرتبہ پڑھے اور دس مرتبہ سورۂ ناس پڑھے اور دس مرتبہ سورۂ فلق پڑھے' دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے' دس مرتبہ سورۂ کافرون پڑھے' دس مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے' ہر رکعت میں ایسا کرے' جب وہ تشہد پڑھ کر سلام پڑھے تو ستر مرتبہ مغفرت کرے اور ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے ہیں: تو جو شخص اس نماز کا ادا کرلے تو اللہ تعالیٰ اُس سے زمین و آسمان اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے کے شر کو اور ہر ظالم حکمران کے شر کو اُس سے دور کردے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! جب وہ اس نماز کو ادا کرلے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کردے گا' اگرچہ وہ اپنے ماں باپ کا نافرمان ہو'۔ آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: ''اور اگر قبرستان جائے گا تو مردے کے ساتھ بات کرے گا تو وہ اُسے اپنی قبروں میں سے جواب دیں گے''۔

اس کے بعد راوی نے ایک طویل منکر جھوٹی حدیث نقل کی ہے' جو عبداللہ عدنی کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ سفیان ثوری سے منقول ہے' پھر ابو نعیم نے یہ بات بیان کی ہے: اس حدیث کی روایت میں ایک جماعت ہے جن پر اعتماد کرنا جائز نہیں ہے' اُس وقت جبکہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہوں۔ اُن میں سے ایک راوی احمد بن صالح ہے' عبداللہ بن عیسیٰ ہے' ولید بن ابو النجم ہے' یہ تینوں راوی متروک ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: سعد بن سعید اور لیث بن ابو سلیم کے قول سے عدول کیا گیا ہے' کیونکہ ان کے اندر اتقان اور حفظ کم پایا جاتا ہے۔

۷۲۹ - ولید بن بکیر ابو خباب تمیمی طہوی کوفی (ق):

اس نے اعمش اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے حسن بن عرفہ اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے ''المؤتلف والمختلف'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ متروک الحدیث ہے۔ یہ بات جان لیں کہ ولید نامی اس راوی کا ذکر ''میزان الاعتدال'' کے مصنف نے کیا ہے اور اُنہوں نے اس کے بارے میں ابن حبان کی توثیق نقل نہیں کی اور ابو حاتم رازی کا یہ قول نقل نہیں کیا کہ یہ ایک بزرگ ہے۔ میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے کیونکہ ''میزان الاعتدال'' کے مصنف نے خطبے میں یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے ایسے لوگوں کے تذکرے سے تعرض نہیں کیا جن کے بارے میں یہ کہا گیا ہو کہ اس کا محل صدق ہے' یا اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یا اس کی حدیث کوئی چیز نہیں ہے یا یہ ایک بزرگ ہے' یہ یا اس جیسے دیگر الفاظ مطلق ضعف نہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے توثیق کے الفاظ ذکر کیے ہیں اور اُن میں یہ قول بھی نقل کیا ہے: یہ بزرگ ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔ میں نے اس راوی کے حالات یہاں اس لیے نقل کیے ہیں کیونکہ اس کے بارے میں امام دارقطنی نے یہ کہا ہے: یہ متروک الحدیث ہے۔

۷۳۰ - وہب بن مانوس (دس):

ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام بانوس اور ایک قول کے مطابق ماہنوس اور ایک قول کے مطابق بیناس ہے۔ اس نے سعید بن جبیر سے جبکہ اس سے ابراہیم بن نافع مکی اور ابراہیم بن عمر بن کیسان نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ حالت کے اعتبار سے مجہول ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے' کئی لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

حرف یاء

۷۳۱ - یحییٰ بن عثمان انطاکی کوفی:

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۳۲ - یحییٰ بن عون بن یوسف:

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لما خلق الله الجنة حفها بالريحان الحديث.

''جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو اُسے ریحان کے ذریعے ڈھانپ دیا'' الحدیث۔

یہ روایت یحییٰ بن محمد بن خشیش قیروانی نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت جھوٹی ہے۔ امام مالک سے نیچے کے تمام راوی ضعیف ہیں۔ خطیب بغدادی نے امام مالک سے روایت کرنے والوں کے اسماء سے متعلق کتاب میں یہ بات نقل کی ہے: یہ روایت منکر ہے اور مستند نہیں ہے۔ اس کی سند میں کئی راوی ایسے ہیں جو معروف نہیں ہے۔ ''میزان الاعتدال'' کے مصنف نے یہ حدیث سعید بن معن کے حالات میں نقل کیے ہیں' جس نے اسے امام مالک سے نقل کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: امام مالک تک جانے والی اس کی سند تاریک ہے۔

۷۳۳ - یحییٰ بن فلیح بن سلیمان:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں شراب نوشی کرنے والوں کی پٹائی کی جاتی تھی۔

یہ روایت سعید بن کثیر بن عفیر اور سعید بن ابومریم نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس روایت کو امام حاکم اور امام بیہقی کو نقل کیا ہے۔ ابن حزم نے اپنی کتاب ''الایصال'' میں یہ بات بیان کی ہے: یحییٰ بن فلیح نامی راوی ضعیف ہے۔ اُنہوں نے دوسرے مقام پر یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے۔

۷۳۴ - یحییٰ بن متوکل ابوبکر باہلی بصری:

اس نے اسامہ بن زید لیثی' ہلال بن ابوہلال' ہشام بن حسان اور دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن عمرو بن ابو مدعور' اسحاق بن بہلول اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن جنید بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے یحییٰ بن متوکل ابوبکر

بصری کے بارے میں دریافت کیا: یہ جب بغداد آیا تھا تو اس نے لوگوں کو ہشام بن حسان اور دیگر لوگوں کے حوالے سے روایات بیان کی تھی' پھر یہ مصیصہ چلا گیا اور اس کا انتقال وہیں ہوا' تو یحییٰ بن معین نے جواب دیا: میں اس سے واقف نہیں ہے۔ امام بیہقی نے اپنی ''سنن'' میں اس کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے' کیونکہ اس نے ہمام کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے جو بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت انگوٹھی اُتارنے کے بارے میں ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ روایت یحییٰ بن متوکل کے حوالے سے متابعت کے طور پر ہمام کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ایک ضعیف گواہی ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ غلطی کر جاتا ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ یحییٰ بن متوکل وہ نہیں ہے جسے عُقیل صاحب بہیہ کہا جاتا ہے کیونکہ وہ راوی تو ضعیف ہے۔

۷۳۵ - یحییٰ بن محمد بن بشیر:

سلمہ بن شریح نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں۔ اُن کے صاحبزادے نے سلمہ کے حالات میں اُن سے یہ روایت نقل کی ہے۔ تو اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ اگر یہ یحییٰ بن محمد بن بشیر وہ ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے تو اس کا ذکر تو ''میزان الاعتدال'' میں ہوا ہے اور بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ اُس کی بجائے کوئی اور شخص ہے۔

۷۳۶ - یحییٰ بن معن:

یہ مجہول ہے' یہ بات امام ابوحاتم نے ابراہیم بن بشیر ازدی کے حالات میں بیان کی ہے۔ اسی طرح ''میزان الاعتدال'' میں اس کا ذکر اس کے حالات میں ہوا ہے۔

۷۳۷ - یحییٰ بن میمون بن میسرہ:

یحییٰ بن معین نے عباس دوری کی روایت کے مطابق یہ کہا ہے: یعلیٰ بن عطاء کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۷۳۸ - یحییٰ بن یزید بن ضمام بن اسماعیل بن عبداللہ بن یزید بن شریک بن سمی مرادی مصری:

اس کی کنیت ابوشریک اور ابوالحارث ہے۔ اس نے امام مالک بن انس' حماد بن زید' ضمام بن اسماعیل اور دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابوحاتم رازی اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس نے ''تاریخ مصر'' میں عبد بن سعید کا یہ قول نقل کیا ہے: ابوشریک یحییٰ بن یزید مرادی کے اندر تشیع پایا جاتا تھا۔ ابن یونس کہتے ہیں: اس کا انتقال شعبان کے آخر میں 246 ہجری میں ہوا۔ اس کی حدیث ایک رجسٹر کے اندر منقول ہے۔

۷۳۹ - یزداد بن فساءۃ:

ایک قول کے مطابق اس کا نام ازداد ہے۔ اس کا ذکر حرف الف سے متعلق باب میں ہو چکا ہے۔

۷۴۰ - یزید بن جابر:

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

نحري من السترة مثل مؤخرة الرحل ولو يدق شعره.

''سترہ سے میری تحریالان کی پچھلی لکڑی کی مانند ہوگی خواہ وہ بال جتنا باریک ہو''۔

ابن عدی نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یزید بن جابر نامی راوی معروف نہیں ہے۔ مکحول کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ اس کا ذکر جرح اور تعدیل سے متعلق کتابوں میں ہوا ہے' تو یہ مجہول ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس بات کا امکان موجود ہے کہ یہ یزید بن یزید بن جابر کا والد ہے جو مکحول کا شاگرد ہے اور اُسی نے یہ روایت اس سے نقل کی ہے۔ تو اُنہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ ازدی ہے۔ جبکہ یزید بن یزید بن جابر ثقہ راویوں میں سے ایک ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ حالت کے اعتبار سے معروف ہے اور یہ یزید بن یزید بن جابر کا والد ہے جیسا کہ اس کے بارے میں اندازہ ہوا ہے۔ ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں یہ بات بیان کی ہے: یزید بن جابر ازدی اہلِ شام سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا' جو عبدالرحمٰن بن یزید اور یزید بن یزید کا والد ہے' اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے مکحول نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۷۴۱ - یزید بن زید مدنی:

اس نے حضرت ابوحمید ساعدی اور حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن صالح تمار نے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے یزید بن زید کے بارے میں دریافت کیا جو حضرت اسید بدری رضی اللہ عنہ کا غلام ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ مجہول ہے اور متروک ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۷۷۴۲ - یزید بن صبح اصبحی مصری:

اس نے حضرت عقبہ بن عامر' حضرت جنادہ بن ابوامیہ رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے عمرو بن حارث' عیاش بن عباس قتبانی' حسن بن ثوبان اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم نے اپنی ''الایصال'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔ امام داؤد نے اس راوی کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من یقطع الایدی فی السفر. ''جو شخص سفر کے دوران ہاتھوں کو کاٹ دیتا ہے''۔

۷۷۴۳ - یزید بن عبداللہ شیبانی (ت ق):

یہ صہباء کا غلام ہے۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں' یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۷۷۴۴ - یزید بن عمیر مدنی:

اس نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج اور عیاض بن عبداللہ بن ابوسرح کے حوالے سے جبکہ اس سے خارجہ بن مصعب نے روایات نقل

کی ہیں جو متروک راویوں میں سے ایک ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی کتاب ''تالی التلخیص'' میں یہ بات بیان کی ہے: یزید بن عمیر نامی یہ راوی مجہول راویوں میں سے ایک ہے۔

۷۴۵ - یعقوب بن سفیان:

اس نے حجاج بن نصیر بن منذر بن زیاد کے حوالے سے زید بن اسلم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا ينفع مع الشرك شيء كذلك لا يضر مع الايمان شيء.

''شرک کے ہمراہ کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی' اسی طرح ایمان کے ہمراہ کوئی چیز نقصان نہیں دے گی''۔

ابن قطان بیان کرتے ہیں: یعقوب بن سفیان کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس روایت کی علت یا تو منذر بن زیاد ہے' جیسا کہ عقیلی نے بیان کیا ہے' یا حجاج بن نصیر ہے جیسا کہ ابن عدی نے بیان کیا ہے۔

۷۴۶ - یعقوب بن نوح دباغ:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

تقتل عمار الفئة الباغية. ''عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا''۔

امام دارقطنی نے اپنی کتاب ''العلل'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس راوی کو اس بارے میں انتہائی قبیح وہم ہوا ہے' کیونکہ اس روایت کو ابن عون نے حسن بصری کے حوالے سے اُن کی والدہ کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

۷۴۷ - یعقوب بن مجمع بن یزید بن حارثہ:

اس کے حوالے سے اس کے بیٹے مجمع بن یعقوب اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم کہتے ہیں: مجمع بن یعقوب نامی راوی مجہول ہے اور اس کا باپ بھی اسی طرح مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے ان دونوں کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۷۴۸ - یمان بن یزید ابوالحسن ازمنی قرشی بصری:

اس نے محمد بن حمیر سے روایات نقل کی ہیں' یہ حمصی نہیں ہے۔ مسکین ابوفاطمہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ اس کے حوالے سے ایک منکر حدیث منقول ہے جس کا ذکر محمد بن حمیر کے حالات میں ہوا ہے۔ امام دارقطنی نے ''المؤتلف والمختلف'' میں یہ بات بیان کی ہے: یمان بن یزید نامی راوی مجہول ہے' ابن ماکولا نے اسے اسی طرح مجہول قرار دیا ہے۔ یہ اور محمد بن حمیر' اس کے بارے میں اُنہوں نے یہ کہا ہے: ایک مجہول نے دوسرے مجہول سے روایت نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ''میزان الاعتدال'' کے مصنف نے یمان نامی اس راوی کا ذکر کیا ہے' تاہم اُنہوں نے کسی بھی محدث

کے حوالے سے اس کا ضعیف ہونا ذکر نہیں کیا۔ تاہم اُنہوں نے اس راوی کے حوالے سے مذکورہ حدیث نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اس کا استاد محمد بن حمیر ہے جو حمصی ہے اور اُسے وہم ہوا ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے تو میں نے اس راوی کے حالات اسی وجہ سے یہاں نقل کر دیئے ہیں۔

۷۴۹ - یوسف بن سلمان مازنی بصری (ت):

اس نے دراوردی ابن عیینہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے زہری اور امام نسائی نے ''مسند علی'' میں اس کے علاوہ امام ابن خزیمہ محمد بن اسماعیل سلمی نے اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حاکم بیان کرتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ اُنہوں نے ''مستدرک حاکم'' میں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے حالات میں اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے۔

۷۵۰ - یوسف بن شعیب:

اس نے امام اوزاعی سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اُنہوں نے اس کا ذکر کتاب ''العلل'' کی مسند ابوبکر میں کیا ہے۔

۷۵۱ - یوسف بن ابوعلی سعلا طونی:

یہ اہلِ عدل (یعنی معتزلہ) کے مسلک کا متکلم تھا (یعنی علم کلام کا ماہر تھا)۔ عبدالغافر نے ''السیاق'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے ایک سمجھدار شخص تھا علمِ کلام کا مناظر ہے اس نے ہمارے ساتھ حدیث کا سماع کیا تھا اور یہ کسی قصدٗ رغبت یا اعتناع کے طور پر نہیں تھا۔ اس نے ہمارے ساتھ احمد بن محمد بن ابوالعلاء غازی سے املاء کے طور پر سماع کیا تھا۔

۷۵۲ - یوسف بن یعقوب جوز جانی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

مما يصفى لك ود اخيك المسلم ان تكون له في غيبته افضل مما تكون في محضره.

''جو چیز تمہارے لیے تمہارے مسلمان بھائی کی محبت کو صاف کرے گی وہ یہ ہے کہ تم اُس کی غیر موجودگی میں اُس سے زیادہ بہتر حالت میں ہو جتنا تم اُس کی موجودگی میں ہوتے ہو''۔

یہ روایت امام دارقطنی نے ''غرائب مالک'' میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے: یہ جھوٹی ہے اس میں امام مالک کے نیچے کے تمام راوی ضعیف ہیں۔ امام دارقطنی نے شاید اس کے ذریعے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس کے استاد کے علاوہ باقی راوی ضعیف ہے کیونکہ اُنہوں نے احمد بن محمد بن ربیح کو تیسرے مقام پر ثقہ قرار دیا ہے البتہ ابوزرعہ کشی اور حافظ ابونعیم نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ''میزان الاعتدال'' میں بھی ابن ربیح نامی اس راوی کا ذکر ہوا ہے۔

کنیت سے متعلق باب

۷۵۳ - ابواحمد حاکم:

یہ "الکنیٰ" کا مصنف ہے۔ابن قطان کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ابن الوکیل نے اُن پر اعتراض کیا ہے اور یہ کہا ہے: میں یہ کہتا ہوں کہ یہ محمد بن محمد بن اسحاق ہے جو حافظ الحدیث ہے۔امام حاکم نے اس کا ذکر" تاریخ نیشاپور" میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ اس فن کا امام تھا اور نیک لوگوں میں سے ایک تھا' جو سلف صالحین کے طریقے کے مطابق تصانیف کرتے تھے۔جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور آپ کے اصحاب کے بارے میں اعتقاد رکھتے تھے۔انہوں نے امام بخاری اور امام مسلم کی صحیح پر اور امام ابوعیسیٰ ترمذی کی کتاب پر ایک کتاب تصنیف کی ہے' اس کے علاوہ انہوں نے ناموں اور کنیتوں اور علل کے بارے میں بھی ایک کتاب نقل کی ہے۔انہوں نے مزنی کی کتاب کی تخریج کی ہے' انہوں نے شرائط تصنیف کی ہیں' یہ ان کے عارف تھے۔ان کا انتقال جمعرات کے دن چوبیس ربیع الاوّل کو 378 ہجری میں ہوا' اُس وقت ان کی عمر 93 برس تھی' اُن کے انتقال سے دو سال پہلے ان کی بینائی رخصت ہو گئی تھی اور حافظہ متغیر ہو گیا تھا۔تاہم یہ اختلاط کا شکار نہیں ہوئے۔

۷۵۴ - ابواسود:

اس نے سعید بن ابوایوب کے حوالے سے عباد بن تمیم کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا ویمسح الماء علی رجلیه.

"میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' آپ نے پانی کے ذریعے پاؤں پر مسح کر لیا"۔

عبدالحق کہتے ہیں: ابواسود نامی راوی کے بارے میں مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے۔ابن عبدالبر نے اس حدیث کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کی سند کے ذریعے حجت قائم نہیں ہوتی۔ابن الوکیل نے کہا ہے: ابواسود نامی یہ راوی محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل ہے جو یتیم عروہ کے نام سے معروف ہے۔ایک جماعت نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۵۵ - ابوامین:

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال انطلقت عبد اللہ بن عمر اور سمرہ بن جندب فذکر حدیثا طویلا وفی آخرہ آخر کم موتا فی النار.

''ایک مرتبہ میں اور حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت سمرہ بن جندب جا رہے تھے' پھر اُنہوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے' جس کے آخر میں یہ ہے: تم میں سے آخری شخص آگ میں مرے گا''۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے ابوالوازع جابر بن عمرو نے نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین نے دوری کی روایت کے مطابق یہ بات بیان کی ہے: میں نے ابوامین سے صرف اسی حدیث کا سماع کیا ہے۔

۷۵۶ - ابوایوب:

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے خزرج بن عثمان نے روایت نقل کی ہے۔ برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ مجہول ہے۔

۷۵۷ - ابوبکر بن ابوعاصم:

اس نے عبدالجبار بن العلاء ابوبکر عطار سے روایات نقل کی ہیں۔ ابونعیم نے عبداللہ بن محمد بن جعفر کے حوالے سے اس راوی سے روایت نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابوبکر بن ابوعاصم نامی راوی امام ہے' ثقہ ہے' حافظ ہے' مصنف ہے' اس جیسے شخص کو مجہول قرار نہیں دیا جا سکتا۔

۷۵۸ - ابوبکر:

یہ وہ شخص ہے جس کے حوالے سے سیف بن ابوزیاد نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ دونوں مجہول ہیں' یہ بات امام ابوحاتم نے سیف کے حالات میں بیان کیے ہیں' تو اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ کیا یہ وہی ہے جس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں ہوا ہے' جس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۷۵۹ - ابوالحجاج طائی:

اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مرسل حدیث نقل کی ہے کہ آپ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ دو آدمی بات چیت کر رہے ہوں اور اُن دونوں کے درمیان کوئی آدمی نماز ادا کر رہا ہو۔ جبر بن نعیم نے اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: ابوالحجاج نامی اس راوی کی شناخت نہیں ہو سکی اور میں نے اس مرسل روایت کے علاوہ اس راوی کا ذکر اور کہیں نہیں پایا۔ امام مزی ابوالحجاج نے ''تہذیب الکمال'' میں اس کا ذکر نہیں کیا۔

۷۶۰ - ابوالحجاج:

اس نے ابومعمر کے حوالے سے جبکہ اس سے حارث بن حجاج نے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ مجہول ہے۔

۷۶۱ - ابوالحجاج:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

تکون فتن لا یهدأ منها جانب الا جاء منها جانب الحدیث۔

''عنقریب ایسے فتنے آئیں گے کہ اگر ایک طرف سے اُن سے بچا جائے گا تو وہ دوسری طرف سے آ جائیں گے'' الحدیث۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے بشیر بن زاذان نے نقل کی ہے جو ضعیف راویوں میں سے ایک ہے۔ ابوالحجاج نامی راوی مجہول ہے' یہ بات امام دارقطنی نے کتاب ''العلل'' میں بیان کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ روایت یحییٰ بن سعید سے مستند طور پر منقول ہے اور نہ ہی سعید بن مسیّب کے حوالے سے ثابت ہے۔

۷۶۲ - ابوحجیر:

اس نے ضحاک سے روایات نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اس کے حوالے سے کسی کو روایت نقل کرتے ہوئے نہیں سنا' صرف وکیع نے اس سے روایت نقل کی ہے' میں اس کے نام سے بھی واقف نہیں ہوں۔

۷۶۳ - ابوحذیفہ (س):

اس نے عبدالملک بن محمد سے جبکہ اس سے یحییٰ بن ہانی مرادی نے روایت نقل کی ہے۔ برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ مجہول ہے۔

۷۶۴ - ابوحسان اعرج (م دس):

ایک قول کے مطابق اس کا نام اجرد ہے' اس کا اصل نام مسلم بن عبداللہ بصری ہے۔ اس نے حضرت علی' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں سے جبکہ اس سے قتادہ نے روایات نقل کی ہیں۔ علی بن مدینی سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: قتادہ کے علاوہ مجھے اور کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ عاصم احول نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: محدثین نے یہ بات بیان کی ہے کہ ابن سیرین بھی اس سے روایات نقل کرتے تھے۔ احمد بن حنبل' یحییٰ بن معین' امام ابوزرعہ' عجلی اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس راوی پر یہ الزام عائد کیا گیا تھا کہ اس نے خوارج کے ساتھ خروج کیا تھا۔ سفیان بن عیینہ نے اس سے سوالات کیے ہیں۔

۷۶۵ - ابوالحسن حنظلی:

یہ مجہول ہے۔ اس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں بکیر بن شہاب کے حالات میں ہوا ہے۔

۷۶۶ - ابوحشینہ:

اس نے علی بن مدینی نے یحییٰ کے حوالے سے ابوحشینہ سے روایت نقل کی ہے جو زیادی کا شاگرد ہے اور ایک دوسرے ابوحشینہ سے بھی روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ جھوٹا نہیں ہے۔ اس نے یہ بات بیان کی ہے: عبداللہ بن رومی نے ہمیں حدیث بیان کی' وہ یہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: ابوحشینہ نامی یہ دوسرا راوی اس سے میں واقف نہیں ہوں۔

۷۶۷ - ابوالربیع:

طلحہ حارثی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔امام ذہبی نے اس کا ذکر طلحہ کے حالات میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔

۷۶۸ - ابوسلیمان لیثی:

اس کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے:

اطعموا طعامکم الفقراء واولوا معروفکم المؤمنین۔

''اپنا کھانا غریبوں کو کھلاؤ اور بھلائی اہلِ ایمان کے ساتھ کرو''۔

یہ روایت عبداللہ بن مبارک نے کتاب ''الزہد'' میں نقل کی ہے۔وہ نیکی اور صلۂ رحمی سے متعلق کتاب میں یہ کہتے ہیں: یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ ابوسلیمان نامی راوی کے حوالے سے منقول ہے۔ابن طاہر نے ''الکشف عن اخبار الثقات'' نامی کتاب میں یہ بات ذکر کی ہے: یہ راوی معروف نہیں ہے اور اس کا صرف اسی حدیث میں ہوا ہے' اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ غریب ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔ابواحمد حاکم نے اس کا ذکر ''الکنیٰ'' میں اُن لوگوں میں کیا ہے جن کے نام کا پتانہیں چل سکا۔

۷۶۹ - ابوسلیمان تیمی:

اس کا تعلق تیم اللہ سے ہے۔اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے قدریہ کے بارے میں ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے جسے محاربی نے اس سے نقل کیا ہے۔امام دارقطنی کتاب ''العلل'' میں فرماتے ہیں: یہ مجہول ہے۔بقیہ بن ولید نے اس روایت کو نقل کر کے یہ کہا ہے: یہ حبیب بن عمر انصاری کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔امام دارقطنی فرماتے ہیں: جس نے یہ کہا ہے کہ یہ حبیب بن عمر سے منقول ہے' اُس کا قول زیادہ درست ہے۔

۷۷۰ - ابوسہل فزاری:

اس نے جندب بن عبداللہ کے حوالے سے دو حدیثیں نقل کی ہیں' اُن میں سے ایک حدیث یہ ہے:

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا لقی اصحابہ لم یصافحھم حتی یسلم علیھم۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اصحاب سے ملتے تھے تو اُن سے اُس وقت تک مصافحہ نہیں کرتے تھے جب تک اُنہیں سلام نہیں کہہ دیتے تھے''۔

دوسری روایت یہ ہے:

سافرنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاتاہ قوم فقالوا یا رسول اللّٰہ سھونا عن الصلاۃ فلم

نصل حتی طلعت الشمس الحدیث۔

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے' کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سے کوتاہی ہوگئی' ہم نے نماز اُس وقت تک ادا نہیں کی جب تک سورج طلوع نہیں ہو گیا'' الحدیث۔

ان دونوں روایات کو امام طبرانی نے ''معجم الکبیر'' میں بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے: ابوسہل فزاری نے اسے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ دونوں روایات ایک اور سند کے ساتھ حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم نے سہل نامی راوی اور اُس کے والد دونوں کو مجہول قرار دیا ہے۔ ابن ابوحاتم نے سہل فزاری کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ مجہول ہے اور اس کا باپ بھی مجہول ہے' وہ دونوں احادیث جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' وہ دونوں منکر ہیں۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: احمد بن عبیداللہ بن صخر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۷۱ - ابوالعباس:

اس نے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الا ادلکم علی ما یکفر اللہ بہ الخطایا اسباغ الوضوء علی المکارہ الحدیث۔

''کیا میں تمہاری راہنمائی اُس چیز کی طرف نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے' وہ طبیعت کی عدم آمادگی کے وقت وضو کرنا ہے'' الحدیث۔

یہ روایت حارث بن عبدالرحمٰن نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام بزار کہتے ہیں: ابوالعباس نامی یہ راوی مجہول ہے۔ یہ روایت انس بن عیاض اور عبدالرحمٰن بن ابوالزناد نے اسی طرح حارث کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس روایت کو صفوان بن عیسیٰ نے حارث بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے سعید بن مسیب سے نقل کیا ہے۔ ان دونوں حضرات نے ابوالعباس کا ذکر نہیں کیا۔

۷۷۲ - ابوعبداللہ قرشی:

اس کے حوالے سے ''مستدرک حاکم'' میں ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سالم بن عبداللہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

دخل عبد اللہ بن عمر علی عبد اللہ بن عمرو وقد سود لحیتہ فقال عبد اللہ بن عمر السلام علیك ایھا الشویب فقال لہ ابن عمرو اما تعرفنی یا ابا عبد الرحمن قال بلی اعرفك شیخا فانك الیوم شاب انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

الصفرۃ خضاب المؤمن والحمرۃ خضاب المسلم والسواد خضاب الکافر۔

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے تو اُنہوں نے اپنی داڑھی پر سیاہ

خضاب لگایا ہوا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا: آپ کو سلام ہو! اے کمسن نوجوان! تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے عبدالرحمٰن! کیا مجھ سے واقف نہیں ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں جانتا ہوں کہ آپ ایک بزرگ ہیں' لیکن آج تو آپ جوان بنے ہوئے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مؤمن کا خضاب زرد ہوتا ہے اور مسلمان کا خضاب سرخ ہوتا ہے اور کافر کا خضاب سیاہ ہوتا ہے"۔

ابن ابوحاتم نے یہ کتاب "الجرح والتعدیل" میں مختصر طور پر سالم بن عبداللہ کلاعی کے حالات میں نقل کی ہے اور یہ بات نقل کی ہے: یہ ایک منکر حدیث ہے جو موضوع ہونے کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔ اس کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ یہ ابوعبداللہ قرشی سے منقول ہے' جس کا نام بیان نہیں ہوا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) "میزان الاعتدال" میں ابوعبداللہ قرشی کا ذکر ہوا ہے' جس نے ابوبردہ کے حوالے سے اُس کے والد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اُس سے صرف سعید بن ابوایوب نے روایت نقل کی ہے۔ تو وہ اس کے علاوہ کوئی اور ہوگا کیونکہ وہ مصری ہے اور یہ شامی ہے۔

۷۷۳ - ابوعبداللہ جصاص:

اس نے حماد قصار کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' اس سے شعیب بن عبداللہ تیمی نے روایات نقل کی ہیں۔ حاکم نے "علوم الحدیث" میں یہ بات بیان کی ہے: یہ مجہول ہے۔ حماد قصار نامی راوی کے بارے میں پتا نہیں ہے کہ یہ کون ہے۔

۷۷۴ - ابوعمرو:

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے عبدالسلام بن عبداللہ مذحجی نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی' یہ بات امام ذہبی نے عبدالسلام کے حالات مین نقل کی ہے۔

۷۷۵ - ابوغانم:

اس نے ابوغالب کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' زید بن ابوموسیٰ نے اس سے روایت نقل کی ہے جو عطاء کا غلام ہے۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۷۷۶ - ابوغانم کاتب:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اقروا بالایمان وتسموا به. "تم ایمان پڑھو اور اسی کے ذریعے نام رکھو"۔

ابن قطان کہتے ہیں: ابوغانم نامی راوی کی حالت معروف نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) حدیث کی علت العلاء بن کثیر نامی راوی ہے اور ابن عدی نے اسی راوی کے حالات میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔

۷۷۷ - ابوالمثنیٰ (دق):

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے اس راوی کے حوالے سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

انها ستكون عليكم امراء الحديث. ''عنقریب تم پر ایسے حکمران آئیں گے''۔

یہ روایت ہلال بن یساف نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد نے ہلال کے حوالے سے ابوالمثنیٰ کے حوالے سے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کے حوالے سے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابوالمثنیٰ نامی اس راوی کے بارے میں مسلم نے کتاب ''الکنیٰ'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس کا نام ضمضم املوکی ہے۔ امام ابوحاتم نے اپنی کتاب ''الجرح والتعدیل'' میں اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابن قطان نے ابومحمد بن جارود کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے کہ اُنہوں نے ان دونوں کا ذکر کیا ہے اور ان دونوں کی کنیت ابوثنیٰ بیان کی ہے۔ ان دونوں میں سے ایک کا نام ضمضم ہے۔ اُنہوں نے اسے اس حدیث کا راوی قرار نہیں دیا جبکہ اُنہوں نے دوسرے ابوثنیٰ کا ذکر کیا ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس حدیث کے راوی کے بارے میں یہ پتا نہیں چل سکا کہ اس کا راوی ضمضم املوکی ہے یا نہیں ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے: اگر ان دونوں میں سے ایک ہو تو یہ معروف ہے اور اگر دونوں ہوں تو یہ دونوں معروف نہیں ہیں۔ ہر صورت میں یہ روایت مستند نہیں ہے کیونکہ اس کے راوی کی عدالت کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اُنہوں نے ابن عبدالبر کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی ہے کہ اُنہوں نے ابوثنیٰ اس راوی کے بارے میں یہ کہا ہے: 'یہ ثقہ ہے' پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس بارے میں ابوعمر کے قول پر اکتفاء نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس کے کسی معاصر اس کے بارے میں توثیق منقول نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اپنی کتاب ''الثقات'' میں ضمضم ابوثنیٰ نامی راوی کا ذکر کیا ہے۔

۷۷۸ - ابوالمدرک:

امام ابوحاتم کہتے ہیں: 'یہ مجہول ہے' یہ بات اُن کے صاحبزادے نے سلمہ کے حالات میں ذکر کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ''میزان الاعتدال'' میں ابوالمدرک کا ذکر ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: 'یہ متروک ہے' تو اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ اگر یہ وہی ہے تو پھر اس کو منتقل کر دیا جائے گا۔

۷۷۹ - ابوالمعلی بن مہاجر:

اس کے ابان کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع موضوع حدیث نقل کی ہے جو امام ابوحنیفہ کی فضیلت کے بارے میں ہے' سعید بن قیس نے اس سے یہ روایت نقل کی ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں۔ ابان بن ابوعیاش رمی نامی راوی پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے' اس کا ذکر اس سے پہلے محمد بن یزید بن عبداللہ سلمی کے حالات میں اس حدیث کا ذکر گزر چکا ہے۔ خطیب کہتے ہیں: میں نے اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے نوٹ کیا ہے' یہ جھوٹی اور موضوع ہے' پھر اُنہوں نے کلام ذکر کیا ہے۔

۷۸۰ - ابوالمنیب جرشی دمشقی احدب:

امام ابوداؤد نے اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من تشبه بقوم فهو منهم.

''جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے وہ اُن میں سے ایک ہوتا ہے''۔

امام احمد نے اپنی ''مسند'' کے آغاز میں یہ بات زائد نقل کی ہے:

بعثت بين يدي الساعة بالسيف حتى يعبد الله لا شريك له وجعل رزقي تحت ظل رمحي وجعل الذل والصغار على من خالف امري ومن تشبه بقوم فهو منهم.

''مجھے قیامت سے پہلے مبعوث کیا گیا ہے اور تلوار کے ہمراہ کیا گیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میرا رزق میرے نیزے کے سائے کے نیچے رکھا گیا ہے اور جو شخص میرے حکم کی مخالفت کرے گا' اُس کو ذلت اور کم تر ہونا مقرر کر دیا گیا ہے اور جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے وہ اُن میں سے ایک شمار ہوگا''۔

امام ابوعبداللہ بن خصیب شیرازی نے اپنی ''شرف الفقراء'' میں اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد یہ بات بیان کی ہے کہ عقیلی نے آدم بن موسیٰ کے حوالے سے امام بخاری کا یہ قول نقل کیا ہے: ابوالمنیب نامی راوی کوئی چیز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ محمد بن خصیف نامی راوی کا وہم ہے کہ اُنہوں نے یہ گمان کیا کہ یہ اس حدیث کا راوی ہے جس کے بارے میں امام بخاری نے کلام کای ہے' حالانکہ امام بخاری نے جس کے بارے میں کلام کیا ہے وہ عبیداللہ بن عبداللہ عتکی مروزی ہے جیسا کہ عقیلی نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور امام ذہبی نے اس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں اسماء میں اُن دونوں کے بعد کیا ہے جن کا نام عبیداللہ ہے۔ جہاں تک ابوالمنیب جرشی کا تعلق ہے تو اُس کا نام معروف ہی نہیں ہے جیسا کہ امام ابواحمد حاکم نے اپنی کتاب ''الکنیٰ'' میں یہ بات بیان کی ہے' وہ مروزی اور یہ شامی ہے۔ عجلی نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ شامی ہے اور تابعی اور ثقہ ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے تاکہ اس پر استدراک نہ ہو کیونکہ ابو احمد حاکم نے یہ کہا ہے: محمد بن اسماعیل بخاری نے ابوالمنیب جرشی اور ابومنیب احدب کے درمیان امتیاز قائم کیا ہے۔ جو مجرد کنیت کے بارے میں ہے۔ ابواحمد حاکم نے یہ بھی کہا ہے: میں ان دونوں کو ایک ہی شخص سمجھتا ہوں۔

۷۸۱ - ابوالمنیب:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ ایک اور سند کے ساتھ حسن بصری کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا اتى احدكم اهله فليستتر فانه اذا لم يستتر استحت الملائكة فخرجت وحضرت الشياطين فاذا كان بينهما ولد كان للشيطان فيه شرك.

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے تو اُسے پردہ کر لینا چاہیے' کیونکہ اگر وہ پردہ نہیں کرے گا تو فرشتے اُس کی وجہ سے

وہاں سے نکل جائیں گے اور شیاطین آ جائیں گے اور اگر اُن دونوں کے ہاں اولاد ہوئی ہو تو اُس میں شیطان کا بھی حصہ ہو گا''۔

یہ روایت عبیداللہ بن زحر نامی راوی نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابواحمد حاکم نے اپنی کتاب ''الکنیٰ'' میں اس روایت کو نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ حدیث منکر ہے۔ عبیداللہ بن زحر نامی راوی منکر الحدیث ہے اور ابوالمعیب ایک مجہول شخص ہے۔

۷۸۲ - ابونصیر:

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

طوبی لمن رآنی ومن رای من رآنی ومن رای من رای من رآنی۔

''اُس شخص کو مبارک ہو جس نے میری زیارت کی اور جس نے میری زیارت کی جس نے میری زیارت کی ہوئی تھی اور جس نے اُس کی زیارت کی جس نے اُس کی زیارت کی ہوئی تھی جس نے میری زیارت کی''۔

یہ روایت محمد بن بشر عبدی نے ہارون بن ابوابراہیم کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام دار قطنی نے ''المؤتلف والمختلف'' میں یہ بات بیان کی ہے: ابونصر نامی یہ راوی مجہول ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ ہارون بن ابوابراہیم بربری نہیں ہے' یہ ہارون بن ابو ابراہیم ابونہیک ہے۔ ابونصیر نامی اس راوی کا ذکر امام ذہبی نے ''الضعفاء'' کے ذیل میں مختصر طور پر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔ اُنہوں نے کسی بھی شخص کے حوالے سے اس کے بارے میں کچھ نقل نہیں کیا' اُنہوں نے ''میزان الاعتدال'' میں بھی اس کا ذکر نہیں کیا۔

۷۸۳ - ابوالنضر غازی:

اس نے حسن بن کثیر کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے جس کا ذکر حسن بن کثیر کے حالات میں پہلے ہو چکا ہے۔ یہ روایت اس راوی کے حوالے سے محمد بن اسحاق بن مہران نے نقل کی ہے جو ساموج کے نام سے معروف ہے اور خطیب بغدادی نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔

۷۸۴ - ابوہاشم رمانی:

یہ یحییٰ ہے اور ایک قول کے مطابق اسود کا بیٹا ہے اور ایک قول کے مطابق ابواسود کا بیٹا ہے اور ایک قول کے مطابق دینار کا بیٹا ہے' (یعنی اس کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے) اور اس بارے میں دیگر اقوال بھی ہیں۔ ابن حبان نے اپنی کتاب ''الثقات'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ غلطی کرتا ہے' پھر اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ صدوق ہے' لیکن اس کو کمزور اسی لیے قرار دیا گیا ہے کہ یہ غلطیاں کرتا ہے اور غلطی ایک چیز ہے کہ اگر وہ فحش نہ ہو تو جس شخص میں یہ پائی جائے گی اُسے متروک قرار دیئے جانے کا مستحق قرار نہیں دیا جائے گا۔ امام احمد اور یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں اس کا ذکر امتیاز قائم کرنے کے لیے کیا ہے۔

۷۸۵ - ابوالورد ثمامہ بن حزن قشیری (خ د ت):

اس نے ابومحمد حضرمی' شہر بن حوشب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابومسعود جریری نے روایت نقل کی ہے۔

امام دار قطنی کہتے ہیں: اُن کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس راوی کے حوالے سے شداد بن سعید راسبی نے بھی روایت نقل کی ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ معروف ہے اور تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۷۸۶ - ابو یزید مدینی (خ س):

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ایوب سختیانی' سعید بن ابو عروبہ' ابوالہیثم قطن بن کعب اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن ابو حاتم کہتے ہیں: اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ بعض اوقات اپنے اور اُن کے درمیان عکرمہ کا ذکر کرتا ہے۔ اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ میں نے اپنے والد کے حوالے سے اس راوی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ایک بزرگ ہے' امام مالک سے اس راوی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: میں نے اپنے والد سے اس راوی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' میں نے دریافت کیا: اس کا نام کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اس کے نام کوئی نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: مجھے اس کے بارے میں کسی نام کا علم نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابوعبید آجری کہتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں نے امام احمد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: تم ایک ایسے شخص کے بارے میں مجھ سے دریافت کر رہے ہو جس سے ایوب نے روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس راوی کے حوالے سے امام بخاری اور امام نسائی نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث نقل کی ہے جو زمانہ جاہلیت میں قسامت کے بارے میں ہے' اس راوی کے حوالے سے امام نسائی نے خصائص علی میں ایک حدیث نقل کی ہے جو سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کی تیاری کروائی تھی' اس کے بعد اُنہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام مزی نے یہ سب کچھ ایک ہی راوی کے حالات میں نقل کیا ہے۔ جبکہ ابواحمد حاکم نے اپنی کتاب ''الکنیٰ'' میں اس راوی کے درمیان فرق کیا ہے' اُنہوں نے تین راویوں کے حالات نقل کیے ہیں' جن کے ناموں سے وہ واقف نہیں ہو سکے۔ پہلا راوی ابو یزید نامی راوی وہ ہے جس نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کی ہیں اور اُس سے مطر بن طہمان اور مسکین اور مبارک بن فضالہ نے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ دوسرا ابو یزید نامی راوی وہ ہے جس نے عکرمہ کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث روایت کی ہے' قرہ بن خالد' فطر بن کعب' سعید بن ابو عروبہ' حکم بن طہمان' ابوعزہ دباغ نے اُس سے روایات نقل کی ہیں۔ تیسرا ابو یزید نامی راوی وہ ہے جس نے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے بارے میں روایت نقل کی ہے' اس کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' اُس سے ایوب سختیانی نے روایت نقل کی ہے۔ یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ ابن ابو حاتم نے اُن تمام راویوں کو اکٹھا کیا

ہے جنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس سے حضرت عبداللہ بن عباس اور عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بیہقی نے اپنی کتاب ''البعث والنشور'' میں ثابت بنانی کے حوالے ابویزید مدینی کے حوالے سے عمرو بن حزم سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان ربی وعدنی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا لا حساب علیهم وانی سالت ربی المزید فاعطانی مع کل واحد من السبعین الفا سبعین الفا الحدیث.

''میرے پروردگار نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ میری اُمت کے ستر ہزار لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا جن سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا' میں نے اپنے پروردگار سے مزید کی درخواست کی تو اُس نے ہر ایک کے ہمراہ مزید ستر ستر ہزار لوگوں کا مجھے عطا کر دیا''۔

تاہم ثابت ضحاک کے حوالے سے نقل کرنے والا شخص ابن نبراش ہے جو ضعیف ہے۔ اگرچہ امام بزار نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ حدیث امام طبرانی نے اپنی ''معجم کبیر'' میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عامر بن عمیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے زیادہ مختصر طور پر نقل کی ہے۔ ابن مندہ نے اپنی کتاب ''معرفۃ الصحابہ'' میں اس کے بارے میں اختلاف ذکر کیا ہے' اُنہوں نے عمرو بن عمیر انصاری کے حالات میں اسے نقل کیا ہے۔ اور ایک قول کے مطابق یہ عمیر بن عمرو ہیں جو ابوبکر کے والد ہیں۔ پھر اُنہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کو حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی کے حوالے سے ابویزید مدینی کے حوالے سے حضرت عمرو بن عمیر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ جبکہ اسی روایت کو سلیمان بن مغیرہ نے ثابت کے حوالے سے ابویزید کے حوالے سے عمرو بن عمیر یا عامر بن عمیر سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ اسی روایت کو عثمان بن مطر نے ثابت بنانی کے حوالے سے ابویزید مدینی کے حوالے سے حضرت عمارہ بن عمیر انصاری کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے' جبکہ ایک قول کے مطابق راوی کا نام عمرو بن بلال ہے' یہ بات ابن عبدالبر نے بیان کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: اس حدیث کی سند میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

۷۸۷ - ابویونس:

حنبل بن اسحاق نے امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے: ابویونس نامی راوی وہ ہے جس نے ابوعوانہ کے حوالے سے خالد نامی راوی کی نقل کردہ حدیث نقل کی ہے' میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: خالد نامی یہ راوی خالد بن سنان عبسی ہے جو نبی مبعوث تھا۔ اس کی نقل کردہ حدیث عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے کہ اس کی بیٹی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون سے فرمایا: ایک نبی کی صاحبزادی کو خوش آمدید! جسے اُس کی قوم نے ضائع کر دیا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ روایت مستند نہیں ہے اور صحیح حدیث اسے مسترد کرتی ہے' جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے: انا اولی الناس بعیسی بن مریم لیس بینی وبینه نبی والله اعلم.

''میں حضرت عیسیٰ بن مریم کے سب سے زیادہ قریب ہوں' میرے اور اُن کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے'' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

فصل:

اسم منسوب کا بیان

۷۸۸ - سبیعی:

ابن حزم نے اس کا ذکر ''المحلّٰی'' میں کیا ہے کہ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی' وہ حیض کی حالت میں تھی' اس حدیث میں یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم نصف دینار صدقہ کرو۔ ابن حزم کہتے ہیں: سبیعی نامی اس راوی کے بارے میں پتا نہیں ہے کہ یہ کون ہے اور اس کے ہمراہ یہ روایت مرسل بھی ہے۔

۷۸۹ - مکفوف:

ابن حزم نے اس کا بھی ذکر کیا ہے اور اُنہوں نے ابن حبیب کے حوالے سے اس سے روایت نقل کی ہے کہ ابن حبیب نے مکفوف کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من وطیء الحائض فلیتصدق بدینار او بنصف دینار.

''جو شخص حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرتا ہے' اُسے ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے''۔

ابن حزم کہتے ہیں: مکفوف نامی راوی کے بارے میں پتا نہیں ہے کہ یہ کون ہے اور اس روایت کا دوسرا راوی ایوب بن خوط ساقط الاعتبار ہے۔

خاتمہ کتاب

شیخ احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن حجر شافعی نے اس کتاب کے مصنف اور میرے استاد کے صاحبزادے کی تحریر سے اسے مکمل کیا اور یہ اس مدت میں ہوا جس کا آغاز پانچ شوال المکرم 839 ہجری میں ہوا تھا اور میں اس کے مسودہ کے اصل کا مالک تھا جو میرے استاد کی تحریر میں تھا اور میں نے اُس میں سے ''لسان المیزان'' میں بھی روایات نقل کی ہیں۔ پھر میں ایک مبیضہ پر واقف ہوا جو میرے شیخ کے صاحبزادے کی تحریر میں تھا اور اُنہوں نے اُس کے آخر میں یہ ذکر کیا ہے کہ امام احمد بن عراقی نے اس کے بارے میں نص کی ہے اور یہ اُس کا آخری حصہ ہے جو میں نے اپنے والد کی تحریر میں مسودہ اور مبیضہ کی شکل میں پایا۔ باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔